امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار
نقیب
پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 61/71 | مورخہ ۶ / رمضان ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۹ / اپریل ۲۰۲۱ء روز سوموار | شمارہ نمبر 16

اس شمارہ میں
- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل
- ڈاکٹر مشتاق احمد مشتاق
- حکایات اہل دل
- قربانی دینے کا مزاج بنانا ہوگا
- لڑکی کی پیدائش باعث رحمت
- زکوۃ کا اسلام تصور
- امارت شرعیہ اور اس کا نظام کار

رمضان المبارک کا پیغام امت مسلمہ کے نام

حضرت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی صاحب مد ظلہ العالی نائب امیر شریعت امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ

رمضان کا مبارک مہینہ سایہ فگن ہے، رمضان کے مہینہ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مہینوں میں سب سے افضل قرار دیا ہے، یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے خصوصی انعام ہے، جس میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار انوار و تجلیات کا ظہور ہوتا رہتا ہے اور انعام و اکرام کی خاص بارش اللہ کے نیک بندوں پر ہوتی ہے، نفل عبادتوں کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی خاص اور پسندیدہ عبادت روزہ کو فرض کیا، جس کا مقصد ایمان والوں کو تقویٰ و پرہیز گاری کا پیغام دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۱۸۳) ''ہم نے تمہارے اوپر روزے کو فرض کیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی اس کو فرض کیا تھا، تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ''۔

یہ پرہیز گاری بڑی اہم شئے ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ مطلوب ہے، قرآن کریم میں اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ یہ پرہیز گاری اور تقویٰ کیا ہے؟ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضرت تقویٰ؛ یعنی پرہیز گاری کیا ہے؟ آپ نے پوچھنے والے سے سوال کیا کہ کیا کسی ایسی جگہ سے گذرے ہو، جہاں کانٹے دار جھاڑیاں ہوتی ہیں، انہوں نے کہا، جی حضرت گذرا ہوں، پوچھا کیسے گذرتے ہو، جواب دیا حضرت اپنے دامن کو اپنے ہاتھوں سے سمیٹ لیتا ہوں اور پوری کوشش کرتا ہوں کہ کہیں کوئی کانٹا دامن میں نہ لگ جائے۔ آپ نے جواب دیا یہی مثال تقویٰ اور پرہیز گاری کی ہے کہ انسان اس طرح گناہوں سے بچ کر زندگی گذارے کہ اس کا دامن گناہ سے آلودہ نہ ہونے پائے۔

اسی تقویٰ اور پرہیز گاری کی عملی مشق کا مہینہ یہ رمضان ہے، کہ بندہ اس میں اللہ کے حکم سے ایسی چیزوں سے بھی دور رہتا ہے، جو اس کے لیے حلال ہیں، کھانے، پینے اور خواہشات نفس کو پورا کرنے سے بچتا ہے، کیوں کہ اللہ نے روزے میں ان چیزوں سے منع کیا ہے، تو جب یہ چیز اس کے قلب میں راسخ ہو جائے گی تو وہ عام دنوں میں بھی ایسی چیزوں سے بچے گا جن سے اللہ نے منع کیا ہے اور رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ اس عملی مشق کے لیے ایک خاص بابرکت اور نورانی ماحول فراہم کر دیتے ہیں، سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، جنت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں، نیکی کی توفیق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، روزے اور عبادات میں مشغولیت کی برکت سے گناہوں کی طرف میلان میں کمی آجاتی ہے غرض کہ قدرتی طور پر ظاہری اور باطنی سپورٹ اس مشق کے لیے ہوتی ہے۔ اسی لیے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ صرف بھوکے رہنے اور پیاسے رہنے کا نام نہیں ہے، بلکہ بدن کے ہر حصہ کے لیے روزہ ہے، زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان سے ناپسندیدہ بات نہ نکالے، جھوٹ نہ بولے، چغلی نہ کرے، غیبت نہ کرے، کسی پر بہتان تراشی نہ کرے، گالی گلوج نہ کرے، کسی کو جھڑکے نہیں، کسی کو اپنی زبان سے تکلیف نہ پہونچائے، نگاہ کا روزہ یہ ہے کہ نامناسب چیزوں کی طرف نظر نہ کرے، ہاتھ کا روزہ یہ ہے کہ ہاتھ سے کوئی گناہ کا کام نہ کرے، کسی کو پریشان نہ کرے، اپنے ہاتھ کے ذریعہ بندگان خدا کی تکلیف کا سبب نہ بنے، پیروں کا روزہ یہ ہے کہ ناپسندیدہ جگہ پر قدم نہ رکھے۔ غرض کہ جس طرح کھانے پینے سے شہوت کو پورا کرنے سے رکتا ہے، اسی طرح دیگر منہیات سے بھی رکے اپنے آپ کو گناہ کے کاموں سے باز رکھے، خیر کے کاموں میں، نماز و تلاوت، ذکر و تراویح، تہجد، اعتکاف، صدقات و خیرات، ضرورت مندوں کی مدد، حاجت مندوں کی حاجت روائی میں اپنے آپ کو مشغول رکھے، تب جا کر روزہ کا اصلی حق ادا ہو گا؛ ورنہ صرف کھانے پینے سے رکا رہا، مگر اپنے ہاتھ کو، زبان و نگاہ کو منکرات سے دور نہیں رکھا تو ایسا روزہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ روزہ نہیں ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان رمضان میں گناہ سے باز نہ آئے تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اس لیے روزے کو اس کے تمام حقوق کی رعایت کرتے ہوئے رکھنا چاہئے، قرآن و حدیث میں روزے کی بے شمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک حدیث قدسی میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''بے شک آپ کے رب کا فرمان ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ (کم از کم) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے، اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے، البتہ روزہ دار کے منھ کی بو (جو معدے کے خالی ہونے سے پیدا ہوتی ہے) اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ (اور پسندیدہ) ہے اور اگر تم میں سے کسی روزہ دار کے ساتھ کوئی جاہل الجھ پڑے تو جواب میں کہہ دو کہ میں روزہ سے ہوں''۔

اگرچہ تمام عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں؛ لیکن روزے کو اللہ نے اپنے لیے خاص اس لیے فرمایا کہ دیگر عبادتوں میں تو دکھاوے کی گنجائش ہے، مگر روزہ ایسی عبادت ہے جو اللہ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے، کئی ایسے مواقع ہیں جہاں وہ چھپ کر اس طریقہ سے منہیات صوم کا ارتکاب کر سکتا ہے کہ کسی کو کانوں کان پتہ نہ چلے، مگر وہ نہیں کرتا کہ اس کے پروردگار نے منع کر رکھا ہے، اس لیے اس کو اللہ نے اپنے لیے خاص کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ میں خود اس کا بدلہ ہوں، یعنی رضائے الٰہی اور معرفت خداوندی کا حصول جو ہر مومن کو مطلوب و مقصود ہے۔

اس ماہ کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اسی مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نازل کیا جو کہ سارے عالم کے لیے ہدایت اور رہنمائی کی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ." (سورۃ البقرۃ: ۱۶۵) ''رمضان کا مہینہ ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے، اور جس میں روشن دلائل ہیں ہدایت پانے اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کے لیے، اس لیے جو شخص بھی اس مہینے کو پائے اس کو اس (مہینے) میں ضرور روزہ رکھنا چاہئے''۔

اس مبارک مہینہ کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اسی میں قرآن نازل ہوا، قرآنی آیات و سورتیں اگرچہ مختلف اوقات میں نازل ہوتی رہیں؛ مگر اس کی تکمیل اسی مہینے میں ہوئی، پورا قرآن لوح محفوظ سے اتار دیا گیا، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی تلاوت کی اور اس کا دور کیا، اسی وجہ سے اس مہینے کو نزول قرآن کا مہینہ کہا گیا ہے۔

قرآن کریم کے ہم پر کچھ حقوق و فرائض ہیں یوں تو ہمیشہ ان کی ادائیگی ضروری ہے؛ مگر اس مبارک مہینے میں اسکا خاص خیال رکھنا ضروری ہے، اس لیے اس مبارک اور مقبول مہینے میں ہمیں زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے، قرآن کریم کی تلاوت کی فضیلت، اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کو بہت ساری احادیث میں بیان کیا گیا ہے، اور رمضان میں تو تلاوت کا اجر کئی گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، اگر کسی نے الم کہا تو الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

ایک حدیث میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو، کیوں کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفیع (سفارشی) بن کر آئے گا۔

اس لیے اس مہینہ میں تلاوت کلام پاک کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے، تراویح اور تہجد میں قرآن سننے اور سنانے کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی تلاوت کا معمول بنانا چاہئے۔ اسلاف کا عمل ہمیشہ سے رمضان کے مہینہ میں کئی کئی قرآن ختم کرنے کا رہا ہے۔ تراویح کی نماز کا بھی خصوصی اہتمام ہونا چاہئے، اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تراویح کی نماز پورے مہینے ادا کی جائے، رمضان کا چاند دیکھ کر تراویح شروع ہوتی ہے اور عید کا چاند دکھنے پر ہی مکمل ہوتی ہے، بعض لوگ اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ تین دن، ہفتے دن یا دس دنوں میں قرآن مکمل ہونے کے بعد تراویح کی سنت ادا ہو گئی اور اب بقیہ دنوں تراویح پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ غلط خیال ہے، یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ تراویح میں قرآن مکمل سننا الگ چیز ہے اور تراویح پورے مہینہ ادا کرنا الگ سنت ہے، اس لیے اگرچہ تین دن، ہفتہ یا عشرہ میں قرآن مکمل ہو گیا، مگر پورے مہینے تراویح ادا کرنا سنت ہے، تراویح میں ایک اور چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنے والا ٹھہر ٹھہر کر اس کے آداب کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کرے؛ تاکہ مقتدی صاف سن سکیں کہ کیا پڑھا جا رہا ہے۔ تراویح کے علاوہ دیگر نوافل، تہجد وغیرہ کا اہتمام بھی ہونا چاہئے، اس لیے کہ اس مہینے میں نفل نمازوں کا ثواب فرض نماز کے برابر ہو جاتا ہے اور ایک فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر ہوتا ہے۔

اس ماہ کو حاجت روائی اور غم خواری کا مہینہ بھی قرار دیا گیا ہے، ضرورت مندوں کی مدد، غریبوں اور مجبوروں کی غم خواری کرنے کی بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ رمضان میں جو شخص اپنے اہل و عیال پر روزی کو کشادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ سال بھر اس کے رزق میں برکت عطا فرمائیں گے، جو اس مہینہ میں اپنے خادموں اور ملازموں کے کاموں کا بوجھ کم کر دے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر دیں گے۔ روزہ داروں کو افطار کرانے کی بھی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، اس لیے اس کا بھی اہتمام ہونا چاہئے؛ لیکن افطار کرانے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ نام و نمود کے لیے اور سیاسی نمائش کے لیے نہ ہو؛ بلکہ رضائے الٰہی کے لیے ہو، اور اس میں روزے داروں کو بلا کر افطار کرایا جائے، خاص طور پر ایسے روزے داروں کو جو ضرورت مند ہیں اور افطار کے اسباب انہیں میسر نہیں ہیں، (بقیہ صفحہ ۱۳ رپر)

Scanned with CamScanner

اللہ کی باتیں ـــــ رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

چندہ کرنا سنت ہے

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو راض "جب صدقہ وزکوۃ وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے تو وہ خوشی سے واپس ہو جائیں، یعنی خندہ روئی سے ان کا استقبال کیجیے۔ (مسلم شریف)

وضاحت: دینی امور کو اجتماعی شکل میں انجام دینے کے لیے چندہ کرنا آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک 9 ہجری کے موقع پر اپنے جاں نثار صحابہ کرام کو خوش دلی سے مال خرچ کرنے کی ترغیب دی، جب رومیوں نے مدینہ پر چڑھائی کا منصوبہ بنایا اور اس کی تیاری شروع کردی تو ایسے نازک موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروری سمجھا کہ رومیوں کو نہ تو حملہ کرنے میں پہل کا موقع دیا جائے اور نہ ہی انہیں حدود عرب میں گھسنے کا موقع دیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکابر صحابہ سے مشورہ کیا، پھر آپ نے پیغمبرانہ عزم اور تائید ایزدی سے اس مہم کا آغاز فرمایا اور جنگی تیاریوں کے لیے مال و زر سے صحابہ کو اعانت کرنے پر ابھارا، تبوک کی مسافت طویل تھی، راستے ناہموار تھے، موسم شدید گرمی کا تھا، مدینہ میں فصلوں کے پکنے کے دن تھے، ایسے امتحان اور آزمائش کی گھڑی میں جاں نثار صحابہ کرام نے آپ کے اعلان پر لبیک کہا، سامان جہاد اور زادراہ جمع کرنے لگے، خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی ہر چیز کے آدھے حصے لیکر آگئے، حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کا سارا مال حضور کی خدمت میں پیش کردیا، حالانکہ آپ نے دریافت کیا کہ اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑا؟ فرمایا کہ ان کے لیے اللہ اور اس کا رسول کافی ہے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وقفہ وقفہ سے جو کچھ جمع کیا اگر تمام روایتوں کو جمع کیا جائے تو یہی سمجھ میں آتا ہے کہ انہوں نے ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے، ایک ہزار دینار نقد، ستر ہزار درہم، دوسواوقیہ چاندی، سات سواوقیہ سونے کے عطیات پیش کئے۔ (ماخوذ سیرت احمد مجتبیٰ ص 299)

اس طرح بہت سارا ساز وسامان کا ڈھیر جمع ہوگیا، ایک موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک فوجی دستہ تیار کرنا چاہتے تھے اس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مالی تعاون کی اپیل کرتے ہوئے فرمایا: تصدقوا فانی ارید ان ابعث بعثا، میں ایک فوجی دستہ بھیجنا چاہتا ہوں، تم لوگ اس کام کے لیے مالی صدقہ کرو، یہ ارشاد سن کر حضرت عبدالرحمان بن عوف اپنے گھر گئے اور واپس آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس چار ہزار درہم (رقم) ہے اس میں سے دو ہزار اپنے رب کو قرض دے رہا ہوں اور باقی دو ہزار میں نے اپنے اہل وعیال کے لیے چھوڑ دیا، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بارک اللہ لک فیما اعطیت وبارک لک فیما ترکت" (صور من حیاۃ الصحابۃ)

اس طرح کے کار خیر میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اور راہ خدا میں خرچ کرتے رہے اور اپنے جاں نثار صحابہ کرام کو بھی دینی امور کو انجام دینے کے لیے مالی تعاون پر ابھارتے رہے، پھر ان کے بعد تابعین و تبع تابعین بلکہ تاریخ میں ہر دینی امور کو انجام دہی کے لیے چندے ہوتے رہے ہیں اور لوگ اپنی وسعت کے مطابق تعاون کرتے رہے ہیں، آج جبکہ الحاد و لادینیت اور مسلمانوں کے عقیدے کو مجروح کرنے کے لیے نت نئے فتنوں اور سازشوں کے نئے بادل پھیلتے جارہے ہیں مقام شکر ہے کہ ان مسلم بچوں کو فتنہ وارتداد سے بچانے اور ان کے ایمان ویقین کو پختہ کرنے کے لیے ملک بھر میں مدارس ومکاتب قائم ہیں، جہاں مسلمانوں کے غریب بچے دینی تعلیم سے آراستہ ہوکر دین حق کی تبلیغ کرتے ہیں، ایسے مدارس کو مالی اعتبار سے مستحکم کرنے کی اہل ثروت کی دینی واخلاقی ذمہ داری ہے، اسی مناسبت سے رمضان کے مبارک مہینہ میں ہمارے مدارس ومکاتب کے سفراء دور دراز کے شہروں اور قصبات کا سفر کرتے ہیں، آپ انہیں اپنی عطیات وصدقات سے مدد کریں، انہیں زکوۃ وصدقات دینے سے دو فائدے حاصل ہوں گے، ایک مستحق زکوۃ ہونے کی وجہ سے اور دوسرے اسلام کی سربلندی اور اس کی دعوت واشاعت کو قوت پہونچانے کے باعث۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے وہ اپنی اعانتیں علماء کو دیا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ مقام نبوت کے بعد علماء سے بڑھ کر کوئی بلند مرتبہ نہیں (الاتحاف) اس لیے مالداروں کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ ان مدارس و مکاتب کے محصلین وسفراء کے ساتھ ہمدردی وغمگساری کے ساتھ پیش آئیں اور انتہائی خوشدلی، کشادہ پیشانی سے اپنی زکوۃ ادا کریں اور اس پر اللہ کا شکر بجالائیں کہ اس نے توفیق بخشی، اس وقت اپنی برتری اور شہرت سے ان کی دل شکنی نہ کریں، احسان جتلا کر انہیں تکلیف نہ پہونچائیں، ملک میں کورونا وائرس کی وجہ سے ایک سال سے زیادہ عرصہ تک مدارس کے تعلیمی نظام متاثر ہوئے ہیں، اس کے باوجود مدارس اسلامیہ کے ذمہ داروں نے اس نظام کو جاری رکھنے کی بھرپور کوشش کی، ایسے وقت میں اصحاب ثروت کی ذمہ داری ہے کہ ان کی دل کھول کر مالی مدد کریں، بہت سے صاحب مال محصلین کو خواہ مخواہ بار بار طلب کرتے ہیں، اور یہ بیچارے امید لگائے بار بار حاضری دیتے ہیں اور بسا اوقات زکوۃ دہندہ غیر مفید اور لغو حیلے کرکے لوٹا دیتے ہیں، یہ عمل اسلام کی اخلاقی ہدایات وتعلیمات کے منافی ہے، عہد نبوت میں حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے زکوۃ وصول کرنے والے صحابی رسول کو واپس کردیا کہ ابھی آپ جائیں، پھر کوئی فیصلہ کروں گا، نزول آیت کے بعد حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے حضور پاک علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس آئے کہ میرا صدقہ قبول کر لیا جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمہارا صدقہ قبول کرنے سے منع کردیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صدقہ دینے لگے۔ انہوں نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں کیا تو میں کیسے قبول کروں؟ پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں صدقہ لیکر آئے انہوں نے یہی جواب دیا؛ یہاں تک کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا، اس واقعہ میں اہل ثروت اور سفراء دونوں کے لیے یہی نصیحت ہے کہ اہل ثروت سفراء کو پریشان نہ کریں اور محصلین حضرات اپنے وقار واعتبار کو مجروح نہ ہونے دیں، اگر وہ معذرت کردیں تو بیجا اصرار نہ کریں، دروغ گوئی اور کذب بیانی سے ہرگز کام نہ لیں، عزیمت واستقامت کا طریقہ اختیار کریں۔ یاد رکھیے! کہ اگر دین کی خدمت کو سنت اور شریعت کے مطابق انجام دیں گے تو اللہ تعالیٰ نصرت و تعاون کے دوسرے اور دروازے کھول دیں گے، مگر خود کو رسوا نہ ہونے دیں۔ (وماذلک علی اللہ بعزیز)

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ کا حکم:

س: عام طور پر آنکھ میں دوا ڈالنے سے اس کا اثر حلق میں محسوس ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا روزہ کی حالت میں آنکھ میں دوا ڈال سکتے ہیں؟

ج: جسم کا وہ حصہ جس کا راستہ دماغ یا معدہ تک براہ راست پہونچتا ہو اس حصہ میں اگر دوا ڈالی جائے اور وہ دماغ یا معدہ میں پہونچ جائے؛ تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا۔ آنکھ چونکہ اس حصہ میں داخل نہیں ہے جس کا راستہ دماغ یا معدہ تک براہ راست پہونچتا ہو، اس لیے آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا؛ اگرچہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہوتا ہو۔ تاہم اگر سخت ضرورت نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ مغرب بعد آنکھ میں دوا ڈالی جائے، تاکہ شکوک وشبہات سے روزہ پاک ہو۔ "لو اقطر شیئا من الدواء فی عینہ لا یفطر صومہ عندنا، وان وجد طعمہ فی حلقہ" (الفتاوی الھندیہ 1/203)

ولانہ لاینفذ من العین الی الجوف ولا الی الدماغ وما "وجد من طعمہ فذاک اثرہ لاعینہ وانہ لایفسد الخ۔۔۔" (بدائع الصنائع 2/268)

ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ کا حکم:۔

س: ایک آدمی بلغمی مزاج والا ہے، ناک اکثر بند ہوجاتی ہے جس میں دوا ڈالنی ہوتی ہے، ورنہ سانس لینے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے، کیا روزہ کی حالت میں ناک میں دوا ڈال سکتے ہیں؟

ج: ناک جسم کے اس حصہ میں داخل ہے، جس کا راستہ دماغ اور معدہ تک براہ راست جاتا ہے؛ اس لیے ناک میں اگر دوا ڈالی گئی اور وہ دوا دماغ یا حلق میں پہونچ گئی تو روزہ فاسد ہوجائے گا، "ومن احتقن اوستعط......افطر ولا کفارۃ علیہ" (الھندیہ 1/204)

کان میں دوا ڈالنے سے روزہ کا حکم:۔

س: کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج: محققین اطباء کی تحقیق کے مطابق کان کے آخری سرے پر ایک باریک مگر مضبوط پردہ ہے؛ جو کان کے راستہ سے کسی چیز کو دماغ یا حلق میں میں پہونچنے سے روکتا ہے، لہذا جب تک یہ پردہ صحیح سالم ہے اس وقت تک کان میں دوا یا پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا؛ کیونکہ یہ پردہ دوا کو دماغ یا معدہ میں جانے سے روک دے گا۔ البتہ اگر کسی کے کان کا پردہ کسی وجہ سے پھٹ گیا ہو یا اس میں سوراخ ہوگیا ہو اور کان میں دوا یا پانی ڈالنے سے اس کے دماغ یا حلق میں پہونچ جائے تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (فتاویٰ دار العلوم زکریا 3/285)

قے سے روزہ کا حکم:

س: روزہ کی حالت میں اگر قے آجائے تو اس سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج: روزہ کی حالت میں قصداً منہ بھر کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ بلاقصد وارادہ ازخود قے آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، خواہ منہ بھر سے کم ہو یا زیادہ، کھانے کی قے ہو یا پانی کی۔

اذاقاء اوستقاء ملأالفم او دونہ عادبنفسہ او اعاد او خرج فلاخطر علی الاصح الا فی الاعادۃ او الاستقاء بشرط ملأالفم ھکذافی النھر الفائق وھذاکلہ اذا کان القئی طعاما او ماء او مرۃ (الفتاوی الھندیہ 1/204)

کتاب الفتاوی میں ہے

اگر بلاارادہ ازخود منھ بھر کے قے آجائے یا پانی آجائے جو قے ہی کی ایک صورت ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ ہاں اگر انسان قصداً قے کو نگل جائے یا جان بوجھ کر قے کرے اور وہ منہ بھر کر ہو تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (کتاب الفتاویٰ 3/391)

انجکشن سے روزہ کا حکم:

س: روزہ کی حالت میں انجکشن لینے سے یا ٹیسٹ وغیرہ کے لیے بذریعہ انجکشن خون نکالنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج: روزہ کی حالت میں بذریعہ انجکشن خون نکالنے سے یا دوا پہونچانے سے خواہ گوشت میں انجکشن دینے سے ہو یا نس میں روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، البتہ وہ انجکشن جو براہ راست پیٹ میں دیا جاتا ہے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

دانت سے خون نکلنا

س: کیا روزہ کی حالت میں دانت سے خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: روزہ کی حالت میں دانت سے خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ البتہ اگر یہ خون حلق سے نیچے چلا جائے اور خون کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر ذائقہ محسوس نہ ہو؛ لیکن خون اور تھوک برابر ہو، یا خون غالب ہو جب بھی روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر تھوک غالب ہو اور خون کی مقدار کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا (الدر المختار علی صدر رد المحتار ۳:۳٦۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

Scanned with CamScanner

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب پھلواری شریف

پھلواری شریف

جلد نمبر 61/71 شمارہ نمبر 16 مورخہ ۶/رمضان ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۹/اپریل ۲۰۲۱ء روز سوموار

رمضان المبارک

رمضان المبارک آگیا،شیاطین پابند سلاسل ہوگیے،جنت کا دروازہ کھل گیا،اورنیکیوں کی فصل لہلہانے لگی،اب یہ ہماری ہمت اورتوفیق پر منحصر ہے کہ اس ماہ کے فضائل وبرکات سے کس قدر ہم اپنا دامن بھرتے ہیں اور کس طرح اپنے مولی کو راضی کرپاتے ہیں،صادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پرلعنت بھیجی ہے جو رمضان المبارک کامہینہ پائے اور اپنی بخشش نہ کروالے۔

اس لیے کمر بستہ ہوجایئے،سال بھرتو بےفکری رہی،مسجدیں بھر نہیں سکیں،سرکاری گائیڈلائن کے مطابق امسال بھی یہ ممکن نہیں ہے،تلاوت قرآن کی توفیق نہیں ہوئی،خیر کی طرف دل مائل نہیں ہوا،شر نے اپنے پنجے جمائے رکھے،نامہ اعمال میں کوتاہیاں ہی کوتاہیاں درج ہوئیں،اورہم شیاطین کی کارستانیوں کا ذکرکرکے مطمئن ہوتے رہے،لیکن اس ماہ میں توشیاطین بھی بند ہوجاتے ہیں،خیر کی طرف متوجہ ہونے کی آواز لگائی جاتی ہے،شر ودر سے بچنے کی تلقین ہوتی ہے،پھر بھی روزہ،نماز،تلاوت،نوافل اورصدقہ وخیرات میں کوتاہی ہورہی ہوتو سمجھنا چاہیے کہ دل ہی مردہ ہوگیا ہے،معصیت اورمنکرات نے لوح دل کواس قدر سیاہ کردیا ہے کہ نامۂ اعمال کوسفید کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہورہی ہے ،دل کی زمین کواس قدر بنجر کردیا ہے کہ اعمال صالحہ کی فصل ہی اس پراُگ نہیں پارہی ہے۔

اگرنوبت یہاں تک پہونچ گئی ہےتو توبہ واستغفار کی کثرت کی جائے،خالق کائنات کے سامنے گڑگڑایا جائے،ندامت کے آنسو بہائے جائیں،اہل اللہ کی صحبت اختیار کی جائے،آخری عشرہ کا اعتکاف کیا جائے،صدقہ وخیرات کی کثرت کی جائے اورمحرومین کونوازا جائے،یہ سارے اعمال دل ودماغ کوصیقل کرتے ہیں،اور جب یہ دونوں اعضاء رئیسہ سے سیاہی دور ہوجاتی ہےتوانسان مرضی مولی کے مطابق زندگی گذارنے لگتا ہے۔

اس لیےاس ماہ کی عظمت کوپہچانئے،قرآن کریم سے اس مہینہ کوخاص نسبت ہے،خودبھی تلاوت کااہتمام کیجئے اورتراویح میں بھی (خواہ وہ مسجد میں ہو یا کسی کے دروازہ پر) ایک ختم قرآن سننے کاالتزام کرڈالیے،کسی بھی کام میں رہیے،زبان کو ذکراللہ سے تروتازہ رکھیے،اللہ کی نعمتیں بےشمار ہیں،اس کا ذکربھی بےشمار کیجئے،ہروقت،ہرپل اورہرآن کیجئے،کورونا کا گائیڈلائن کہیں بھی ان کاموں میں رکاوٹ نہیں ہے،اپنی عبادتوں پرنازاں نہ ہوجایئے،کیوں کہ یہ سب اللہ کی توفیق سے ہی ہورہا ہے،اوراللہ کی توفیق مل رہی ہے،اس پربھی شکرگذار ہویئے،یہ شکرگذاری مسلسل ہوتی رہے؛تاکہ مزید توفیق ملے،اورہم سب دنیاوی سکون اورآخرت کی جنت کے مستحق قرار پائیں۔

کورونا کی نئی لہر کےطفیل اس سال خواص ہی نہیں عوام کا روزہ بھی ہرقسم کے منہیات ومنکرات سے پاک صاف گذررہا ہے۔بازاروں میں آمدورفت کم ہونے کی وجہ سے آنکھ،ناک،کان،ہاتھ پاؤں سب اللہ کی مرضیات کے مطابق ہی کام کررہے ہیں۔گویا تمام اعضاء وجوارح کا روزہ چل رہا ہے۔اللہ ایسے ہی روزے کوپسند کرتا ہےاور جس کے نتیجے میں انسان تقوی سے آراستہ ہوجاتا ہے۔

ہم سب کورمضان المبارک کی قدرکرنی چاہئے۔اورایک ایک لمحہ اللہ کی خوشنودی اوررضا کے حصول میں لگادینی چاہیے۔حدیث میں فرصت وصحت کوبڑی نعمت قرار دیا گیا ہے۔اضطراری طور پرہی صحیح اس وقت فرصت کی نعمت ہمیں حاصل ہے۔اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس ابتلاء عام میں صحت کی دولت سے مالامال رکھا ہے۔ان نعمتوں پراللہ کا شکرادا کرنا چاہئے۔ادائیگی شکر کی مختلف صورتیں ہیں ان میں سے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اہم تلاوت قرآن کا اہتمام اورذکراللہ کی کثرت ہے۔ہم جس قدر اس کا اہتمام کریں گے ہماری دعائیں اسی قدر مقبول ہوں گی۔درود شریف دعاؤں کی قبولیت کے لیئے شاہ کلید ہے۔اس سے غفلت انتہائی بدنصیبی کی بات ہے۔اس لیے درود شریف کثرت سے پڑھنے کو معمولات کا لازمی حصہ بنائیں۔ان تمام محنت کے نتیجے میں اللہ راضی ہوکر مغفرت کا پروانہ ہمیں عطا کردےتو یہ بڑا سستا سودا ہے۔ہمیں اس حقیقت کواچھی طرح جان اورسمجھ لینا چاہیے،اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔

گیان واپی مسجد کا قضیہ

گیان واپی مسجد دریائے گنگا کے کنارے دشاشومیدھ گھاٹ کے شمال میں للتا گھاٹ بنارس کے قریب واقع ہے،یہ مسجد مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کے عہد میں موجود تھی اس کی تعمیرنو کا کام ۱۶۵۸ء میں اورنگ زیب عالمگیر نے کرائی تھی،اس مسجد میں نماز ہوتی آئی ہے،تین گنبد اور دو مینار پرمشتمل یہ ایک جامع مسجد ہے،جس کا انتظام والصرام انجمن مسجد انتظامیہ کرتی ہے۔

بابری مسجد کے بعداب فرقہ پرستوں کی نگاہ اس مسجد پرلگی ہوئی ہے،ان کا کہنا ہے کہ یہ مسجد کاشی وشوناتھ وکیشو رمندر کے کھنڈر پربنی ہے،اس لیے مسلمانوں کواس کوچھوڑ دینا چاہیے،اتفاق سے بنارس کے سول جج آشوتوش تیواری نے ۸/ اپریل ۲۰۲۱ء کواپنے ایک فیصلہ میں محکمہ آثارقدیمہ کی پانچ رکنی ٹیم کے ذریعہ سروے کرانے کی بات کہی،جس میں دوافراد اقلیتی طبقے سے لیے جائیں گے،ان کا کام یہ معلوم کرنا ہوگا کہ مسجد کے نیچے مندر کی باقیات موجود ہیں یا نہیں،پانچ رکنی ٹیم بنانے اورسروے کرانے کی ذمہ داری مرکزی حکومت کوسونپی گئی ہے،یہ فیصلہ مسلمانوں کے خلاف سمجھا جارہا ہے۔

اس کے قبل مسلم فریق کی جانب سے آرکیالوجیکل سروے والی عرضی کے خلاف درخواست دی گئی تھی اورکہا گیا تھا کہ اس عرضی پرسماعت نہ کی جائے،لیکن عدالت نے اسے خارج کردیا تھا۔

گیان واپی مسجد تنازعہ آئیڈیل سمبھو لارڈ ویشویشر انجمن مساجد انتظامیہ بنارس اوریوپی سنٹرل سنی وقف بورڈ کے درمیان ۱۹۹۱ سے چلا آرہا ہے،آئیڈیل سمبھو لارڈ ویشویشر اس مسجد کومندر میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔سمبھو لارڈ ویشویشر کوئی شخص نہیں ہندوؤں کی عقیدہ کے مطابق ایک دیوتا ہے جو براجمان ہے اور ہندوؤں نے اصل مدعی اسی کو بنایا ہے،اس کے پہلے بابری مسجد قضیہ میں بھی رام للا کو یہی حیثیت دی گئی تھی۔

انجمن مساجد انتظامیہ بنارس کا موقف یہ ہے کہ ۱۹۴۷ء میں جوصورت حال تھی قانون کے اعتبار سے اس میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی ہے،جب کہ فریق مخالف کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ آزادی سے قبل ہی سے چل رہا تھا،اس لیے عدالت کواس پر فیصلہ دینے کا اختیار ہے،انجمن مساجد انتظامیہ کے سکریٹری جناب سید محمد یسین صاحب نے مسلمانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اس قضیہ کومیڈیا پرنہ اچھالیں،خاموشی اختیار کریں مسجد انتظامیہ اس مقدمہ کودیکھ رہی ہے،وہ اسے دیکھتی رہے گی،ضرورت پڑنے پرملی تنظیموں کی مددبھی لے گی،لیکن ابھی وہ مرحلہ نہیں آیا ہے،غیرضروری طور پرشور ہنگامہ سے فرقہ پرستوں کوہی فائدہ پہونچتا ہے،بابری مسجد قضیہ میں ہم نے اس کا خوب تجربہ کیا ہے،اس لیے انہوں نے اپیل کی ہے کہ اس معاملہ میں کسی بھی قسم کی دخل اندازی نہ کریں،اگر کسی بھی مشورہ کی ضرورت پڑے گی تو ہم خود مدعو کریں گے،آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان اورکارگذار جنرل سکریٹری حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے بھی واضح کیا ہے کہ مسلمانوں کواس مسئلہ پرگھبرانے کی ضرورت نہیں ہے،اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری کوخطرہ

۱۸۵۱ء میں قائم خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ بہار ہی نہیں پورے ملک کی شان ہے،یہاں کے مخطوطات اورنوادرات سے استفادہ کے لیے ملک وبیرون ملک سے لوگ آتے رہتے ہیں،محققین کے لیےاس کا وجود انعامات الٰہی میں سے ایک ہے۔

بہار سرکار نے پٹنہ میں اوور برج اورڈبل ڈیکر فلائی اوور کے کام کوتیزی سے بڑھایا ہے،جس کی وجہ سے آمدورفت کی سہولتیں پیدا ہوگئی ہیں اورجام سے نجات ملی ہے،اشوک راج پتھ پٹنہ کی لائف لائن ہے،اس سے پٹنہ میں زندگی دوڑتی ہے،اسے بھی جام کا سامنا کرنا پڑتا ہے،سرکار چاہتی ہے کہ اشوک راج پتھ پرکارگل چوک سے این آئی ٹی موڑ تک فلائی اوور بنایا جائے اس کام کے لیے جوسروے کیا گیا ہے اس میں خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری کا لارڈ کرزن ریڈنگ روم اوراس سے متصل گورنمنٹ اردو لائبریری کے وجود کوبھی خطرہ لاحق ہوگیا ہے،جسے منہدم کرکے فلائی اوور کی تجویز زیرغور ہے۔

اس خبر کے عام ہوتے ہی اہل علم وادب میں ماتم پسر گیا ہےاوراہل علم کا مطالبہ ہے کہ فلائی اوور بنایا ضرور جائے لیکن اس عظیم علمی ادارہ کوتباہ وبرباد کرکے نہیں،اطمینان کی بات یہ ہے کہ خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری کی گورننگ باڈی کے ڈائرکٹر اورریاست کے گورنر پھاگو چوہان نے پٹنہ کے ڈی ایم چندرشیکر سنگھ کوخط لکھ کر لائبریری کو بچانے اورپل یا فلائی اوور کے لیے متبادل راستہ تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

وسیم رضوی کی عرضی خارج

مرتد اورملعون وسیم رضوی کومنہ کی کھانی پڑی اوروہ ذلیل ورسوا ہوا،اس نے گذشتہ ماہ سپریم کورٹ میں قرآن کریم کی چھبیس (۲۶) آیتوں کے خلاف مقدمہ کیا تھا کہ انہیں نعوذ باللہ دہشت گردوں کی حوصلہ افزائی اورتشدد پرمبنی ہونے کی وجہ سے قرآن کریم سے نکال دیا جائے،اس عرضی کی وجہ سے مسلمانوں میں سخت غم وغصہ پایا جارہا تھا،پوری دنیا کے مسلمانوں نے بغیرتفریق مذہب ومسلک اس عرضی کے خلاف احتجاج درج کروایا تھا،اس کے خاندان کے لوگوں نے بھی ترک تعلق کرلیا تھا،اورشیعوں نے بھی اس مردود کی مہم سے براءت کا اظہار کردیا تھا۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس عرضی کے خلاف سپریم کورٹ میں اپنا موقف پیش کیا بورڈ کی طرف سے سینئر ایڈووکیٹ جناب یوسف حاتم مچھالا جناب ایم آرشمشاد اورجناب محمد طاہر ایم حکیم پیش ہوئے۔اورجسٹس روہنگٹن فالی نریمن کی سربراہی والی بینچ نے مان لیا کہ وسیم رضوی کی یہ شرپسندی ہےاوریہ مکمل طور پرغیرسنجیدہ رٹ پٹیشن ہے،اس نے یہ عرضی دےکرعدالت کا وقت برباد کیا ہے،چنانچہ عدالت نے نہ صرف عرضی خارج کی؛ بلکہ اس جرم کی پاداش میں پچاس ہزارروپے جرمانہ بھی لگایا،لیکن اس ملعون کےاوپر سے شیطنت ابھی نہیں گئی ہے،وہ سپریم کورٹ میں نظرثانی کی عرضی داخل کرنے کی تیاری کررہا ہے،اس نے اپنے ایک ویڈیو میں کہا ہے کہ میں عالمی عدالت کا بھی دروازہ کھٹکھٹاؤں گا،اس کا مطلب ہے کہ اسے مزید رسوا ہونا مقدر ہے،تبھی اس کے ہوش ٹھکانے نہیں آرہے ہیں۔

کورونا گائیڈلائن

حکومت بہار نے کورونا کے بڑھتے اثرات اورمریضوں کی بڑھتی تعداد کے پیش نظر گائیڈلائن جاری کیا ہے،اس گائیڈلائن کوپڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت مذہب اورتعلیم کے معاملات میں سنجیدہ نہیں ہے،عبادت گاہوں میں عام لوگوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہےاورتعلیمی ادارے بند کردیے گئے ہیں،جب کہ سینما گھروں میں گنجائش کے اعتبار سے پچاس فی صد لوگوں کے داخلہ کی گنجائش ہے،بسوں کی صورت حال بھی یہی ہے،برات اورشرادھ میں بھی بڑی تعداد کوشرکت کی اجازت دی گئی ہے،اس کا مطلب ہے کہ سرکار ان جگہوں سے کورونا پھیلنے کے سلسلے میں سنجیدہ نہیں ہے،اوردہرا رویہ اختیار کررہی ہے،جس طرح شادی اورموت کی تقریبات میں اجازت دی گئی ہے،اسی طرح عبادت خانوں میں بھی جانے کی اجازت دی جانی چاہیے،اس سلسلے میں ملی تنظیموں نے امارت شرعیہ کی دعوت اورتحریک پرحکومت بہار کواس گائیڈلائن پرنظرثانی کی عرضی بھیجی تھی،لیکن حکومت کے کانوں پرجوں تک نہیں رینگی اس نے ملاقات کا کوئی وقت بھی نہیں دیا،اورنہ ہی گائیڈ لائن میں تبدیلی کی گئی،اس کا پیغام عام مسلمانوں میں یہی گیا کہ حکومت پورے طور پربی جے پی کے چشم وابرو پرکام کررہی ہےاورنتیش حکومت اپنی سیکولر شبیہ کوبچا نہیں رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

یادوں کے چراغ

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

ڈاکٹر مشتاق احمد مشتاق حاجی پوری

ویمنس کالج حاجی پور ضلع ویشالی کے صدر شعبۂ اردو، کئی کتابوں کے مصنف، حاجی پور میں اردو تحریک کے مضبوط ستون، انجمن ترقی اردو ضلع ویشالی کے سابق اور کاروان ادب ضلع ویشالی کے جوائنٹ سکریٹری انجمن ترقی اردو بہار کی مجلس عاملہ کے رکن اور کاؤنسلر، مرنجا مرنج، خود دار، وضع دار، قناعت پسند اور راضی برضائے الٰہی کی عملی اور حقیقی تصویر ڈاکٹر مشتاق احمد مشتاق نے صرف انسٹھ (۵۹) سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا، عوارض کئی تھے، جسے وہ برسوں سے جسم وجان پر اٹھائے زندگی کی گاڑی کھینچ رہے تھے، سائیکل ان کی پسندیدہ سواری تھی، لیکن درد کی وجہ سے اس پر سواری دشوار ہوگئی تو دوسری عوامی سواری کا استعمال کرنے لگے، آخری وقت میں ہچکیوں کا غلبہ تھا، ہمارے دیار میں مشہور ہے کہ ہچکیاں کسی کے یاد کرنے سے آتی ہیں، اگر چہ یہ بات تجربے اور مشاہدہ کی بنیاد پر کہی جاتی رہی ہے، شرعی اس کی کوئی اہمیت کسی درجہ میں نہیں ہے، ہچکیوں کی کثرت سے ایسا لگ رہا تھا کہ اللہ انہیں اپنے پاس بلانا چاہتے ہیں، تکلیف زیادہ تھی، اس لیے ان کے آبائی گاؤں بھیرو پور سے اٹھا کر اوما ہوسپٹل کنکو باغ میں انہیں بھرتی کرایا گیا، جہاں انہوں نے ۳/دسمبر ۲۰۲۰ء مطابق ۱۷/ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ، ۳/اگہن ۱۴۲۸ فصلی شب جمعہ بوقت نو بجے اپنی آنکھیں موند لیں، جنازہ کی نماز اگلے دن بعد نماز جمعہ ۳/بجے شام میں ادا کی گئی، ان کے ماموں زاد بھائی مولانا ولی الرحمان اشاعتی نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بھیرو پور (حاجی پور، ویشالی) کے مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی، پس ماندگان میں صرف اہلیہ ارشدی فاطمہ، ایک بھائی اور چار بہن کو چھوڑا، والدین پہلے ہی جنت مکانی ہو چکے تھے۔

ڈاکٹر مشتاق احمد مشتاق بن ممتاز احمد (م ۲۰۰۴ء) بن عبد المجید بن عبد الشکور کی ولادت ۸/فروری ۱۹۶۱ء موضع بھیرو پور (بدر پور) حاجی پور ضلع ویشالی میں ان کی نانی ہال میں ہوئی، والدہ اصغری خاتون بنت عبد الحفیظ کا انتقال ابھی چند سال پہلے ہوا ہے، ان کی دادی ہال چک جادو درگا و بیلا موجودہ ضلع ویشالی تھی، لیکن ان کے والد نقل مکانی کر کے اپنی سسرال میں آبسے تھے، ابتدائی تعلیم (ناظرہ قرآن وغیرہ) انہوں نے جامع مسجد بھیرو پور کے امام اور گاؤں کے معلم حافظ عزیز الرحمان مرحوم سے پائی، حافظ عزیز الرحمان صاحب کھیری بانکا ضلع مدھوبنی کے رہنے والے تھے اور پچاس سال سے زائد یہاں امامت کے فرائض انجام دیے، گاؤں کے لوگوں نے ان کی پچاس سالہ خدمات کے اعتراف میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد غالباً گولڈن جبلی کے عنوان سے کیا تھا، مشتاق صاحب نے اس موقع سے عزیز الرحمان صاحب کی آپ بیتی اور بیاض کو کتابی شکل دی تھی، انہوں نے خود بھی ایک مضمون حافظ عزیز الرحمان صاحب پر لکھا تھا اور مجھ سے بھی کہہ سن کر لکھوایا تھا، میرا یہ مضمون یادوں کے چراغ جلد سوم میں حافظ عزیز الرحمان صاحب کی زندگی میں ہی شائع ہو گیا تھا۔

مکتب سے نکلنے کے بعد انہوں نے عصری تعلیمی اداروں کا رخ کیا، دسویں (میٹرک) کا امتحان جنتا ہائی اسکول پانا پور سے پاس کرنے کے بعد انہوں نے آر این کالج حاجی پور میں داخلہ لیا اور انٹر اور بی اے کی تعلیم اسی کالج سے مکمل کی، یہاں انہیں پروفیسر ثوبان فاروقی جیسے نامور شاعر، ادیب، نقاد اور ڈرامہ نگار سے شرف تلمذ حاصل ہوا، اقبال شناس، ادیب ونقاد، ڈاکٹر ممتاز احمد خان نے یہیں انہیں مضمون نگاری کے اصول وجزئیات کی عملی مشق کرائی، ڈاکٹر ممتاز احمد خان کے تحقیقی مقالہ کی تسوید وتبیض میں ہاتھ بٹا کر تحقیق کے فن سے آشنا ہوئے، انوار الحسن وسطوی نے انجمن ترقی اردو، کاروان ادب سے جوڑ کر اردو کی محبت ان کی گھٹی میں پلائی، اس طرح ڈاکٹر مشتاق احمد مشتاق کی علمی وادبی صلاحیتیں پروان چڑھیں، اردو کی ترویج واشاعت میں پوری زندگی مشتاق احمد مشتاق ان تینوں سے مل کر مشاش بناتے رہے، اسی درمیان ۱۹۸۸ء میں انہوں نے بہار یونیورسٹی مظفر پور سے ایم اے اردو میں کامیابی حاصل کی اور طویل وقفہ کے بعد ڈاکٹر ممتاز احمد خان کی نگرانی میں "اردو شاعری میں طنز ومزاح کی روایت اور رضا نقوی واہی کی شاعری" پر مقالہ لکھ کر ۲۰۰۳ء میں ڈاکٹریٹ کر لیا، ان کا یہ تحقیقی مقالہ اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکا ہے۔

۱۹۹۰ء میں وہ ویمنس کالج حاجی پور شعبہ اردو سے بحیثیت صدر شعبہ منسلک ہوئے اور کوئی تیس سال پورے خلوص وجمعی سے طلبہ کو اردو پڑھانے کا کام کیا وہ تا حیات اس منصب پر فائز رہے۔

ان کی سب سے پہلی تصنیف "مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی شخصیت اور خدمات" تھی، جسے انہوں نے قلمی مجلد شکل میں حاجی پور سمینار میں مجھے پیش کیا تھا، یہ سمینار انجمن ترقی اردو ضلع ویشالی نے منعقد کیا تھا اور میری ذات، اور فن کو موضوع سخن بنایا تھا، یہ سمینار ۲۰۰۳ء میں ہوا تھا، اور یہ کتاب مطبوعہ شکل میں ۲۰۰۵ء میں پہلی بار طبع ہوئی تھی، ۲۰۰ میں اس کا دوسرا ایڈیشن نظر ثانی، اضافے اور جدید ترتیب کے ساتھ شائع ہوا۔

ان کی دوسری کتاب ذکی احمد شخصیت اور شاعری ۲۰۰۹ء میں منظر عام پر آئی، ڈاکٹر ممتاز احمد خان، ایک شخص ایک کارواں کی ترتیب ۲۰۱۵ء میں مکمل ہوئی اور چھپ بھی گئی، اسی درمیان انہوں نے اپنے مضامین کا مجموعہ "ذوق ادب" مرتب کر کے شائع کر دیا، ان کا دوسرا مجموعہ بھی "برگہائے ادب" کے نام سے تیار تھا، اس کی طباعت کے لیے اردو ڈائرکٹوریٹ نے مالی تعاون منظور کر لیا ہے، وہ زندگی کے آخری ایام میں پروفیسر ثوبان فاروقی مرحوم پر بھی کتاب ترتیب دے رہے تھے اس مجموعہ کے لیے ایک مضمون انہوں نے مجھ سے بھی لکھوانے میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔ اردو کے لیے ان کی خدمات کو دیکھتے ہوئے دانش مرکز پھلواری شریف نے ۲۰۱۵ء میں انہیں پروفیسر وہاب اشرفی یادگار ایوارڈ سے بھی نوازا تھا۔

معاشی بست وکشاد اور بہنوں کی شادی وغیرہ نے ڈاکٹر مشتاق احمد مشتاق کو اپنا گھر بسانے کے خیال سے دور رکھا، ہم لوگ ولیمہ کی خواہش کا اظہار کرتے رہے، لیکن حالات اس کی اجازت نہیں دے رہے تھے، بالآخر ۲۵/جولائی ۲۰۱۱ء کو یہ روز سعید آیا کہ وہ حکیم افتخار منظر مرحوم عالم گنج پٹنہ کی دختر نیک سے رشتۂ ازدواج میں بندھ گیے، کم وبیش دس سال؛ بلکہ آخری دم تک رفاقت رہی، مگر اولاد سے محروم رہے، اللہ رب العزت کا اس سلسلے میں واضح ارشاد ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے لڑکا دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکی دیتا ہے، جسے چاہتا ہے دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے، چنانچہ ان کے حصے میں اولاد کی مسرت نہیں آئی، لیکن وہ راضی برضائے الٰہی تھے، اس لیے کبھی کسی کے سامنے معاشی تنگی اور اولاد کی محرومی کا ذکر نہیں کرتے، وہ اسے اپنی خود داری کے خلاف سمجھتے، ہم جیسے لوگ بھی ان کے سامنے ان دونوں موضوع پر گفتگو سے گریز کرتے کہ مبادا یہ گفتگو ان کے اوپر بار نہ ہو۔

اردو تدریس کے ساتھ اردو تحریک کے حوالہ سے بھی ان کا نام وکام بہار میں معتبر تھا، وہ کوئی بیس سال (۲۰۰۹-۱۹۸۹) انجمن ترقی اردو ضلع ویشالی شاخ کے جوائنٹ سکریٹری رہے، انجمن ترقی اردو بہار کے کاؤنسلر اور صوبائی مجلس عاملہ کے رکن کے طور پر کام کیا، ۲۰۱۱ء سے وہ کاروان ادب حاجی پور کے جوائنٹ سکریٹری تھے اور جناب انوار الحسن وسطوی کے معاون کے طور پر کام کر رہے تھے، واقعہ یہ ہے کہ ادبی پروگراموں میں شرکت کا ان کا جیب متحمل نہیں تھا، لیکن ضلع ویشالی اور راجدھانی پٹنہ کی ادبی تقریبات جو اردو کے حوالے سے منعقد ہوتیں اس میں وہ ضرور شرکت کرتے، یہ پروگرام ان کی روح کی غذا تھے اور وہ اپنے جسم کو توانائی پہونچانے کے لیے غذائی اجناس کی طرح اردو کے پروگراموں میں شرکت کو روحانی، علمی اور لسانی ضرورت سمجھتے تھے، اس کے لیے وقت نکالتے، سفر کی صعوبت برداشت کرتے اور آمد ورفت کے اخراجات کے لیے زیر بار بھی ہوتے، لیکن اردو کے ساتھ عاشقانہ وابستگی اور جنون انہیں یہ سب کرنے پر آمادہ کرتا اور وہ شرکت سے کبھی انکار نہیں کرتے۔ یہ تعلق اور شیفتگی ان کی مشاعروں میں بڑھ جاتی تھی وہ اچھے شعروں پر داد دیتے؛ بلکہ مقالہ سنتے وقت بھی اچھے جملوں پر، بہترین تعبیرات پر مچل جاتے اور داد دینا شروع کر دیتے۔ تواضع اور انکساری ان کی پہچان اور قناعت ان کی شان تھی، مرنجا مرنج ہونے کی وجہ سے لوگ ان سے قریب ہوتے، محبت کرتے، جان چھڑکتے اور گرویدگی کے عروج پر پہونچ جاتے۔

مجھ پر انہوں نے اچھا خاصہ کام کیا تھا، اور کہنا چاہیے کہ مجھے اس وقت پہچان لیا تھا، جب میرے روابط محدود اور میری شہرت کا سورج طلوع نہیں ہوا تھا، انہوں نے مجھ پر کتاب مرتب کر ڈالی، ایک ایسے آدمی پر جس سے ان کا کسی طرح کا مفاد وابستہ نہیں تھا، مولوی، دعاؤں کے علاوہ اور دے بھی کیا سکتا ہے، مجھے اس کا احساس بہت ہوتا ہے کہ میں ان کی محبت کا کوئی صلہ انہیں نہیں دے سکا، قلم ہاتھ میں تھا، لیکن ان کے لیے بہت کچھ لکھ بھی نہیں سکا، ذکی احمد پر جو کتاب انہوں نے مرتب کی تھی، اس پر ایک مضمون لکھ دیا تھا، جو اس کتاب کے اجراء کے موقع سے ڈاکٹر ممتاز احمد خان صاحب کے دولت کدہ ساجدہ منزل میں منعقد تقریب کے موقع سے خود ہی پڑھ دیا تھا اور بس اللہ اللہ خیر صلی

پھر جب میرا امارت شرعیہ آنا ہوا، تو فطری طور پر ان کی دلچسپی امارت شرعیہ سے بڑھی، گاؤں کی تنظیم کے وہ پہلے سے ممبر تھے اور قومی محصول بڑی پابندی سے ادا کرتے تھے، ویشالی میں وفد کے دوروں کی ترتیب بنتی اور ان کا گاؤں بھی اس میں شامل ہوتا تو خصوصی دلچسپی لیتے اور وفد کی آمد کو ہر اعتبار سے کامیاب کرنے کی کوشش کرتے، یہی حال ان کا گاؤں میں منعقد سیرت کے جلسے اور کسی بھی پروگرام کے موقع سے ہوا کرتا، ایک زمانہ میں ان کے گاؤں کے ہر چھوٹے بڑے پروگرام میں مجھے شرکت کی دعوت ملتی اور میں شریک بھی ہوتا، جب تک میرا قیام وہاں ہوتا مسلسل ساتھ لگے رہتے۔

ان کی جدائی پر دل خون کے آنسو روتا ہے، مگر زبان پر وہی کلمہ ہے جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئی عندہ لاجل مسمی۔ اللہ ہی کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے لیا دیا اور ہر چیز کا اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہم ان کی موت کو بے وقت کی موت بھی نہیں کہہ سکتے، اور ان کے انتقال پر رنج بھی نہیں کر سکتے؛ کیوں کہ موت تو اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کے کسی کام پر بندوں کو رنج کا حق نہیں ہے، ہاں غم سبھی کو ہے اور یہ غم تو اب حرز جاں سا ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

(بقیہ صفحہ اول) ایسے لوگوں کو افطار کرانے میں زیادہ ثواب ہے، ایسی دعوتوں پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے، جس میں امیروں کا استقبال کیا جائے اور غریبوں کے لیے دروازے بند کر دیے جائیں۔ روزہ داروں کو افطار کرانے کے علاوہ دیگر خیر کے راستوں میں بھی خرچ کرنا چاہئے، اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا بھی بڑا ثواب ہے، جن لوگوں پر زکوۃ فرض ہے، وہ اپنے مال کا حساب کر کے زکوۃ نکالیں اور ضرورت مندوں تک پہونچائیں، عام سائلین کو بھی محروم نہ کریں، مدارس اسلامیہ، یتیم خانوں اور دینی اداروں کی مدد بھی کریں، اپنے غریب رشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کا خاص خیال رکھیں، ایسے لوگوں کو ڈھونڈھ کر مدد کریں؛ جو واقعتاً ضرورت مند ہیں، مگر شرم کی وجہ سے کسی کے سامنے زبان نہیں کھولتے اور نہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے اور ان کی مدد کرنے کی بڑی فضیلت قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہے۔ اگر رشتہ داروں میں کوئی غریب ہو اور زکوۃ وصدقہ کے نام پر اس کو لینے میں شرم اور جھجھک محسوس ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے لوگوں کو زکوۃ کہہ کر نہ دے اور دل میں زکوۃ کی نیت کر لے تو بھی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ یوں تو نصاب کے بقدر مال پر جس دن سال پورا ہو جائے زکوۃ تبھی فرض ہے؛ لیکن رمضان کے مہینے میں زکوۃ ادا کرنے کا معمول بہت سے لوگوں کا رہتا ہے اور بہتر بھی ہے، اس لیے کہ جس طرح دیگر عبادتوں کا ثواب رمضان میں بڑھتا ہے، اسی طرح زکوۃ کے ثواب میں بھی عام دنوں میں ادا کرنے کے مقابلہ میں اضافہ ہوگا۔

جن لوگوں پر زکوۃ فرض نہیں ہے، ان کو بھی چاہئے کہ اپنے مال کا کچھ حصہ ضرورت مندوں کی مدد میں خرچ کریں اور آخرت کے خزانے میں جمع کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول رمضان کے مہینے میں بہت زیادہ صدقہ کرنے کا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رمضان کے مہینہ میں مال ٹھہرتا ہی نہیں تھا، ادھر آتا اور ادھر آپ اسے صدقہ کر دیتے تھے۔ یوں تو رمضان کا پورا مہینہ ہی خصوصی خیر وبرکت کا حامل ہے؛ لیکن اس کے آخری عشرے کی فضیلت بہت ہی زیادہ ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرے کو جہنم سے نجات کا عشرہ قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے، اعتکاف بھی بہت ہی اہم عبادت ہے، اعتکاف کا مطلب ہے اعتکاف کی نیت کے ساتھ مسجد میں قیام کرنا، ہر محلہ کی مسجد میں کچھ لوگوں کو اعتکاف ضرور کرنا چاہئے، اگر پورے محلہ میں کوئی شخص بھی اعتکاف نہیں کرے گا تو بستی کے سب لوگ اعتکاف کو ترک کرنے کے مرتکب ہوں گے۔ اسی عشرہ میں ایک عظیم الشان رات ہے، اس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ قرآن میں ہے: "بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور روح القدس (جبرئیل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر اترتے ہیں، سراپا سلام وامان ہے، وہ رات طلوع فجر (یعنی صبح صادق) تک رہتی ہے"۔ حدیث میں آیا ہے کہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی رات شب قدر ہے، اس رات میں عبادت کی بڑی فضیلت ہے، اس لیے اس کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے، اگر آخری عشرے میں اعتکاف کرے گا تو شب قدر کی عبادت کے اہتمام کا موقع زیادہ میسر آئے گا۔ اس رات میں کثرت سے نماز وتلاوت اور ذکر واذکار کے علاوہ توبہ واستغفار کا اہتمام کرے، گناہوں پر ندامت کے ساتھ اللہ سے معافی اور مغفرت کا طلب گار ہو اور خوب دعائیں کرے؛ کیوں کہ وہ رات دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ رمضان المبارک کی مناسبت سے علماء کرام اور ائمہ مساجد سے یہ بات بھی کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے علاقہ اور اپنے حلقہ میں جمعہ وعیدین کے خطبہ میں شریعت اسلامی کی اہمیت اور مسلم پرسنل لا سے متعلق مسائل وضروریات عوام کے سامنے بیان کریں، اصلاح معاشرہ پر خصوصی توجہ دلائیں، معاشرہ میں پھیل رہی برائیوں سے خبردار کریں، تاکہ ہمارا معاشرہ صالح اسلامی معاشرہ بن سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کلمہ واحدہ کی بنیاد پر امت کو متحد ومنظم رہنے کی مسلسل جد وجہد کرتے رہیں؛ کیونکہ اسلام کے نظام عبادت کی روح وحدت واجتماعیت ہے۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت، جمعہ وعیدین، میدان عرفات میں سارے عالم کے مسلمانوں کا اجتماع اور پوری دنیا میں ایک ہی ماہ رمضان میں روزوں کا حکم یہ اتحاد امت کا عظیم پیغام ہے تاکہ مسلمان مختلف حصوں میں تقسیم ہونے کے بجائے ایک امت اور ایک جماعت بن کر "کونوا عباد اللہ إخوانا" کے مصداق بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مبارک کی رحمتوں اور برکتوں سے فیضیاب فرمائے، ہماری لغزشوں اور کوتاہیوں کو معاف کرے اور اپنی مرضیات سے نوازے۔ (آمین)

Scanned with CamScanner

حکایات اہل دل

رضوان احمد ندوی

بزرگان دین کے کشف وکرامات اوران کے واقعات پڑھنے سے ایمان ویقین میں پختگی اور عملی زندگی میں نکھار پیدا ہوتی ہے، میں نے بزرگوں کے ان عرفانی حکایات کو اپنے ذوق کے مطابق منتخب کیا ہے امید ہے کہ ارباب ذوق بھی اس کو پسند فرمائیں گے اوراس کو مشعل راہ بنائیں گے۔

آتش پرست مسلمان ہوگیا

ایک دفعہ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے ایک بہت بڑے آتشکدہ کے قریب قیام فرمایا، جو بہت پرفضا مقام پر تھا، حضرت شیخ روزہ سے تھے، غروب آفتاب کے بعد خدام نے افطار کیا اور کھانا پکانے کی تیاری میں مصروف ہو گئے، ایک خادم آگ لینے کیلئے آتشکدہ کی طرف بڑھا تو آتشکدہ کے نگراں نے اس کو ڈانٹ کر آگے بڑھنے سے روک دیا، خادم نے واپس آکر حضرت شیخ سے واقعہ عرض کیا، آپ نے یہ واقعہ سن کر وضو کیا اورآتشکدہ کے قریب پہونچ کر نگراں سے جو ایک بچے کو گود میں لئے بیٹھا تھا خطاب کر کے فرمایا کہ تم لوگ اس آگ کی پوجا کیوں کرتے ہو؟ نگراں نے جواب دیا کہ آتش پرستی ہی ہماری نجات کا باعث ہے، حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ہم تمہارے عقیدہ کا اس وقت اعتراف کریں گے جب تم اپنا ہاتھ آگ میں ڈالو اور نہ جلے، آتشکدہ کا نگراں اس حیرت انگیز سوال کا جواب دینے سے قاصر رہا اور خاموش ہوگیا، حضرت خواجہ نے اس کو خاموش پاکر بچہ اس کی گود سے لے لیا اور ''قلنا یا نارکونی بردا وسلاما علی ابراھیم'' پڑھتے ہوئے آگ میں گھس کر نظروں سے غائب ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد صحیح وسالم مع بچہ کے آگ سے نکل آئے اور دونوں میں سے کسی ایک کا بال تک بیکا نہ ہوا، حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی اس حیرت انگیز کرامت کو دیکھ کر تمام آتش پرست کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

آگ بجھ گئی

یوپی کے موضع جھنجھانہ میں ۱۰۲۱ھ میں ایک بڑے ولی کامل گذرے ہیں حضرت میاں جیونور محمد علویؒ ان کی بعض کرامتیں بھی عجیب وغریب ہیں، ایک مرتبہ کسی کے کھیت میں آگ لگ گئی، کھیت والے نے حضرت سے شکایت کی تو آپ نے اپنی ٹوپی اتار کر دے دی کہ جلدی سے جاکر آگ میں ڈال دو، وہ لے جاکر آگ میں ڈال دی، آگ فوراً بجھ گئی، ان کی بزرگی کی شہرت اس درجہ تھی کہ جب کبھی وہ بازار کی طرف نکلتے، سب دوکاندار تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور سلام کرتے، ایک مرتبہ باہر کے ایک غیر مسلم نے اس پر اعتراض کیا کہ تم لوگ کیوں کھڑے ہوتے ہو، دوکانداروں نے کہا کہ اچھا آئندہ سے ہم کھڑے نہ ہوں گے، ایک مرتبہ اتفاقاً حضرت بازار کی طرف تشریف لے گئے، وہ شخص بھی آیا ہوا تھا، تو سب سے پہلے وہ معترض شخص ہی حضرت کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوگیا، اس کی تعظیم میں سب دکاندار کھڑے ہو گئے، حضرت کے گذر جانے کے بعد دوکانداروں نے پوچھا کہ تم تو اعتراض کیا کرتے تھے اور حضرت کی آمد پر پہلے تم ہی کھڑے ہو گئے، وہ شخص کہنے لگا میں مجبور ہوں کیونکہ جس وقت حضرت تشریف لائے تو مجھے محسوس ہوا کہ جیسے کوئی شخص میرا کان پکڑ کر مجھ سے کہہ رہا ہے کھڑا ہو جاؤ، میں کھڑا ہوگیا، یہ تھا حضرت کا رعب ودبدبہ۔

اڑگیا بلبل، رہ گیا دھاگا

حضرت مولانا شہباز محمد قدس عہد اورنگزیب کے ایک عظیم المرتبت بزرگ گذرے ہیں، انہیں بادشاہ اپنے دور کا ابوحنیفہ ثانی فرمایا کرتے تھے، عبادت وریاضت سے اس درجہ تقرب الی اللہ حاصل کرلیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو فوراً قبول فرماتے تھے، سیرت نگاروں نے ان کا ایک واقعہ لکھا کہ ان کے زمانہ میں ایک درویش صفت مرتضی شاہ تھے جو صاحب کشف بزرگ تھے، انہوں نے بہت سے بزرگوں کے اعمال کو سلب کرلیا تھا، ایک دن نعرہ لگایا کہ شہباز کی شہبازی چھین لوں گا، اس عالم جلال میں حاضر بادشاہ ہوئے، مگر مصافحہ کرتے ہی ان کے سارے اعمال سلب ہو گئے، چیخنے لگے، ''اڑ گیا بلبل رہ گیا دھاگا'' یعنی میرے اندر کا سارا کمال سلب ہو گیا، حضرت شہباز نے فرمایا کہ دھاگے کو پکڑے رہ ''بلبل خود دام میں آجائے گا، فوراً آکر قدموں میں گر پڑے اور معافی مانگی، آپ نے ان سے وعدہ کرلیا کہ سبھی لوگوں سے سلب کئے ہوئے اعمال ان لوگوں کو واپس کرنے ہوں گے، تب آپ نے مصافحہ کر کے ان کو دولت روحانی سے مالا مال کردیا۔

سر پر ہاتھ پھیرا- دل بدل گیا

حضرت عبدالعزیز بن ابراہیمؒ ''اسرار السالکین'' میں لکھتے ہیں کہ:

حضرت خواجہ معین الملۃ والدین قدس جب شیخ المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے رخصت ہوکر حصار ارشادان میں پہونچے تو وہاں ایک عالم سے ملاقات ہوئی، جن کا نام مولانا ضیاء الدین حامد تھا، وہ علم تصوف اور علم معرفت کے سخت مخالف تھے، حضرت غریب نوازؒ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت کی، اسی دن سے مولانا ضیاء الدین حامد کے دل میں نور معرفت چمکنے لگا، سینہ کے اندر جس ظلمت کے بادل چھائے ہوئے تھے، وہ دور ہو گئے، حضرت عبدالعزیزؒ بیان کرتے ہیں کہ جب مولانا ضیاء الدین حامد کو اسرار وحدت کی معرفت حاصل ہوئی تو اپنے تمام کتب خانوں کو نذر آتش کردیا اور حضرت غریب نوازؒ سے درخواست کی کہ مجھے مرید کر لیجئے، یہ درخواست قبول ہوئی اور مولانا ضیاء الدین حامد کے تمام شاگرد بھی بیعت سے مشرف ہو گئے اور جو عالم کہ صف اوّل کا دہریہ تھا وہ عارف باکمال بن گیا، ان کی عبادت میں خشوع وخضوع کی جھلک نظر آتی تھی، تسبیح وتہلیل ذکر الٰہی، گریہ وبکا، محبت رسولؐ، استعفاف اور خاکساری، یہ ان کے اوصافِ حسنہ بن گئے تھے۔

تیر پھینکا، فتح حاصل ہوگئی

حضرت شیخ فخر الدین ابوالخیرؒ بیان فرماتے ہیں کہ شہنشاہ شمش الدین التمس کو قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت تھی، اس عقیدت کا اجر اللہ تعالیٰ نے یہ مرحمت فرمایا کہ شہنشاہ قطب الدین ایبک کے انتقال کے بعد امراءِ دربار اور بااثر آدمیوں نے شمس الدین التمس کو اپنا سردار تسلیم کیا اور ۱۲۱۰ء میں وہ ہند کے تاج وتخت کا مالک ہوگیا، ۱۲۲۵ء میں بڑی بڑی طاقتوں نے اس کے خلاف سازشیں کیں اور اسے مغلوب کرنا چاہا لیکن قطبؒ الاقطاب کی دعاؤں سے اس کے دشمن مغلوب اور اسیر ہوئے اور سازش کرنے والوں نے شکست کھائی، ایک مرتبہ چند طاقتور دشمنوں نے ملتان کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا، حضرت قطب الاقطابؒ اور حضرت بہاء الدین زکریاؒ سے دعا کے لئے التجاء کی، حضرتؒ نے ایک تیر مانگا اور التمس سے کہا کہ اس تیر کو دشمن کی طرف پھینک دو، وہ تیر پھینکا گیا اور اسی دن فتح حاصل ہوگئی۔

کسی کو ٹھیس نہ پہنچاؤ

حضرت شیخ کلیم اللہ دلی رحمۃ اللہ علیہ بیحد متواضع اور منکسر المزاج تھے، ہر آدمی سے نرمی واخلاق سے بات کرتے، کبھی کسی آدمی سے ناراض نہ ہوتے، لیکن اگر کسی آدمی کو یہ شبہ ہوجاتا کہ آپ ناراض ہیں اور وہ اس کی بنا پر آپ سے معذرت چاہتا تو آپ اس انداز میں جواب دیتے کہ گویا اس کو غلط فہمی ہے، اپنے خلفاء اور مریدین کو بھی یہی ہدایت تھی کہ وہ کسی کے ساتھ سختی سے پیش نہ آئیں کسی کے دل کو ٹھیس نہ پہونچائیں بلکہ اگر کوئی شخص تکلیف دہ اور دل آزار رویہ اختیار بھی کرے تو اسے برداشت کیا جائے، حضرت شیخ فرماتے تھے کہ ہم سب کو نرمی سے کام لینا چاہئے، فقیروں کا کام دلوں کو یکجا کرنا ہے، زیادہ سے زیادہ دلوں کو ملانا ہے اور اس میں جتنی بھی مشکلات پیش آئیں وہ خندہ پیشانی سے برداشت کرنی چاہئیں۔

درہم نہیں چاہئے

حضرت خواجہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک دوست سے ملنے گیا، کثرتِ عبادت وریاضت سے ان کا جسم صرف ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ گیا تھا، میں نے دو درہم ان کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ ان کا کھانا منگا کر کھا لیجئے۔

انہوں نے انکار کیا اور کہنے لگے ''اللہ بڑی قدرت والا ہے، بغیر کچھ کھائے پئے بھی مجھے رات کی عبادت کے لئے طاقت عطا فرما سکتا ہے، بھائی! مجھے یہ دو درہم درکار نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ میں آپ سے تو لے کر رکھ لوں اور کوئی چیز خریدنے سے پہلے ہی مرجاؤں کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمائی تو آپؐ کے گھر میں ایک پیسہ بھی موجود نہ تھا۔

ہمارے مخدوم، مشفق ومربی اور عالم اسلام کے نامور شیخ طریقت، امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی نور اللہ مرقدہ بافیض مرشد اور صاحب نسبت تھے، میں نے ان کے کشف وکرامات کے متعدد واقعات کتابوں میں پڑھے ہیں اور چند نظروں سے بھی گذرے ہیں آپ کی کراماتوں پر مشتمل ایک رسالہ، کرامات ولی کے نام سے حضرت کے مرید حافظ محمد سلیم رحمانی کھنڈوہ (M.P) نے مرتب کیا، اس کتابچہ سے چند واقعات یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔

برسوں کی آسیبی حرکت حضرتؒ کی آمد کی وجہ سے ختم ہوگئی

تاریخی شہر برہانپور کے ایک امیر کبیر شخص کی دھاگے کی فیکٹری میں کچھ آسیبی اثرات ہو گئے، فیکٹری میں کام کرنے والوں کو طمانچے لگتے تھے اور مارنے والا نظر نہیں آتا تھا، رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ کام کرنے والوں نے فیکٹری میں کام کرنے سے انکار کردیا، فیکٹری بند ہوگئی، فیکٹری کے مالک سیٹھ صاحب نے ہندوستان کے بڑے بڑے عاملوں سے ترکیب کروائی، مگر کچھ بھی فائدہ نہ ہوا، برہانپور کے جناب مولانا محمد خلیل صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے سیٹھ صاحب کی ملاقات ہوئی، مولانا موصوف نے پیر ومرشد امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانیؒ سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا، سیٹھ صاحب کے صاحبزادے مونگیر حاضر ہوئے، تمام حالات بتلائے، حضرتؒ نے فرمایا مجھے اس کے لئے آپ کے یہاں آنا پڑے گا، لیکن صرف اتنے چھوٹے کام کے لئے میں اتنا لمبا سفر نہیں کرسکتا، البتہ اگر اس طرف کا سفر ہوا تو برہانپور تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاؤں گا، سیٹھ صاحب موقع کے منتظر رہے، چند سال بعد حضرت برہانپور پہنچ گئے، وہاں پہونچ کر آپ نے بزرگان دین کے مزارات پر حاضری دی، پھر سیٹھ صاحب کے یہاں تشریف لے گئے اور آسیب زدہ فیکٹری کا ایک چکر لگایا، اللہ کا فضل ہے کہ وہ دن ہے اور وہ آج کا دن، اب تک اس قسم کی کوئی بھی پریشانی وہاں نہیں ہوئی۔

کھانے میں عجیب وغریب برکت

۱۹۹۷ء کی بات ہے مفکر اسلام حضرت امیر شریعت مولانا محمد ولی رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کا مدھیہ پردیش کے علاقہ کا دورہ ہوا، سب سے پہلے آپ شہر کھنڈوہ (مدھیہ پردیش) تشریف لائے، اس وقت ایم پی (مدھیہ پردیش) میں آپ کی شخصیت سے بہت زیادہ لوگ واقف نہیں تھے، ایک مرید کے گھر پر آپ کی مجلس منعقد ہوئی، اندازہ تھا کہ مجلس میں چالیس پچاس لوگ آجائیں گے، چنانچہ اتنے ہی افراد کا کھنا تیار کیا گیا تھا، لیکن توقع کے برخلاف مجلس میں زیادہ لوگ آگئے اور تقریباً ڈیڑھ سو افراد کا مجمع ہوگیا، حضرتؒ کرسی پر تشریف فرما حاضرین کو اپنی علمی اور روحانی باتوں سے مستفید فرما رہے تھے، لیکن میزبان اندر ہی اندر پریشان ہورہا تھا، باربار یہ خیال آتا کہ اب کیا ہوگا، مہمان اندازے سے زیادہ آچکے ہیں، کھانا تھوڑا بنا ہوا ہے وقت بھی کم ہے، ارادہ کیا کہ گھر کے اندر جاکر اس کی اطلاع کردوں اور کہوں کہ جیسے بھی بن پڑے مجلس کے اختتام تک سو لوگوں کا کھانا مزید بنالیا جائے، اندر جانے کے لئے اٹھ ہی رہے تھے کہ حضرتؒ نے میزبان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا میاں سلیم! بیٹھ جائیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں! اللہ انتظام کرنے والا ہے، وہ انتظام کردے گا، میں بیٹھ گیا، مجلس ختم ہوگئی، تمام مہمانوں نے شکم سیر ہوکر کھایا، مزید حیرت کی بات یہ ہوئی کہ جب وہ اندرون خانہ گئے تو والدہ کہنے لگی بیٹا! اتنے تھوڑے لوگ کیوں آئے؟ میں نے عرض کیا امی جان! ڈیڑھ سو افراد نے کھایا ہے یہ تو حضرت کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تھوڑے کھانے کو زیادہ افراد کے لئے کافی کردیا۔

Scanned with CamScanner

قربانی دینے کا مزاج بنانا ہوگا

ڈاکٹر منظور عالم

پانچ ریاستوں میں اسمبلی انتخابات ہورہے ہیں۔ 27 مارچ سے آغاز ہو چکا ہے اور 28 اپریل تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ 2 مئی کو سبھی ریاستوں کے نتائج آئیں گے۔ان ریاستوں میں آسام سب سے اہم اور سرفہرست ہے۔ اسے 2024 کے عام انتخابات کے ٹریلر کے طور پر بھی دیکھا جارہا ہے۔ملک جس ماحول سے دوچار ہے۔جس طرح پورے دیش میں افراتفری اور بے چینی ہے۔سبھی سماج اور شعبہ سے تعلق رکھنے والے پریشان اور مشکلات کے شکار ہیں اس کی بنیاد پر یہ کہنا بجا ہوگا کہ بنگال اور دیگر ریاستوں کا نتیجہ اگلے انتخابات کا اشارہ دے گا۔وہ ملک کے مستقبل کیلئے راہ عمل ثابت ہوگا اور یقینی طور پر 2024 کے عام انتخابات کی سمت طے کرے گا کہ اس وقت کیا ہوگا۔کس کی سرکار بنے گی اور ملک کس نہج پر جائے گا۔

انتخابات کا انعقاد جمہوریت کی مضبوطی کی دلیل ہے۔جمہوریت کی مضبوطی عوام کی مضبوط اور ان کے حقوق کے محفوظ ہونے کی شناخت اور پہچان ہے۔جب جمہوریت کمزور ہوگی۔عوام کی طاقت کمزور ہوجائے گی۔آمریت کا غلبہ ہوجائے گا۔ملک میں انارکی پھیل جائے گی اور آزادی کے حصول کیلئے دی گئی سبھی قربانیاں رائیگاں ہوجائیں گی اس لئے انتخابات کے ساتھ یہ سوچنا ضروری ہے کہ آزادی کیسے برقرار رہے گی۔ملک کی جمہوریت کیسے مضبوط ہوگی۔انصاف کیسے سبھی کو ملے گا۔ بھائی چارہ کیسے قائم رہے گا۔ کیوں کہ ایک طاقت مسلسل ملک کو دوبارہ غلام بنانے کیلئے کوشاں ہے۔انہیں آئین پر بھروسہ نہیں ہے۔وہ چند مخصوص لوگوں کے ہاتھوں میں ملک کی دولت، طاقت اور ساری خوبیوں کو محدود کرکے عوام سے ان کی آزادی سلب کرنا چاہتے ہیں جس سے ہوشیار اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔کیوں کہ ملک کی آزادی کیلئے طویل جدوجہد کرنی پڑی تھی۔ ہمارے اسلاف نے عظیم قربانیاں دی تھی۔وہ شب و روز ایک کرکے انگریزوں کے خلاف برسرپیکار ہوئے تھے۔دوسرے لفظوں میں یہ کہ بھارت کی آزادی طویل قربانی کے بعد ملی تھی۔مجاہدین آزادی نے طویل منصوبہ بندی کی تھی۔اپنی دولت، اپنی زندگی، اپنی فیملی سب کچھ کی قربانی انہیں دینی پڑی تھی۔ ہزاروں لوگوں کو تختہ دار پر لٹکنا پڑا تھا۔جیلوں میں قید و بند کی زندگی گزارنی پڑی تھی۔گھروں میں رہنا محال ہوگیا تھا۔شب و روز بندوق کے دہانے پر ان کی زندگی گزرتی تھی۔لیکن ان کا ایک ہی جذبہ، خواب اور مشن تھا کہ ملک آزاد ہوجائے۔سبھی کو آزادی، انصاف اور برابری نصیب ہوجائے۔سبھی کو یکساں حقوق ملے۔کسی پر کوئی ظلم اور زیادتی نہ ہو۔آئین کی حکمرانی رہے۔انسانیت کی بالادستی قائم رہے۔امن وسلامتی کا غلبہ رہے۔مجاہدین اور اسلاف کا یہ خواب طویل جدوجہد کے بعد شرمندہ تعبیر ہوا۔ بھارت کو دشمنوں سے آزادی ملی۔ایک جامع آئین کا نفاذ ہوا۔ملک کے سبھی شہریوں کو یکساں حقوق ملے اور آج ہم سب اسی بنیاد پر ایک آزاد ملک کی آزاد فضا میں آزادانہ سانس لے رہے ہیں۔ جمہوری حقوق سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے ہم کتنے فکرمند ہیں۔ان قربانیوں کے تئیں ہم کتنے سنجیدہ ہیں۔آئندہ ایسی قربانیاں دینے کا جذبہ ہمارے اندر موجود ہے یا نہیں۔اسلاف کی قربانیاں ہمیں کس حد تک یاد ہے۔ہم ایسی قربانیوں کا تحفظ چاہتے ہیں یا نہیں۔ہم ان قربانیوں کے ثمرات برقرار رکھنے کیلئے مزید قربانی دینے کا جذبہ رکھتے یا ہیں پھر بے فکر ہیں۔یہ سوالات ہیں جن کے جواب تلاشنا ضروری ہے۔فکری مندی پیدا ہونا لازمی ہے۔قربانی دینے کا جذبہ رکھنا وقت کا تقاضا ہے۔

ہمارے اسلاف نے طویل مقصد کیلئے جہد وجہد کی اور جان ومال کی قربانیاں دیں۔وہ ملک میں آزادی چاہتے تھے۔آمریت کا خاتمہ چاہتے تھے۔ظلم کو روکنے کیلئے فکرمند تھے۔غربت کا خاتمہ کرنا ان کا مشن تھا۔عوام کو خوشحال بنانے کیلئے انہوں نے مسلسل قربانیاں دی تھی۔وہ بچوں کو تعلیم یافتہ بنانا چاہتے تھے۔ملک میں تعلیم کا فروغ اور جہالت کا خاتمہ چاہتے تھے۔محبت کو فروغ دینا اور نفرت کو مٹانا چاہتے تھے۔وہ سماجی ہم آہنگی اور گنگا جمنی تہذیب کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا چاہتے تھے اور آج بھی یہ چیزیں اسی وقت سماج میں قائم ہوسکتی ہیں جب ہمارے اندر قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ہم تعلقات اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہوکر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔کسی تعلق اور مفاد کی بنیاد پر کسی کی حمایت کرنے کے بجائے ملک اور صوبہ کے مفاد کو مقدم رکھیں گے۔

بنگال۔آسام اور دیگر اسمبلی انتخابات میں بھی یہی بات ہمارے پیش نظر رہنی چاہیئے کہ ہمیں ملک میں آزادی کو قائم رکھنا ہے۔گنگا جمنی تہذیب کو فروغ دینا ہے۔آئین کو تبدیل ہونے سے بچانا ہے۔غربت کا خاتمہ کرنا ہے۔ تجارت اور تعلیم کو فروغ دینا ہے۔بہترین تہذیب کی نمائندگی کرنی ہے اور یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کریں گے۔جمہوری اقدار کی حامل پارٹیوں کے حق میں مہم چلائیں گے۔ان کیلئے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔جمہوریت پسند پارٹیوں سے گریز کریں گے۔ان کی غلط پالیسیوں کو سمجھنے اور عوام کو سمجھانے کی کوشش کریں گے۔وقتی مفاد اور معمولی فائدہ کے بجائے ملک کے مستقبل کو ترجیح دیں گے۔کسی کے بہکاوے اور لالچ میں آنے کے بجائے مستقبل کے مسائل اور حالات کو سامنے رکھیں گے۔وقت پر ملنے والے معمولی فائدہ کو حاصل کرنے کے بجائے مستقبل میں پیش آنے والے مسائل ومشکلات کو سامنے رکھ کر ووٹ کریں گے۔دیش اور ملک کے حق میں یہ ضروری ہے۔جمہوریت کی مضبوطی اور آزادی کی بقا کیلئے یہ فکرمندی اور سوچ لازمی ہے اور قربانی دینا کا جذبہ رکھنا ضروری ہوگیا ہے۔

عوام کے ساتھ سیاسی، ملی، سماجی قائدین کی بھی ذمہ داری ہے کہ سیاسی اختلافات کو فراموش کردیں اور ان لوگوں کیلئے راہ ہموار کریں جن کی کامیابی آئین کے تحفظ اور ملک کے جمہوری اقدار میں اہم کردار ادا کرے گا دوسری طرف ان طاقتوں کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہوجائیں جو دیش کے دشمن ہیں۔آئین کو بدلنا چاہتے ہیں اور ملک کی گنگا جمنی تہذیب کیلئے سنگین خطرہ بنے ہوئے ہیں اور اپنے حق میں رائے ہموار کرنے کے بجائے ان کی ماحول سازگار کریں جو ملک دشمن طاقتوں کا مقابلہ کررہے ہیں تاکہ ووٹ تقسیم نہ ہو۔عوام کی قربانی رائیگاں نہ جائے اور ایک ایسی سرکار منتخب ہوجائے جس کے انتخابی منشور میں بھائی چارہ، گنگا جمنی تہذیب، ہندو مسلم اتحاد، ترقی اور فلاح و بہبود، غربت کا خاتمہ، تعلیم کا فروغ، غریبوں کی مدد سر فہرست ہوں

لاک ڈاؤن کسی مسئلے کا حل نہیں، احتیاطی تدابیر ضروری

2020 سے کورونا کی وبا جاری ہے، جوان دنوں اپنے شباب پر ہے۔ اب تک کروڑوں افراد اس کی زد میں آچکے ہیں۔امریکہ اور برازیل جیسے ملکوں کے بعد ہندوستان سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ہندوستان کی دس ریاستیں مہاراشٹر، چھتیس گڑھ، گجرات، مدھیہ پردیش، تمل ناڈو، کرناٹک، اتر پردیش، دہلی، کیرل اور پنجاب خاص طور سے کورونا کی چپیٹ میں ہیں۔

کورونا کی شدت کے پیش نظر کئی ریاستوں میں رات 10 بجے سے 5 بجے تک کرفیو لگا دیا گیا ہے، بہار میں شام ۷/بجے سے صبح ۵/بجے تک دکانیں بند رہیں گی، یہ پابندی غالبًا 30 اپریل تک جاری رہے گی، مدھیہ پردیش حکومت نے ریاست کے تمام شہری علاقوں میں صبح سے شام تک لاک ڈاؤن لگا دیا ہے۔اس وقت جبکہ کورونا کی وبا پورے شباب پر ہے تو بی جے پی کے زیر اقتدار بعض ریاستوں سمیت کئی ریاستی حکومتوں نے ویکسین کی قلت کی شکایت کی ہے۔لہذا اس ضمن میں حکومت کو فوری توجہ دینی چاہئے۔مہاراشٹر سب سے زیادہ متاثر ہے اور وہاں ویکسین کی ضرورت ہے۔اس سلسلہ میں مہاراشٹر کے وزیر صحت نے زیادہ تعداد میں ویکسین مہیا کرنے کا مطالبہ کیا ہے، مگر مرکزی وزیر صحت کا قطع نظر ہونا سمجھ سے بالاتر ہے، جن ریاستوں میں کورونا کی شدت ہے وہاں ہنگامی بنیاد پر ویکسین کی ضرورت ہے، اس سلسلہ میں مرکزی حکومت کی یہ منطقانہ باتیں کہ ویکسین ان ہی ریاستوں کو مہیا کئے جانے چاہئے جنہیں اس کی ضرورت ہے۔سرکار کا یہ فیصلہ کہ ریاست کو کتنی ویکسین فراہم کی جائے مسائل پیدا کررہی ہے۔

سہیل عابدین

سرکار کو چاہئے کہ کھلے بازاروں میں ویکسین کی فروخت کی اجازت دیدے تاکہ زیادہ سے زیادہ کمپنیاں اس میں سرمایہ کاری کرسکیں، کورونا وبا سے نبرد آزما ہونے میں ریاستیں جو اقدامات کررہی ہیں وہ محدود لاک ڈاؤن کے ہی مترادف ہے، اس سے صنعت اور روزگار کا پہیہ ایک بار پھر جام ہوجائے گا۔اس مرحلہ پر لاک ڈاؤن لگانا مہلک ثابت ہوگا۔

اس لئے زیادہ ضروری ہے کہ لاک ڈاؤن کے بجائے ضروری احتیاتی تدابیر جیسے ماسک لگانا، ہاتھ دھونا، دوری بنائے رکھنا یہ تدابیر زیادہ ضروری ہیں۔لاک ڈاؤن کسی مسئلے کا حل نہیں ہوسکتا، اگر دوبارہ لاک ڈاؤن کرنے کا سرکار ارادہ کرتی ہے تو یہ بڑی بھول ہوگی، 2020 کے لاک ڈاؤن سے جو تباہی ہوئی ہے لوگ اس سے اب تک ابھر نہیں پائے ہیں، آج بھی انہیں لاک ڈاؤن کی وجہ سے بہت سے لوگ بے روزگار بیٹھے ہیں، جن کے پاس ایک وقت کھانے کے وسائل موجود نہیں ہیں۔

پچھلے سال اچانک لاک ڈاؤن سے ہزاروں لاکھوں لوگوں نے اپنے اپنے گھروں تک پہنچنے کے لئے بے حد پریشانیاں اٹھائیں، نہ جانے کتنے مزدوروں کی چلتے چلتے راستے ہی میں جانیں چلی گئیں اور جو اپنے گھروں پہنچ بھی گئے انہوں نے کتنی مصیبتیں اٹھائیں جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، ایک سال بعد پھر کئی شہروں سمیت دہلی میں بھی نائٹ کرفیو کے اعلان کے ساتھ ہی مزدور طبقے کے لوگوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے، ایسا لگ رہا ہے پرانی یادیں تازہ ہوگئی ہیں، لہٰذا پرانی پریشانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کافی مزدوروں نے اپنے وطن لوٹنا شروع کردیا ہے؛ حالانکہ یہ بھی قابل غور بات ہے کہ کمائیں گے نہیں تو کھائیں گے کیا؟

حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ کورونا وبا کی دوسری لہر میں جس تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔اس سے اقتصادیات کے لئے بھی نئے خطرات پیدا ہوسکتے ہیں۔اس کا اثر صنعتی سیکٹروں اور بازاروں میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ظاہری بات ہے اس کا سیدھا اثر پڑے گا اور روزگار متاثر ہوگا۔

ایسے میں اقتصادیات میں ترقی کے جو اندازے لگائے جارہے ہیں، وہ مایوس کن ہوسکتے ہیں، جب کہ بڑے سیکٹر جیسے آٹو موبائل، بجلی، کوئلہ وغیرہ میں مانگ بڑھی ہے اور تعمیراتی سیکٹر میں ہلچل آنے لگی ہے۔لیکن وبا کی دوسری لہر نے پھر سے خوف کی ہیجانی کیفیت میں ڈال دیا ہے۔

وہیں تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ بیماری کی حالت میں پیسہ کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ جس طرح سے مزدور ٹرالی اور ٹرینوں میں سفر کرنے کو مجبور ہیں ان حالات میں وہ انفکیشن کے خطرے سے زیادہ دوچار ہورہے ہیں کیونکہ ایک تو رش دوسرے موسم کی شدت اور پھر گندگی۔ایسے میں جراثیم پھیلنے کے امکانات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی بیمار ہوجائے تو اس کو پیسہ کی اشد ضرورت ہوگی تاکہ علاج کراسکے۔ایسی صورت میں کام نہیں ہوگا تو پیسے کہاں سے آئینگے اور پیسے نہیں ہونگے تو علاج کہاں سے کراپائینگے، لہٰذا حکومت کو ایسی حکمت عملی تیار کرنی ہوگی جس سے لوگوں کا کاروبار متاثر نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

لڑکی کی پیدائش باعث رحمت

مفتی عبدالقادر قاسمی

زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کی پیدائش کو باعث شرم وعار سمجھا جاتا تھا، ظالم ماں باپ ان لڑکیوں کو کبھی تو اس فکر میں قتل کر دیتے کہ ان کے رزق کا انتظام کہاں سے کریں گے اور کبھی اپنی معصوم بچیوں کو اس لئے زیرز میں زندہ دفن کر دیتے کہ کل کوئی ان کا داماد نہ بن سکے، جاہلیت کی کیا انتہا تھی، اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ جب کبھی لڑکی کی پیدائش کی بشارت سنائی جاتی تو باپ اور دیگر رشتہ داروں کے چہرے پھیکے پڑ جاتے، چہرہ بے رونق ہو جاتا اور دل پہ اداسی چھا جاتی، قرآن کریم نے بہت ہی دلکش انداز میں اس کی منظر کشی کی، ارشاد خداوندی ہے:

''اور جب ان میں سے کسی کو عورت (بیٹی) کی خبر دی جائے تو سارے دن اس کا چہرہ بے رونق رہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہے، جس چیز کی اس کو خبر دی گئی ہے اس کی عار سے لوگوں سے چھپا پھرے کہ اس کو ذلت پر لیے رہے، یا اس کو (زندہ مارکر) مٹی میں گاڑ دے۔ خوب سن لو! ان کی یہ تجویز بہت ہی بری ہے''۔ (نحل ۵۸،۵۹)

ہماری عقل پر ماتم ہو کہ دور جاہلیت کی طرح آج بھی بہت سے مسلم علاقوں اور طبقوں میں یہی صورت حال ہے کہ لڑکی کی پیدائش کو ایک بوجھ محسوس کیا جاتا ہے، جب لڑکی کا جنم ہوتا ہے تو افراد خانہ کے چہروں سے خوشی کے بجائے اداسی جھلکتی ہے، تمام افراد پریشان ہو جاتے ہیں اور پورا گھر ایک ماتم کدہ بن جاتا ہے، دراصل یہ ہماری ایمانی کمزوری ہے، اسلام نے تو ان بے بنیاد اور مشرکانہ فکروں کی بیخ کنی کی ہے اور لڑکی کی پیدائش کو باعث رحمت قرار دیا ہے اور وہ بھی ایسی رحمت، جو جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں دخول کا ذریعہ ہے، مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو کوئی لڑکی کے ذریعے آزمائش میں ڈالا جائے (یعنی اس کے یہاں لڑکی پیدا ہو) اور وہ اس لڑکی کے ساتھ محبت وشفقت کا سلوک کرے، تو وہ اس کے لئے دوزخ کے عذاب سے بچاؤ کا سامان بن جائے گی اور اس کے اور دوزخ کے درمیان حائل ہو کر پردہ بن جائے گی''۔ (بخاری، کتاب الادب)

ایک دوسری جگہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس کے گھر لڑکی پیدا ہوئی اور اس نے اسے کوئی تکلیف نہیں دی اور نہ اس کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کیا اور نہ لڑکوں کو لڑکیوں کے مقابلے کسی معاملے میں ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنی لڑکی کی اچھی طرح تربیت کرنے اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی بدولت جنت نصیب فرمائے گا''۔ (مسند احمد)

صرف یہ دو حدیثیں نہیں، بلکہ اس صنف نازک کی عزت وعظمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت کے سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار فرمودات موجود ہیں، مسلم شریف کی ایک حدیث میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی والوں کو اس بات کی بشارت دی ہے کہ وہ میدان حشر میں میرے ساتھ ہوگا۔ ایک مومن کے لئے اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ قیامت کے دن حشر کے میدان میں جہاں نفسی نفسی کا عالم ہوگا، اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہو جائے۔ (اللھم اجعلنا منھم)

بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بہنوں کی پرورش وکفالت کے بھی وہی اجر وثواب ہیں جو بیٹی کے متعلق ہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ راوی ہیں:

''جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے، ان کو ادب سکھائے اور ان پر رحم وشفقت کا معاملہ کرے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بے پرواہ کر دے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں اور ان کا نکاح ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دو بیٹیوں اور دو بہنوں کی پرورش اور تربیت کا کیا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کا بھی یہی ثواب ہے، راوی کہتا ہے کہ اگر صحابہ رضی اللہ عنہ ایک بیٹی یا ایک بہن کی بابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کی نسبت بھی یہی فرماتے''۔ (مشکوۃ ص ۴۲۱)

ان ارشادات سے یہ بات صاف واضح ہو جاتی ہے کہ لڑکیاں خدا کی رحمت ہیں اور بہت ہی خوش نصیب ہے وہ بندہ جسے کسی لڑکی کی سرپرستی کی سعادت مل جائے کہ وہ دونوں جہاں کی فلاح کا ذریعہ ہیں۔ ایسا نہیں جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ لڑکیوں کی ولادت سے دنیا میں تو زحمتیں اور پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں۔ اس کی وجہ سے تنگدستی ہی آتی ہے اور خوشحالی کی کوئی توقع نہیں ہوتی، جب کہ لڑکے سے آئندہ بہت ساری دنیوی منفعت کی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ دراصل یہ خیالات بھی مبنی بر جہالت ہیں، انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس کمزور وناتواں کو اپنا رزق کھلا رہا ہے، اس لئے وہ اس کے مال میں اضافہ کے بجائے کمی کا باعث بنتی ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ لڑکیاں اس کے دستر خوان پر اپنی قسمت کا کھاتی ہیں اور انہیں اللہ رزق دیتا ہے، بلکہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ تمہیں بھی ان کمزوروں کی بدولت ہی روزی دی جاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''خدا کی طرف سے تمہاری جو مدد بھی کی جاتی ہے اور جو روزی تمہیں دی جاتی ہے، وہ تمہارے کمزوروں کی بدولت دی جاتی ہے''۔ (بخاری)

حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ بچی کی پیدائش کے بعد بندے کے رزق میں تنگی کے بجائے کشادگی کر دی جاتی ہے، کیوں کہ تمام خزانوں کا اصل مالک وہی خدا ہے، جس نے لڑکی کو وجود بخشا ہے، تو پھر وہی اس کی کفالت کے اسباب مہیا کرتا ہے اور لڑکی کے سرپرست کی ہر طرح مدد کرتا ہے اور تادم حیات مدد فرماتا رہتا ہے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جب کسی کے یہاں لڑکی جنم لیتی ہے، تو اللہ عزوجل اس کے یہاں فرشتوں کا بھیجتا ہے، وہ آکر کہتے ہیں: ''اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو'' پھر وہ لڑکی کو اپنے پروں کے سایے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ'' یہ ایک ناتواں جان ہے جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس لڑکی کی پرورش کرے گا قیامت تک خدا کی مدد اس کے ساتھ شامل حال رہے گی''۔ (المعجم الصغیر)

ظاہر ہے کہ مالک ارض وسماء کی مدد جس کے ساتھ ہو، خود پروردگار عالم جس کی کفالت کرتا ہو اس کو کیا کوئی گزند پہنچ سکتا ہے، وہ ان شاء اللہ دنیا میں بھی ترقی اور کامیابی کی راہ پا سکتا ہے اور آخرت کی ابدی فلاح سے بھی ہمکنار ہو سکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سعادت عظمیٰ سے سرفراز فرمائے۔ بیٹیوں اور بہنوں کی خوش دلی سے تربیت ونگہداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں ان کے حق میں باعث رحمت اور باعث خیر وبرکت بنائے۔ آمین۔

علاقائی زبان میں بنیادی تعلیم کے مقاصد وفوائد

ڈاکٹر مشتاق احمد

دنیا کے تمام ماہرین لسانیات اور ماہرین تعلیم کا متفقہ نقطہ نظر ہے کہ بچوں کو بنیادی تعلیم اس کی مادری زبان میں دی جانی چاہئے۔ سائنس نے بھی یہ ثابت کیا ہے بچوں کی ذہن سازی میں مادری زبان کا کلیدی کردار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک میں بنیادی تعلیم کا نظم بذریعہ مادری زبان ہے لیکن یہ المیہ ہے کہ ہمارے ملک میں انگریزی میڈیم اسکولوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ آزادی کے بعد حکومت کی طرف سے یہ کوشش ضرور شروع ہوئی کہ ملک کے بنیادی اسکولوں میں قومی زبان ہندی کو فروغ ملے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس پر صد فیصد عمل نہیں ہوا۔ وجہ جو بھی رہی ہو لیکن اس سے ہندی کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

جہاں تک ملک کی دیگر علاقائی زبانوں کا سوال ہے تو اگر وہ اب تک زندہ ہیں تو صرف اور صرف اس کے چاہنے والوں کی جدوجہد کا ثمرہ ہے۔ ورنہ انگریزیت کے نشہ نے علاقائی زبان کے فروغ کے تمام راستے محدود کر دیئے تھے۔ اس انگریزیت نے دیگر علاقائی زبانوں کے ساتھ ساتھ ہندی اور اردو کو بھی بہت نقصان پہنچایا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ قومی زبان ہونے کی وجہ سے مجبوراً ہندی زبان کی تعلیم کے چراغ کو بجھایا تو نہیں گیا ہے لیکن مدھم ضرور ہو گیا ہے۔ بہرکیف، حال ہی میں مرکزی حکومت نے نئی تعلیمی پالیسی کے نفاذ کا اعلان کیا ہے اور اس کیلئے جو خاکے طے ہوئے ہیں، اسے عوام الناس کے سامنے پیش بھی کیا گیا ہے۔ ان دنوں پورے ملک میں اس نئی تعلیمی پالیسی پر سمینار اور مذاکرے بھی ہو رہے ہیں اور یہ نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے کہ اس نئی تعلیمی پالیسی سے ملک کے تعلیمی نظام میں ایک بڑی تبدیلی آئے گی۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جب کبھی کوئی نئی پالیسی وجود میں آتی ہے اس پر بحث ومباحثہ ہوتا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ ہر ایک نئی پالیسی کے اندر کوئی نہ کوئی نئی بات ضرور ہوتی ہے جو اس پالیسی کی اہمیت وافادیت کو مستحکم کرتی ہے۔ اس نئی تعلیمی پالیسی میں بھی بنیادی تعلیم بذریعہ مادری زبان کو مرکزیت عطا کی گئی ہے۔

میرے خیال میں اگر واقعی قومی سطح پر بنیادی اسکولوں میں بذریعہ مادری زبان تعلیم کو فروغ ملتا ہے تو اس سے نہ صرف علاقائی زبانوں کو پھولنے پھلنے کا ماحول سازگار ہوگا بلکہ قومی زبان کیلئے بھی راستہ ہموار ہوگا اور اردو زبان کیلئے بھی مٹی نم ہوگی۔ بین الاقوامی ادارہ یونیسکو بھی لسانی تحفظ کیلئے مادری زبان کو فروغ دینے کی وکالت کرتا رہا ہے کہ تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ہر سال دنیا کی کئی زبانیں دم توڑ رہی ہیں۔ جہاں تک اپنے وطن عزیز ہندوستان کا سوال ہے تو یہ ملک کثیر المذاہب، کثیر التہذیب کے ساتھ ساتھ کثیر اللسان بھی ہے۔ اسلئے سرکاری سطح پر یہ ایک بڑی مشکل بھی ہے کہ قومی سطح پر علاقائی زبان میں تعلیم کا نظم ہو لیکن نئی تعلیمی پالیسی میں اس عمل کو یقینی بنانے کا عہد کیا گیا ہے اور اس کیلئے تمام ریاستی حکومتوں سے تعاون کی اپیل بھی کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ بنیادی اور ثانوی تعلیم کے معاملے میں ریاستی حکومتوں کو آئینی خود مختاریت حاصل ہے۔ مرکز کی تعلیمی پالیسی کا نفاذ اسی وقت ممکن اور کامیاب ہو سکتا ہے جب ریاستی حکومتیں اس پر لبیک کہیں گی۔ یہ اچھی بات ہے کہ اس وقت مرکزی حکومت کی اس پالیسی کی حمایت کرنے والی ریاستوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسلئے یہ امید بندھی ہے کہ علاقائی زبانوں میں بنیادی تعلیم کے راستے ہموار ہوں گے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اگر علاقائی زبان میں تعلیم کے نظم کو مستحکم کیا جاتا ہے تو خود بخود مادری زبان کو بھی استحکام حاصل ہوگا۔

بہار کے اسمبلی اجلاس میں کئی ممبران اسمبلی نے علاقائی زبانوں میں بنیادی تعلیم کی سہولت فراہم کرنے کا ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا تھا۔ حکومت کی جانب سے بہار کے معزز وزیر تعلیم وجے کمار چودھری نے یہ اعلان کیا ہے کہ بہار کی علاقائی زبان میتھلی، بھوجپوری اور مگہی میں بھی بنیادی تعلیم کا نظم کیا جائے گا۔ بلاشبہ ایک عرصے سے ان زبانوں کے ذریعہ بنیادی تعلیم کے نظم کا مطالبہ ہوتا رہا ہے۔ اگرچہ بہار میں ان زبانوں میں اعلیٰ تعلیم کا نظم پہلے ہی سے ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں میتھلی، بھوجپوری اور مگہی کی پڑھائی ہوتی ہے۔ اب جبکہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بنیادی سطح پر بھی ان علاقائی زبانوں میں تعلیم کی سہولت فراہم کی جائے گی تو ان زبانوں کو پھولنے پھلنے کا مزید موقع ملے گا۔

اردو آبادی کیلئے بھی یہ ایک سنہری موقع ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اردو کے ذریعہ تعلیم دینے اور دلانے کی کوشش کریں کہ نئی تعلیمی پالیسی میں مادری زبان میں تعلیم دینے کے وسیع امکانات ہیں مگر شرط یہ ہے کہ اردو آبادی پہلے خود کو ذہنی طور پر تیار کریں کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی مادری زبان میں تعلیم دلانا چاہتے ہیں اور انگریزیت کی ظاہری چمک دمک سے مرعوب نہیں ہیں۔ یہاں یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ میں انگریزی زبان کی تعلیم کا مخالف ہوں بلکہ بنیادی اور ثانوی سطح تک اپنی مادری زبان میں تعلیم دینے کا پرزور حمایتی ہوں کہ مادری زبان کے ذریعہ نہ صرف نئے علوم سیکھنے میں آسانی ہوتی ہے بلکہ بچوں میں ذہنی وسعت بھی پیدا ہوتی ہے۔ انگریزی کی تعلیم بھی ضروری ہے کہ یہ ایک بین الاقوامی رابطے کی زبان ہے اور عالمگیریت کے بعد روزگار کے شعبے میں اس کی اہمیت بڑھی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ مادری زبان کی اہمیت کم ہوئی ہے۔ بلکہ سچائی تو یہ ہے کہ مادری زبان کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے والے دوسری زبانوں پر بھی بہ آسانی عبور حاصل کر لیتے ہیں۔

میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ جن بچوں کی تعلیم مادری زبان کے ذریعہ ہوتی ہے وہ اعلیٰ درجے کے مضامین کو سمجھنے میں دیگر طلبہ سے کہیں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں کہ ان کی ذہنی پختگی کا سامان انہیں پہلے ہی میسر ہو چکا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ قومی سطح پر نئی تعلیمی پالیسی کے نفاذ سے بھی علاقائی اور مادری زبان کو فروغ ملے گا اور حکومت بہار کے حالیہ فیصلے سے بھی علاقائی زبانوں کے راستے ہموار ہوں گے لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ صرف حکومت کی مراعات ہی سے کوئی زبان نہیں پھولتی پھلتی ہے بلکہ اس زبان کے دلدادہ حوصلے اور عزم کی بدولت اس زبان کی مشکلیں آسان ہوتی ہیں اور اس کی مثال بہار میں میتھلی، بھوجپوری اور مگہی ہے کہ اس زبان کے لوگوں نے اپنے گھروں میں بچوں کو اس زبان کو زندہ رکھنے کے مواقع فراہم کئے اور سرکاری مراعات نہ ہونے کے باوجود یہ زبانیں زندہ ہیں۔ نتیجہ ہے کہ آج حکومت بہار کو یہ اعلان کرنا پڑا ہے کہ اب بنیادی سطح پر علاقائی زبانوں میں تعلیم کا نظم کیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

سید محمد عادل فریدی

اخبارِ جہاں

انڈیانا میں مسلح شخص کی فائرنگ سے ۸/افراد ہلاک، متعدد زخمی

امریکی ریاست انڈیانا میں ایک مسلح شخص نے فیڈیکس کے دفتر کے باہر فائرنگ شروع کردی جس کے نتیجے میں ۸/افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے جب کہ حملہ آور نے خود کو بھی گولی مار کر خودکشی کرلی۔انڈیانا پولیس کی جانب سے جاری بیان کے مطابق فائرنگ کے نتیجے میں متعدد افراد شدید زخمی ہوئے ہیں جنہیں شہر کے مختلف اسپتالوں میں منتقل کردیا گیا ہے۔(یواین آئی)

امریکی وزیرخارجہ کا دورہ افغانستان، فوجی انخلا پر تبادلہ خیال

امریکی وزیرخارجہ اینٹونی بلنکن ایک غیر اعلانیہ دورے پر گزشتہ دنوں اچانک افغانستان پہنچے۔انہوں نے افغان صدر اشرف غنی کے ساتھ ملاقات میں امریکی افواج کے انخلا کے معاملے پر تبادلہ خیال کیا۔امریکی وزیرخارجہ کے مطابق اس دورہ کا مقصد کابل حکومت کو یقین دلانا ہے کہ افغانستان سے امریکی فوجی دستوں کی واپسی کے بعد بھی واشنگٹن کابل کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے پرعزم ہے۔(یواین آئی)

روس کا امریکہ کو سخت جواب

امریکی پابندیوں پر روسی وزارت خارجہ نے امریکی سفیر کو طلب کرلیا، روسی وزارت خارجہ نے امریکہ کو جلد جارحانہ جواب دینے کا اعلان کیا ہے۔امریکی پابندیوں پر روسی وزارت خارجہ کی ترجمان نے کہا ہے کہ روس پر امریکہ کی نئی پابندیوں کا عنقریب جارحانہ جواب دیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ امریکہ کی نئی پابندیاں امریکی صدر بائیڈن کی روس کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کی خواہش کے برعکس ہیں جبکہ روس متعدد دفعہ امریکہ کو مخالفانہ اقدامات کے نتائج سے خبردار کرچکا ہے۔(یواین آئی)

افغانستان سے امریکی فوجیوں کی واپسی گیارہ ستمبر تک ہوگی: بائیڈن

افغانستان سے فوجی انخلا کا نیا خاکہ پیش کرتے ہوئے امریکہ کے صدر جو بائیڈن نے کہا کہ گیارہ ستمبر تک افغانستان سے سبھی امریکی فوجیوں کو واپس بلا لیا جائے گا۔مسٹر بائیڈن نے کہا" ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر گیارہ ستمبر کو ہوئے حملے کی بیسویں برسی سے قبل افغانستان سے امریکی فوجیوں کے علاوہ ہمارے ناٹو اتحادی ممالک کے فوجیوں کو بھی واپس بلا لیا جائے گا، لیکن ہم دہشت گردی کے خطرے سے اپنی نظر نہیں ہٹائیں گے۔"انہوں نے کہا کہ امریکہ اپنے اور اتحادی ممالک کے فوجیوں پر طالبان کے کسی بھی ممکنہ حملے کا جواب دینے کے لئے سبھی دستیاب طریقوں کا استعمال کرے گا۔(یواین آئی)

صومالیہ میں بم دھماکہ، ۷/لوگوں کی موت

صومالیہ کی راجدھانی موغادیشو کے نزدیک سڑک کے کنارے ہوئے بم دھماکہ میں کم از کم ۷/لوگوں کی موت ہوگئی۔مقامی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق اس دھماکے میں دو لوگ زخمی ہوئے ہیں۔(یواین آئی)

پریس کانفرنس میں ترکی اور یونان کے وزرائے خارجہ آپس میں جھگڑ پڑے

ترکی اور یونان کے وزرائے خارجہ کے درمیان باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کی غرض سے منعقد مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران شدید تلخ کلامی ہوگئی۔کئی مہینوں سے جاری کشیدگی کے خاتمے اور باہمی تعلقات کی بہتری کے لیے ترکی کے وزیرخارجہ مولود اوغلو اور یونانی ہم منصب نکوس دیندیاس مشترکہ پریس کانفرنس کر رہے تھے، خوش گوار ماحول میں شروع ہونے والی پریس کانفرنس تھوڑی ہی دیر بعد تلخ کلامی اور الزام تراشی میں تبدیل ہوگئی۔تلخی کا آغاز اُس وقت ہوا جب یونانی وزیرخارجہ نے ترکی وزیرخارجہ پر تنقید کرتے ہوئے باور کرایا کہ یونان کی خودمختاری کی خلاف ورزی کے بدلے میں ترکی پر پابندیاں عائد کی جائیں گی، جس پر ترکی کے وزیرخارجہ بھی خاموش نہ رہ سکے اور دونوں رہنما آپس میں لڑ پڑے۔(نیوز ایکسپریس پی کے)

سعودی شخص اپنے ہی پالتو شیر کی خوراک بن گیا

سعودی عرب کے ایک گھر میں شیر نے اپنے ہی مالک پر حملہ کر کے ہلاک کردیا۔عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق سعودی عرب میں پالتو شیر نے اپنے مالک پر حملہ کر کے گردن دبوچ لی۔ہمسائیوں کی اطلاع پر پولیس اور وائلڈ لائف کے اہلکار پہنچے۔اہلکاروں نے مالک کو شیر کے جبڑے سے چھڑا لیا، تاہم اس دوران مذکورہ شخص کی موت واقع ہوگئی۔پولیس نے لاش کو قریبی اسپتال منتقل کیا جب کہ شیر کو وائلڈ لائف کے اہلکار اپنے ہمراہ لے گئے۔سعودی عرب میں جنگلی جانوروں کی گھر میں پرورش پر پابندی عائد ہے، لیکن اس کے باوجود گھروں میں شیر پالنے کا رجحان عام ہے۔پالتو شیر کے حملے میں ہلاک ہونے والے شخص کا نام اور شناخت ظاہر نہیں کی گئی۔(نیوز ایکسپریس پی کے)

فرانس کی اپنے شہریوں اور اداروں کو پاکستان سے فوری نکل جانے کی ہدایت

فرانس نے اپنے شہریوں اور اداروں کو پاکستان نے فوری نکل جانے کی ہدایت کردی ہے، فرانسیسی سفارت خانے کی جانب سے پاکستان میں مقیم شہریوں کو خصوصی ای میل بھیجی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں فرانسیسی مفادات کو شدید خطرات لاحق ہیں، جس کے باعث فرانسیسی شہری اور کمپنیوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ عارضی طور پر پاکستان چھوڑ دیں۔پاکستان سے جانے والے فرانسیسی شہریوں کو کمرشل ایئر لائنز کے ذریعے ملک سے باہر لے جایا جائے گا۔فرانسیسی سفارتخانے کے ایک ترجمان نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ پاکستان میں مقیم فرانسیسی شہریوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ ملک میں جاری صورتحال کے پیش نظر ان کو خطرہ ہوسکتا ہے۔فرانس کی ہدایت کا پس منظر یہ ہے کہ چند ماہ قبل فرانسیسی میگزین "چارلی ہیبدو" نے گستاخانہ خاکے شائع کئے تھے، اس اقدام پر دنیا بھر میں امت مسلمہ نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا گیا تھا۔فرانسیسی صدر ایمانوئل میکروں نے "چارلی ہیبدو" کی حمایت میں بیان دے کر اس غم و غصے کو مزید ہوا دی تھی۔(نیوز ایکسپریس پی کے)

حکومت کا بڑا فیصلہ، دسویں کے امتحانات منسوخ، بارھویں کے امتحانات ملتوی

کورونا وائرس کے بڑھتے ہوئے خطرے کے درمیان مرکزی حکومت نے سی بی ایس ای کی دسویں اور بارہویں کے امتحانات ملتوی کردیئے ہیں۔یہ فیصلہ وزیراعظم نریندر مودی اور وزیر تعلیم رمیش پوکھریال نشانک کی ملاقات کے بعد لیا گیا ہے۔دسویں کے طلبہ کو ترقی دی جائے گی۔اسی کے ساتھ ہی، بارہویں کے امتحانات کو مزید احکامات تک ملتوی کردیا گیا ہے۔بارہویں کے امتحانات کے متعلق فیصلہ یکم جون کو جائزہ لینے کے بعد لیا جائے گا۔امتحان کی صورت میں طلبہ کو ۱۵/دن پہلے ہی نوٹس دیا جائے گا۔خبر رساں ادارے اے این آئی کے مطابق کورونا وائرس سے انفیکشن کے معاملات میں تیزی سے اضافے کے پیش نظر دسویں اور بارہویں جماعت کے مجوزہ امتحانات کو منسوخ کرنے کا مطالبہ شدت سے کیا جارہا تھا، سینٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (CBSE) نے منگل کو کہا تھا کہ اس سلسلہ ابھی تک فیصلہ نہیں کیا ہے۔سی بی ایس ای عہدیداروں نے "اب تک" کے منصوبے میں کسی قسم کی تبدیلی کی تردید کی ہے اور زور دیا ہے کہ امتحانی مراکز میں پچاس فیصد سے زیادہ اضافہ کر کے معاشرتی فاصلے کو یقینی بنانے کے انتظامات کیے جارہے ہیں۔امتحانات ۴/مئی سے شروع ہونگے۔بورڈ نے رواں ماہ کے شروع میں اعلان کیا تھا کہ اگر کوئی طالب علم یا اس کے کنبے کا کوئی فرد وائرس سے متاثر ہوجاتا ہے اور طالب علم عملی امتحان میں حاضر نہیں ہوسکتا ہے تو، اسکول ان کے لئے مناسب وقت پر دوبارہ امتحان منعقد کرے گا۔تاہم، سی بی ایس ای عہدیدار نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا کہ آیا تھیوری امتحان بھی میں طلبہ کو ایسی چھوٹ دی جائے گی یا نہیں۔(نیوز ۱۸)

کمر توڑ مہنگائی! رمضان کے موقع پر گراں بازاری سے لوگ پریشان

پٹرولیم اور معدنیات کی قیمتوں میں بڑے اضافے سے مارچ 2021 میں تھوک قیمتوں پر مبنی تھوک افراط زر کی شرح آٹھ برس کی بلند ترین سطح پر 7.39 فیصد پہنچ گئی ہے۔اس قدر مہنگائی نے عام آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔وہیں رمضان کے موقع گراں بازاری سے بھی لوگ پریشان ہیں اور روزہ داروں کو سحری اور افطار کے لئے پھل اور سبزی خریدنے کے لئے زیادہ پیسے خرچ کرنے پڑ رہے ہیں۔ایک دو روز پہلے تک پھل اور سبزیوں کے جو دام تھے اچانک رمضان کے بعد ان میں زبردست اضافہ ہوگیا ہے۔گراں بازاری سے گوشت بھی اچھوتا نہیں ہے کئی شہروں میں گوشت کی قیمتوں میں اضافہ کردیا گیا ہے۔حکومت کی طرف سے جاری اعداد و شمار کے مطابق، مارچ 2020 میں تھوک قیمت میں تھوک افراط زر 0.42 فیصد تھی۔فروری 2021 میں تھوک افراط زر کی شرح 4.17 فیصد تھی۔اعداد و شمار مطابق تھوک افراط زر میں مسلسل تیسرے ماہ اضافہ ہوا ہے۔مارچ 2021 میں افراط زر کی شرح 8 مہینے کے بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔اس سے قبل اکتوبر 2012 میں تھوک افراط زر کی شرح 7.2 فیصد درج کی گئی تھی۔مارچ 2021 میں خوردنی اشیا کی تھوک افراط زر کی شرح 5.28 فیصد ریکارڈ کی گئی ہے۔فروری 2021 میں یہ اعداد و شمار 3.31 فیصد تھے۔اعداد و شمار کے مطابق، مارچ 2021 میں، خام تیل کی قیمت میں 73.70 فیصد کا اضافہ ہوا۔اسی طرح پٹرول اور قدرتی گیس کی قیمتوں میں بھی 32.15 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔معدنیات کی قیمتوں میں 10.20 فیصد اضافہ ہوا ہے۔اس کے علاوہ رسوئی گیس۔ایل پی جی کی قیمت میں 10.30 فیصد اور پیٹرول کی قیمت میں 18.480 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمتوں میں 18.27 فیصد کمی آئی ہے۔اشیائے خوردنی اشیا میں دھان کی قیمتوں میں 1.38 فیصد، دال دلہن 13.14 فیصد، پھلوں میں 16.33 فیصد، دودھ میں 2.65 فیصد اور گوشت، مچھلی اور انڈوں کی قیمتوں میں 5.38 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ تاہم موٹے اناج کی قیمتوں میں 1.38 فیصد، گندم میں 7.80 فیصد، سبزیوں میں 5.19 فیصد، آلو کی قیمتوں میں 33.10 فیصد کمی آئی ہے۔(یواین آئی)

وزیراعظم نریندر مودی نے آکسیجن کی دستیابی کا جائزہ لیا

وزیراعظم نریندر مودی نے ملک بھر میں آکسیجن ٹینکروں کی بلا تعطل نقل و حرکت کو یقینی بنانے کے لئے کہا ہے، جس کے پیش نظر ایک ریاست سے دوسری ریاست جانے والے آکسیجن ٹینکروں کو اجازت سے مستثنیٰ کردیا گیا ہے مسٹر مودی نے ملک میں کورونا کی وبا کے بڑھتے ہوئے پھیلاؤ کے درمیان آکسیجن کی بڑھتی طلب کے پیش نظر جمعہ کو آکسیجن کی دستیابی کا جائزہ لیا۔حکام نے بتایا کہ ریاستوں اور ٹرانسپورٹرز سے کہا گیا ہے کہ ٹینکر کو چوبیس گھنٹے چلایا جائے تاکہ ہر جگہ آکسیجن کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔اس بات کو ذہن میں رکھنے کے لئے کہا گیا ہے کہ ڈرائیوروں سے شفٹوں میں کام کرایا جائے تاکہ ان پر بوجھ نہ بڑھ جائے۔سلنڈر فلنگ پلانٹ میں بھی ضروری احتیاطی تدابیر کے ساتھ دن رات کام ہونا چاہئے۔حکومت طبی آکسیجن کے لئے صنعتی سلنڈر کے استعمال کی بھی اجازت دے رہی ہے۔اسی طرح آکسیجن کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نائٹروجن ٹینکروں کو بھی آکسیجن ٹینکروں میں تبدیل کیا جارہا ہے۔وزیراعظم کو میڈیکل گریڈ آکسیجن درآمد کرنے کی کوششوں سے بھی آگاہ کیا گیا۔جائزہ اجلاس میں، صحت، روڈ ٹرانسپورٹ اور اسٹیل اور دیگر وزارتوں کے حکام سے بھی تجاویز لی گئیں۔وزیراعظم نے زور دے کر کہا کہ تمام متعلقہ وزارتوں اور ریاستی حکومتوں کے مابین ہم آہنگی بہت ضروری ہے۔وزیراعظم نے آکسیجن کی فراہمی کی موجودہ صورتحال اور سب سے زیادہ متاثرہ 12 ریاستوں میں 15 دن کی ضرورت کا جائزہ لیا۔ان ریاستوں میں مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، گجرات، اترپردیش، دہلی، چھتیس گڑھ، کرناٹک، کیرالہ، تمل ناڈو، پنجاب، ہریانہ اور راجستھان شامل ہیں۔وزیراعظم کو ان تمام ریاستوں میں ضلع وار آکسیجن کی فراہمی کی صورتحال سے آگاہ کیا گیا۔وزیراعظم کو بتایا گیا کہ ریاستوں اور مرکزی حکومت کے مابین باقاعدہ رابطہ ہے اور 20، 25 اور 30 ؟؟ اپریل کے تخمینے کی بنیاد پر آکسیجن کی ضرورت کے تخمینے شیئر کئے گئے ہیں۔ان کی بنیاد پر، ان 12 ریاستوں کو بالترتیب 20، 25 اور 30 اپریل کے لئے 4880، 5619 اور 6593 ٹن گیس مختص کی گئی ہے۔آکسیجن کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر انہیں ملک میں پیداواری صلاحیت کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا۔طبی استعمال کے لیے اسٹیل پلانٹوں میں اضافی آکسیجن کی فراہمی کے بارے میں بھی تبادلہ خیال ہوا۔(یواین آئی)

Scanned with CamScanner

اہم شخصیات کے تعزیتی پیغامات

محمد عادل فریدی

مولانا محمد سفیان قاسمی مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند کا تعزیتی پیغام

آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے جنرل سکریٹری اور بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے امیر شریعت جناب حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحبؒ کے اچانک سانحۂ وفات کی صاعقہ اثر خبر کا دارالعلوم وقف دیوبند کے حلقۂ اصحاب علم میں وہی شدید اور الم انگیز اثر مرتب ہوا، جو ملک کے تمام دینی، علمی، فکری اور اجتماعی دوائر میں کرب وشدت کے ساتھ محسوس کیا گیا، خبر اتنی غیر متوقع اور اچانک تھی، گویا کہ چند سکینڈ کے لیے تو جیسے اس خبر نے یقین اور بے چینی کی ایک عجیب سے کیفیت میں مبتلاء کر دیا ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تاہم بجز ذات حق جل مجدہ تمام مخلوقات عالم کے لیے آفتاب وماہتاب کی ضیاء پاشیوں سے زیادہ روشن تر اگر کوئی حقیقت ہے تو وہ موت ہی ہے، جس سے وقت موعود آجانے پر ہر ذی نفس کو گذرنا ہے۔

حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحبؒ کی وفات ایک عہد اور ایک تاریخ کا خاتمہ ہے، جس میں خاص طور پر اجتماعی سطح پر منتشر اور حوصلہ شکن احوال میں معاصر واصاغر کو ہمت واستقامت اور جرأت کے ساتھ کام کیے جانے کے بہت سے سربستہ رازوں سے آگاہی حاصل ہوتی تھی، ہر دور کی سیاست پر ان کی مدبرانہ نبض شناسی اور جاری احوال وکوائف پر ان کی بصیرت افروز رائے سامعین میں جذبۂ جرأت واستقامت کے لیے مہمیز ہوتی تھی، منجملہ دیگر اور بہت سی خصوصیات کے مولانا کا یہ وصف سنجیدہ مجالس میں خصوصیت کے ساتھ گفتگو کا موضوع ہوتا تھا، جس کا اعتراف مولانا کے ناقدین کی محافل میں یکساں توصیفی کلمات کے ساتھ کیا جاتا تھا، اصلاح معاشرہ کے حوالے سے مولانا رحمانیؒ کی فکرمندی اور بیداری کی ہمہ جہت جہود نہ صرف ان کے ارادت مند طبقے کے لیے ہی بلکہ اپنے دوررس اثرات کے تناظر میں مابعد کے تمام اصحاب علم وفکر کے لیے بھی اس میدان عمل میں اپنی اپنی سطح پر مخلصانہ کوشش وکاوش ان شاءاللہ بہترین نتائج کی ضامن ہوں گی، آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے اسٹیج سے بالخاص اس میدان میں ان کی مخلصانہ جہود ان کی زندگی کی تاریخ کا ایک بڑا روشن باب ہے۔

میرے لیے اس حادثہ میں مزید تر صدمہ کی ایک وجہ مولانا رحمانیؒ سے دیرینہ خاندانی روابط بھی ہیں، جس کا دورانیہ تقریباً ستر سالوں سے زائد کو محیط ہے، جس کا آغاز میرے جد مکرم حکیم الاسلام مولانا محمد طیب صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند اور سابق امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ رحمانی صاحبؒ سے انفرادی سطح سے لے کر اجتماعیت تک مدۃ العمر مختلف نوعیتوں کا رہا، آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے قیام سے استحکام تک کی جہود نیز اس کے آئینی و عملی خدوخال کی اصلاحات کے حوالے سے حضرت حکیم الاسلامؒ کے مشیر خاص وشریک کار رہے۔

بارگاہ رب کریم میں دست دعاء دراز ہے کہ حق تعالی مرحوم ومغفور کو اپنی کرم نوازیوں سے اعلیٰ علیین میں مقام کریم سے سرفراز فرماتے ہوئے تا ابد انہیں آسودۂ رحمت فرمائیں۔ اور اس شدید صبر آزماء موقع پر اہل وعیال، جملہ اہل خاندان اور تمام اہل تعلق محبین ومخلصین کو صبر جمیل کی دولت سے مالا مال فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

آہ! مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ

امارت شرعیہ بہار واڈیشہ وجھارکھنڈ کے امیر شریعت اور آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے جنرل سکریٹری اور برصغیر کے فہیم وذکی، ممتاز قائدانہ ومفکرانہ لیاقت کے حامل عالم دین، عصری حیثیت سے مطلوبہ معیار پر بہرہ ور، ملت کو حالات کو سنگینی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں اپنی منفرد دوراندیشی کے ذریعے، راہ بجھانے والے دانشور: مولانا سید محمد ولی رحمانی کی وفات کی خبر آج بروز شنبہ: ۲۰؍شعبان ۱۴۴۲ھ = ۳؍اپریل ۲۰۲۱ء کو، کوئی پونے تین بجے جیسے ہی مشتہر ہوئی، ملت اسلامیہ کا ہر فرد غم والم میں ڈوب گیا اور ایسا لگا کہ ایک گھنیرا اور چھتنار سایہ ملت کے سر سے اٹھ گیا ہے۔

ویسے تو ہر آنے والے کو جانا ہے، اس کا آنا ہی اس کے جانے کی دلیل محکم ہے؛ لیکن مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ جیسے فہم وبصیرت ودوررسی کے پیکر اور دشمنان اسلام کی سازشوں کے تانے بانے کو دور تک دیکھ لینے والے قائد کا ہمارے درمیان سے اس حالت میں اُٹھ جانا جب ملت کو انتہائی درجہ نازک حالات کا سامنا ہے اور ہمارا ملی وجود بے انداز اندیشوں کے بھنور میں پھنسا ہوا ہے؛ بڑے رنج وغم کی بات ہے، جس کو کسی تعبیر کے ذریعے ظاہر کرنا ممکن نہیں۔

لیکن یقین ہے کہ جس خدائے حکیم نے، اپنے علم محکم میں ان کے مقدر وقت پر، انہیں ایسے وقت پر اُٹھالیا ہے، تو وہ ہندی مسلمانوں کو بے سہارا نہیں چھوڑے گا اور ہماری کوتاہیوں اور نافرمانیوں سے درگزر کرتے ہوئے، ہمیں ان کا نعم البدل ضرور عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ عظیم القدر مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے سارے پس ماندگان، اعزہ واقربا، محبین اور ملت کے سارے افراد کو ان کی وفات کے غم کا بہترین بدلہ دے اور اپنے فضل خاص سے اُن کا ایسا جانشیں عنایت فرمائے، جو نہ صرف ان کے خلا کو پُر کر دے؛ بل کہ اُن کی چھوڑی ہوئی ساری ذمے داریوں کو بہ حسن و خوبی انجام دے سکے؛ تاکہ ملت کو اُن کی کمی کے اذیت ناک اِحساس سے تادیر دوچار ہونا نہ پڑے کہ اس کو ڈیڑھ دوسال کے دوران بڑے بڑے علماء وقائدین کی رحلت کے غم سے ابھی چھٹکارا نہیں ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کا والی ومددگار ہو؛ فإنّـه الـركـنُ إن خـانـت الامـكـانُ. إنّـه ولّي ذٰلك و القادر عليه. إن للّٰه ما أخذ وله ما أعطىٰ و كل شئ عنده بأجلٍ مسمىً؛ فلنصبرْ ولنحتسبْ.

(مولانا) محمد نور عالم خلیل امینی

استاذ ادب دارالعلوم دیوبند ومدیر الداعی

شنبہ: ۲۰؍شعبان ۱۴۴۲ھ

۳؍اپریل ۲۰۲۱ء

مولانا محمد سعیدی ناظم ومتولی مظاہر علوم وقف سہارن پور کا اظہار تعزیت

مکرمان ومحترمان ذمہ داران آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ، امارت شرعیہ بہار وپسماندگان حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحبؒ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی یہ خبر کلفت اثر معلوم ہو کر نہایت رنج وقلق ہوا کہ ہم سب کے بزرگ مشہور عالم دین اور نامور دانشور حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ ہمارے درمیان سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ اپنے والد ماجد حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانی کے صاحبزادہ گرامی، خانقاہ رحمانی کے سجادہ نشین اور مسلم پرسنل لا کے کلیدی عہدے دار اور ذمہ دار تھے۔ مولانا کی ذات سے ملت اسلامیہ بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کو بڑی ڈھارس تھی، مسلمانان ہند کے لیے ان کی آواز میں بڑا دم تھا، حکومت ہند بھی ان کی آراء و مشوروں کو بغور سنتی تھی، وہ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کے مثالی عالم اور ماہر تعلیم تھے، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہو یا دارالعلوم دیوبند جہاں جہاں تعلیم پائی، امتیازی نمبرات سے کامیاب ہوئے۔ مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ کی ہر تقریر اور ہر تحریر اپنا ایک وزن رکھتی تھی، ملک کے طول وعرض میں ان کو جو وقار، احترام اور اعتماد واستناد حاصل تھا، وہ قابل رشک تھا۔ انتقال کی خبر ملتے ہی ابھی بعد نماز ظہر مدرسہ مظاہر علوم وقف کے دفتر اہتمام میں اساتذہ وملازمین کی تعزیتی نشست میں شرکاء نے مولانا رحمانیؒ کی رحلت پر اظہار رنج وغم، ایصال ثواب اور دعاء مغفرت کی۔

مولانا سید محمد ولی رحمانیاور ان کے والد ماجد حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانی مظاہر علوم وقف کے موقف کے پر زور مؤید اور ترجمان تھے، مولانا نے اپنے والد ماجد کی طرح فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسینؒ سے قلبی تعلق رکھا اور ان کی خدمت میں بارہا تشریف لاتے رہے۔

یہ حادثہ بہت اہم ہے، اللہ کے نظام کے تحت ہی نظام چلتا ہے، مولانا اب ہمارے درمیان نہیں رہے، لیکن ان کی تقریریں، ان کی تحریریں اور ان کے ملی، سیاسی بیانات سے ان شاءاللہ امت مسلمہ ہندیہ دیر تک فائدہ اٹھاتی رہے گی۔ میں ان کے پسماندگان، خانقاہ رحمانی مونگیر، امارت شرعیہ بہار اور مسلم پرسنل لابورڈ کے ذمہ داران کے ساتھ اظہار تعزیت کرتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ صبر وعزیمت کے ساتھ ان کے کاز، ان کے مشن اور ان کی تحریک کو زندہ وتابندہ رکھنے کی حتی المقدور کوشش رکھیں گے۔ اللہ تعالی مولانا کے درجات بلند فرمائے اور امت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت امیر شریعتؒ کے سانحہ ارتحال پر جمعیۃ علماء ہند کا اظہار رنج وغم

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری وجنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی نے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری اور امیر شریعت امارت شرعیہ بہار، وجھارکھنڈ واڈیشہ حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وال کا اظہار کیا ہے۔ مولانا مرحوم دارالعلوم دیوبند کے اجل فضلاء میں سے تھے، وہ عصر حاضر میں ملت اسلامیہ ہند کے مسائل کو لے کر کافی سنجیدہ اور فکرمند رہتے تھے، اور وہ اس سلسلے میں مختلف فورم پر سرگرم تھے، تعلیمی میدان میں بھی انہوں نے کئی بڑے کام کیے ہیں، وہ مرکزی بہار میں واقع خانقاہ رحمانی مونگیر کے سجادہ نشیں، صاحب نسبت بزرگ اور ہزاروں تشنگان حق کے لیے چشمۂ فیض تھے، ان کے والد حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانیؒ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد تھے، حضرت مولانا منت اللہ صاحبؒ حضرت مدنیؒ سے گہرا تعلق رکھتے تھے اور حضرت مدنیؒ کی ہدایت پر آزادی سے قبل اور بعد جمعیۃ علماء کی تحریکات میں سرگرم کردار ادا کرتے رہے۔

مولانا منصور پوری اور مولانا مدنی صاحبان نے مولانا مرحوم کے انتقال کو ملت اسلامیہ ہند کے لیے بڑا خسارہ بتایا ہے، اور کہا ہے کہ اس سے ملی جدوجہد کے میدان میں خلا پیدا ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند اور اس کے خدام اس سانحہ عظیم پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں اور اہل خانہ بالخصوص صاحبزادہ محترم مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی ومولانا سید محمد فہد رحمانی، مولانا سید محمد رابع حسنی صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ اور امارت شرعیہ بہار و جھارکھنڈ واڈیشہ کے ذمہ داروں کی خدمت میں تعزیت مسنونہ پیش کرتے ہیں۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالی حضرت والا کو درجات علیا سے سرفراز فرمائے، ان کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین ومتوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس موقع پر ارباب مدارس اور جمعیۃ علماء کے احباب سے گزارش ہے کہ مولانا مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔ (نیاز احمد فاروقی سکریٹری جمعیۃ علماء ہند)

مولانا سید طاہر حسین گیاوی کا تعزیتی بیان

حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی نور اللہ مرقدہ کی رحلت میرے لیے بڑا ذاتی حادثہ ہے، ان کا انتقال پرملال امارت شرعیہ، مسلم پرسنل لا بورڈ، اور مسلمانان ہند ہی نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کا زبردست اور ناقابل تلافی نقصان ہے، انہوں نے بڑے نازک وقت میں مسلم پرسنل لابورڈ اور امارت شرعیہ کی بے لوث وبے مثال خدمت کی، پوری ملت اسلامیہ کے لیے ان کی خدمات نہایت وقیع ہیں، گذشتہ سالوں میں امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کی حیرت انگیز رفاہی وتعمیری ترقیات حضرت مولانا کی مساعی جمیلہ کی رہین منت ہیں۔ وہ ملت کے لیے ہمیشہ فکرمند رہتے تھے۔ آپ خانقاہ رحمانی مونگیر کے سجادہ نشیں، جامعہ رحمانی مونگیر کے سرپرست، آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے جنرل سکریٹری اور امارت شرعیہ بہار، جھارکھنڈ واڈیشہ کے امیر شریعت تھے۔ آپ ۱۹۷۴ء سے ۱۹۹۶ء تک بہار قانون ساز کاؤنسل کے ممبر رہے، علاوہ ازیں رحمانی تھرٹی کے بانی تھے، جہاں عصری تعلیم کے متعدد شعبوں میں معیاری اعلیٰ تعلیم و قومی مقابلہ جاتی امتحانات کے لیے طلبہ کو تیار کیا جاتا ہے۔ اس ادارے سے ہر سال NEET اور JEE میں طلبہ کی خاصی تعداد منتخب ہوتی ہے۔ اللہ تعالی ان کی ہمہ گیر خدمات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

Scanned with CamScanner

زکوٰۃ کا اسلامی تصور

مولانا رضوان احمد ندوی

زکوٰۃ انسان کی طبیعت سے بخل وحرص کی گندگی کو صاف کرتی ہے، اسی لیے اسلام کے نظام معیشت میں اس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اس کے ذریعہ اجتماعی طور پر معاشی چیلنجوں کا مقابلہ اور بنیادی سطح سے انسانی سرمایہ کو ڈیولپ کیا جاتا ہے، حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ زکوٰۃ وخیرات سے مال بڑھتا ہے اور ایسا انسان ہر طرح کے آفات وبلیات سے محفوظ رہتا ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے سے جذبۂ ایثار اور قوت برداشت کی صفت پیدا ہوتی ہے، اور یہ بھی اسی وقت ہوگا جب کہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق خرچ کیا جائے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی تقسیم کا طریقہ کسی کی خواہش کے تابع نہیں رکھا، بلکہ خود اس کے مصارف متعین کردیئے تاکہ دینے والے کسی تذبذب میں مبتلا نہ رہیں؛ چنانچہ قرآن مجید نے اس کے آٹھ اشخاص کو مصارف زکوٰۃ کا مستحق قرار دیا ہے۔

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفة قلوبھم و فی الرقاب والغارمین و فی سبیل اللہ وابن السبیل فریضة من اللہ واللہ علیم حکیم (توبہ:۶۰) اموال صدقہ فقیروں کے لیے، مسکینوں کے لیے اور انہیں اکٹھا کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے ہے جن کا دل جیتنا مقصود ہو اور غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کرانے کے لیے اور قرض چکانے کے لیے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے اور مسافروں کے لیے ہے، یہ حکم اللہ کی جانب سے ہے۔

مگر افسوس یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ افلاس وتنگی میں اس لیے مبتلا ہوا کہ صاحب ثروت کے دلوں سے صدقات وخیرات کے مثبت پہلو کا احساس رخصت ہوگیا، نتیجہ میں غریبوں کی آہیں ان کی دولت کو کھا گئیں، ان کی دولت وثروت مختلف راستوں سے بنیوں اور مہاجنوں کے قبضہ میں چلی گئی اور زکوٰۃ نکالنے سے جو برکتیں مال میں نازل ہوتیں وہ اٹھا لی گئیں پھر وہ دوسروں کے دست نگر بنتے گئے۔

راہ خدا میں خرچ کرنے کا ثواب:

قرآن مجید میں نماز کے بعد جس چیز کی سب سے زیادہ تاکید کی گئی وہ انفاق ہے اور اس کو تقویٰ اور ایمان کی علامت قرار دیا ہے، انفاق ایک ہمہ گیر لفظ ہے، جس کے اندر فرض انفاق مثلاً زکوٰۃ وکفارات اور نفلی انفاق شامل ہے یعنی انسان صرف مقدار واجب خرچ کرنے پر اکتفاء نہ کرے؛ بلکہ جس قدر مال ودولت اس کی ضرورت سے زائد ہو وہ معاشرے کے کمزور طبقوں تک پہونچائے، حدیث شریف میں فرمایا گیا: **ان فی المال لحقاً سوی الزکوٰۃ** مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ کے بندوں کا حق ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تیرے مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی جماعتی حقوق وابستہ ہیں؛ کیونکہ مال ودولت، درحقیقت اللہ کی ملکیت ہے انسان اس پر صرف نگراں اور خلیفہ ہے، وہ قطعی طور پر اپنی ملکیت کے سلسلہ میں خود مختار نہیں؛ بلکہ وہ اللہ کے حکم کا پابند ہے، لہٰذا جس جگہ وہ خرچ کرنے کا حکم دے انسان کے لیے وہاں خرچ کرنا ضروری ہوجاتا ہے، تاکہ اللہ کی اطاعت اور اس کے احکام کی بجاآوری اور اس کی مخلوقات کے ساتھ احسان مندی کی صفت پیدا ہوسکے۔ **یاایھا الذین آمنو انفقوا مما رزقنکم** (البقرۃ:۲۵۴) اے ایمان والو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مال خرچ کرنے والوں کی تعریف وتحسین کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے: **ومما رزقناھم ینفقون** (البقرہ) جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ **وماتنفقون من شئی فی سبیل اللہ یوف الیکم وانتم لا تظلمون** (انفال:۶۰) ایمان کو تازہ رکھنے کے لیے مسلمانوں کو باربار انفاق کی یاددہانی کرائی گئی تاکہ خرچ کرنے والوں کے اجروثواب کو اضعافاً مضاعفاً کرسکے، ارشاد ربانی ہے: **مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مأة حبة**۔۔۔ (البقرہ:۲۶۱) جو لوگ اپنے مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانہ کی ہے، جس سے سات بالیاں نکلی ہوں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ بڑھاتا جس کے لیے چاہتا ہے۔ قرآن کریم نے ضرورت سے زیادہ جو مال ہو اس کو خرچ کرنے کی تاکید کی۔ **یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو** (بقرۃ) لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم راہ خدا میں کیا خرچ کریں کہہ دیجئے کہ تمہاری ضرورت سے زیادہ جو مال ہو وہ خرچ کرو۔

ایک حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اولاد آدم! اگر تو فاضل دولت خرچ کردے تو یہ تیرے لیے اچھا ہے، اگر تونے اسے اپنے پاس روکے رکھا تو یہ تیرے حق میں برا ہے، ہاں بقدر کفاف تیرے پاس رہ جائے تو قابل ملامت نہیں۔ (مسلم شریف) احادیث میں صدقہ نافلہ کی بڑی اہمیت آئی ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انداز میں اس کی تاکید فرمائی۔ اور ایک حدیث میں ایسے شخص کو راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے برابر اجروثواب ملنے کی بشارت سنائی گئی۔ **الساعی علی الارملة والمسکین کالساعی فی سبیل اللہ** بیوہ اور مسکین کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو خدا کی راہ میں دوڑ دھوپ کرتا ہے۔

مشہور حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ اے اولا آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں، انسان کہے گا کہ اے میرے رب میں کیسے تیری عیادت کرتا جب کہ تو تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟ اللہ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا لیکن تونے اس کی مزاج پرسی نہیں کی؟ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو یقیناً تو مجھے اس کے پاس پاتا، اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا؛ لیکن تو نے مجھے کھلایا نہیں، وہ کہے گا اے میرے پرودگار میں تجھے کس طرح کھانا کھلاتا جب کہ تو سارے جہاں کا پالنہار ہے، اللہ فرمائے گا کہ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا، کیا تجھے علم نہیں تھا کہ کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً اس جروثواب کو میرے پاس پاتا، اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو تو مجھے پانی نہیں پلایا، وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو تو تمام جہاں کا رب ہے، اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا تھا مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا، اگر تو اس کو پانی پلادیتا تو یقیناً اس کے اجروثواب کو میرے پاس پاتا (مسلم)

میں نے تاریخ کی ایک کتاب میں پڑھا کہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ایک چرواہا بکری چرا رہا تھا، اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہاں سے گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ چرواہا کہہ رہا تھا کہ اے خدا اگر میں تجھ کو پالوں تو تیری خدمت کروں، اور ایسی کروں کی دنیا میں کسی اور نے نہ کی ہوگی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تو اللہ کے بندوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو اور نیکی اور بھلائی سے پیش آؤ تو اللہ کو پالے گا اور تیری نجات ہوجائے گی۔

سیرت وسوانح کی کتابوں میں ایک صحابی کا واقعہ مذکور ہے کہ دو سگے بھائی تھے غالباً ایک کا نام حضرت قیس تھا اور دوسرے کا نام عبید، بڑے بھائی حضرت قیس پاؤں سے معذور تھے اور کثیر العیال تھے، چھوٹے بھائی صحت مند وتوانا تھے، جو محنت ومزدوری کرکے کماتے تھے، اور دونوں مل بانٹ کر کھاتے تھے، ایک دفعہ چھوٹے بھائی کے ذہن میں آیا کہ میں کماتا ہوں اور اس کو تقسیم کردیتا ہوں، اس لیے اب بڑے کو کچھ نہیں دینا ہے، انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سمجھایا مگر وہ اپنی رائے پر مصر رہے، جب وہ دوسرے دن کام پر گئے تو کسی نے ان کو مزدور نہ بنایا دن بھر چکر کاٹتے رہے اور خالی ہاتھ واپس آگئے، نتیجہ دونوں گھر کا چولہا نہ جلا، تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے فاقہ کی حالت زار بیان کی، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیت کرلو کہ کل سے جب کام پر جائیں گے اور جو مزدوری ملے گی وہ بھائیوں میں تقسیم کردیں گے؛ کیونکہ وہ بھائی جو معذور ہے جب تم مزدوری کے لیے نکلتے تھے تو وہ مصلیٰ بچھا کر تمہارے لیے کسب حلال کی دعاء میں مصروف ہوجاتا، جب تم نے ارادہ بدل لیا تو اس نے دعاء کرنی چھوڑ دی، پھر وہ خوش وخرم رہنے لگے، حدیث میں فرمایا گیا وانتم ترزقون بضعفاءکم تم کو کمزوروں اور ضعیفوں کی بدولت ہی رزق ملتا ہے۔

اقرباء و اعزاء پر خرچ کرنے کا ثواب

بال بچوں کی پرورش کرنا، خویش واقارب اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا، صلہ رحمی کی بنیاد پر قرابت داروں کی حاجت روائی کرنا یہ سب کار عبادت ہے اور اس پر دوہرا اجر ملے گا، ایک خرچ کرنے کا ثواب اور دوسرے صلہ رحمی کا ثواب۔ حدیث پاک میں ہے: **اذاانفق المسلم علی اھلہ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقة** مسلمان جو کچھ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے وہ اگر صحیح اور نیک نیتی کے ساتھ ہو تو اس کے حق میں صدقہ ہے۔

احسان جتانے کی ممانعت:

جو کام اللہ کے لیے کیا جاتا ہے اس میں اللہ سے صلہ ملنے کی تمنا ہوتی ہے، مال خرچ کرنے میں یہ بھی شرط ہے کہ اخلاص اور حسن نیت کے ساتھ غریبوں اور محتاجوں کو دیا جائے، اگر مال دے کر احسان جتلایا یا تکلیف پہونچائی تو اس کا ثواب ختم ہوجائے گا، قرآن مجید میں ہے۔ **یاایھا الذین آمنوا لا تبطلو اصدقاتکم بالمن و الاذیٰ** (البقرۃ:۳۶۲) اے ایمان والو! اپنے صدقوں کو احسان رکھ کر اور اذیت پہونچا کر بے قیمت نہ بناؤ۔

اسی طرح ریا ونمود اور دکھاوا سے بچا جائے، ریا ایک فتنہ ہے جو اس سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو بچالیا، اس لیے ہر نیک عمل کو خالص اللہ کی رضا وخوشنودی کی خاطر انجام دینا چاہئے، چونکہ صدقہ وخیرات ایک پسندیدہ عمل ہے اور اللہ کے یہاں قیمت خلوص کی ہے، مظاہرہ کی نہیں اور نہ ہی دوسروں سے داد وتحسین حاصل کرنے کے لیے، حدیث میں آیا ہے کہ۔ **من سمع سمع اللہ بہ ومن رائی یرائی اللہ بہ** (البخاری) جو شخص شہرت کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے بری شہرت دے گا اور جو اپنے اعمال کی نمائش کرے گا اس کا مقصد دنیا کو دکھائے گا۔

صدقہ و خیرات نہ کرنے والوں کی سزا:

صدقہ وخیرات نہ دینے والے دنیا وآخرت میں سخت عذاب کے مستحق ہوں گے، چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ مال ودولت کو صندوقچوں میں ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب کی بشارت سنادیجئے۔

والذین یکنزون الذھب والفضة ولا ینفقونھافی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم، یوم یحمیٰ علیھافی نار جھنم فتکویٰ بھاجباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ماکنزتم لانفسکم فذوقواماکنتم تکنزون (التوبہ:۳۵) جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ جمع رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادیجئے، جس دن اسے جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا، پھر اس کے ذریعہ ان کی پیشانی اور ان کے پہلو اور پٹھوں کو داغا جائے گا، اور کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ مال جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا تو اب چکھو اس کا مزہ جو تم جمع کرتے تھے۔

احادیث کی کتابوں میں حضرت ثعلبہؓ کا واقعہ مذکور ہے کہ حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاریؓ نے حضورؐ سے درخواست کی کہ آپ دعاء فرمادیں کہ میں مالدار ہوجاؤں، حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو میرا طریقہ پسند نہیں؟ مجھے مالداری پسند نہیں، یہ چلے گئے پھر دوبارہ یہی درخواست کی کہ اگر مجھے مال مل گیا تو میں ہر حق والے کے حق کو ادا کروں گا، اللہ کے رسولؐ نے دعا کردی، جس کا اثر یہ ہوا کہ اس کی بکریوں میں بے پناہ زیادتی شروع ہوئی، یہاں تک کہ مدینہ کی زمین تنگ پڑگئی تو باہر چلے گئے، اور اب نمازیں قضاء ہونے لگیں، یا جنگل میں ادا کرنے لگے، پھر انہیں بکریوں میں زیادتی اتنی ہوئی کہ شہر مدینہ سے دور جاکر بسیرا لیا، اب وہاں سے صرف جمعہ اور جماعت سب سے محروم ہوگئے، حضورؐ نے فرمایا کہ یاویح ثعلبہ، ثعلبہ پر افسوس ہے، اسی زمانہ میں صدقہ کی آیت نازل ہوئی، آپؐ نے صدقہ کے لیے دو صحابی کو ثعلبہؓ کے پاس بھیجا، ثعلبہ نے کہا یہ تو جزیہ ہوگیا، جو غیر مسلموں سے لیا جاتا ہے، ابھی آپ لوگ جائیں میں غور کروں گا، پھر کوئی فیصلہ کروں گا، صدقہ وصول کرنے والے صحابہ حضورؐ سے حقیقت حال بیان کیا، پھر آپؐ نے وہی کلمہ دہرایا یاویح ثعلبة تین مرتبہ فرمایا پھر یہ آیت نازل ہوئی، "**ومنھم من عنداللہ**" بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ سے عہد وپیمان کے باوجود صدقہ وخیرات نہیں کرتے، اور اصول میں بخل کرتے ہیں "**فاعقبھم نفاقا فی قلوبھم**" یعنی اللہ نے ان کی بدعہدی کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں نفاق کو اور پختہ کردیا، اب ان کو توبہ کی توفیق ہی نہ ہوگی۔ جب اس کی خبر ثعلبہ کو ہوئی تو گھبراتا ہوا مدینہ آیا کہ میرا صدقہ قبول کرلیا جائے، (بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

Scanned with CamScanner

امارت شرعیہ اور اس کا نظام کار

مرتب: رضوان احمد ندوی

اسلام تمام مسلمانوں کو نظم واتحاد کے ساتھ زندگی گذارنے کی تعلیم دیتا ہے وہ انتشار اور خودسری کو قطعاً برداشت نہیں کرتا اس لئے کسی مسلمان کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ انفرادی زندگی میں تو خدا کے احکام کی پیروی کرے مگر اجتماعی زندگی میں من مانی اور خودرائی کی راہ اختیار کرے ایسی زندگی کسی طرح بھی اسلامی زندگی نہیں کہی جاسکتی۔ جس اسلام نے خالص عبادات جیسے انفرادی اعمال کو بھی ایک خاص نظم وڈسپلن کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہو وہ اجتماعی زندگی میں انتشار اور خودسری کو کیسے برداشت کرسکتا ہے، اسلام کا یہ خاص وصف ہے جو اسے سارے ادیان ومذاہب سے ممتاز کرتا ہے کہ اس کے جملہ احکام ونظام میں اجتماعیت کی روح کارفرما ہے۔ اسلام کی یہی وہ خصوصیت ہے جس نے عرب کے وحشی اور آپس میں پشتہا پشت تک لڑنے والے قبائل میں اخوت وہمدردی کا بے پناہ جذبہ پیدا کردیا اور ایک ایسی طاقت بنادیا جس کو قرآن پاک کے بلیغ الفاظ میں **بنیان مرصوص** (سیسہ پلائی ہوئی دیوار) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ تنظیم واتحاد اور طاقت وقوت کا اصل سرچشمہ اسلام کی بتائی ہوئی جماعتی زندگی میں پوشیدہ ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جماعتی زندگی کا کوئی تصور مرکزیت کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ اسلامی حکومتوں میں یہ مرکزیت خلیفہ یا حکمرانوں کو حاصل ہوتی ہے، جس کے ذریعہ اسلام کے تمام اجتماعی احکام وقوانین جاری ونافذ ہوتے ہیں اور سارے مسلمان اس کی اطاعت کرتے ہوئے ایک اجتماعی نظام میں منسلک رہتے ہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جہاں قوت واقتدار مسلمانوں کے ہاتھ میں نہ ہو تو کیا ایسے ملک میں وہ سارے احکام وقوانین جو مسلمانوں کی اجتماعی زندگی سے متعلق ہیں ترک کردیئے جائیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسی صورت میں اسلامی شریعت کی رو سے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے میں سے کسی صالح اور دین دار شخص کو اپنا امیر شریعت (شرعی سردار) منتخب کرلیں اور اس کے ذریعہ ممکن حد تک تمام شرعی امور کا اجراء ونفاذ عمل میں لائیں اور ان کو امیر کی اطاعت کا جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کریں۔ "یٰـاَیُّھَـا الَّـذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ." اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی، اور اس امیر کی اطاعت کرو (یعنی حکم مانو) جو تم مسلمانوں میں سے ہو۔

خدا کا شکر ہے کہ علماء کرام اور دردمندان ملت اس فریضہ سے غافل نہ رہے اور آج سے سو سال پہلے انہوں نے صوبہ، بہار واڑیسہ کے مسلمانوں کی ایک شرعی تنظیم قائم کردی جو امیر شریعت کے ماتحت مسلمانوں کو منظم ومتحد رکھنے اور نظام شرعی کے قیام وتحفظ کے لیے مسلسل کوشش کررہی ہے۔ پورے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام جس اجتماعی زندگی کا مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے، موجودہ دور میں امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ اس کی بہترین عملی شکل ہے۔

۱۳۳۹ھ میں مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فریضۂ دینی کی طرف علماء کو متوجہ کیا، اجتماعی نظام کے قیام کی دعوت دی اور حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ، حضرت مولانا شاہ بدرالدین صاحبؒ سجادہ نشیں خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف پٹنہ، قطب دوراں حضرت مولانا محمد علی مونگیر رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ رحمانی مونگیر کی تائید وحمایت سے ۱۹۲۱ء میں امارت شرعیہ کا قیام عمل میں آیا۔ ملک کے مشاہیر علماء اور مشائخ نے روز اول ہی سے امارت شرعیہ کے قیام، اس کے نصب العین اور طریقۂ کار کی پرزور تائید کی الحمدللہ یوم تاسیس سے اب تک امارت شرعیہ ملت کی عظیم خدمات انجام دے رہی ہے اور اس کا اثر بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ اور بنگال سے باہر پورے ملک میں محسوس کیا جاتا ہے۔ اہم ملی مسائل میں اس کے جرأت مندانہ فیصلوں پر اعتبار کیا جاتا ہے۔

امارت شرعیہ کا نظام کار

امارت شرعیہ کا نظام کار آٹھ بنیادی اور اہم شعبوں شعبۂ تبلیغ، شعبۂ تنظیم، شعبۂ تعلیم، دارالقضاء، دارالافتاء، دارالاشاعت، تحفظ مسلمین، بیت المال پر مشتمل ہے جن کے ذریعہ دین وملت کی جملہ اہم خدمات انجام پارہی ہیں اور موجودہ حالات میں اس کی اہمیت اور کارگذاری روز بہ روز بڑھتی جارہی ہے، ان کے علاوہ بھی کچھ دیگر ذیلی شعبے شعبہ امور مساجد، شعبہ تعمیر، ریلیف فنڈ ہیں، جو اپنے دائرے میں کام انجام دے رہے ہیں۔

۱-شعبۂ دعوت وتبلیغ:

شعبۂ دعوت وتبلیغ امارت شرعیہ کا اہم ترین شعبہ ہے جو مسلمانوں میں دین سے گہرا تعلق پیدا کرنے اور غیر مسلموں تک اسلام کی دعوت کا کام انتہائی نامساعد حالات میں بھی انجام دیتا رہا ہے، غیر اسلامی رسم کو مٹانے، اتحاد وتنظیم کے ساتھ زندگی گذارنے، معاشرہ کی اصلاح، معروف کو جاری کرنے اور منکرات کو مٹانے کی راہ میں اس شعبہ کے ذریعہ بیش بہا خدمات انجام دی گئی ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ قدرتی حادثات اور فرقہ وارانہ فسادات کے موقع پر مصیبت زدہ انسانوں کی مدد کرنا (جو بڑا اہم کام ہے) حضرات مبلغین وعمال ہی کی محنت اور جذبۂ اخلاص وایثار سے انجام پاتا ہے۔ شعبہ دعوت میں کئی ممتاز علماء کرام کی بھی خدمات حاصل ہیں۔

۲-شعبۂ تنظیم:

اس شعبہ کے ذریعہ مسلمانوں کو کلمہ کی بنیاد پر متحد کیا جاتا ہے انتراق وانتشار سے بچایا جاتا ہے اور ایک امیر کے ماتحت رہ کر زندگی گذارنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اب تک بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ کے ہزاروں مقامات پر امارت کی تنظیم قائم ہوچکی ہے، لیکن پوری آبادی کے تناسب سے کام ابھی بہت باقی ہے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں تنظیم قائم نہ ہو۔ مسلمانوں کی طاقت کی اصل بنیاد تنظیم ہی ہے۔ تنظیم واتحاد ہی کے ذریعہ ملت اسلامیہ کی تعمیر نو کا کام ہوسکتا ہے۔ اسی لئے اس کے ذریعہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مختلف علاقوں میں وفود کے دورے ہوا کرتے ہیں۔

۳-دارالافتاء:

امارت شرعیہ کے اس اہم شعبہ سے ملک وبیرون ملک سے آئے ہوئے ہزاروں دینی مسائل کے جواب دیئے جاتے ہیں، اب تک چھ لاکھ سے زائد فتاویٰ کے جوابات دیئے جاچکے ہیں۔ ان فتاویٰ کی پانچ جلدیں "فتاویٰ امارت شرعیہ" کے نام سے طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں، چھٹی جلد کی ترتیب کا کام جاری ہے۔ جو اہل علم کے لئے گرانقدر علمی سرمایہ ہے۔

۴-دارالقضاء:

امارت شرعیہ کا یہ سب سے اہم اور اپنی نوعیت کا منفرد شعبہ ہے، یہاں مسلمانوں کے باہمی جھگڑے بالخصوص طلاق، فسخ نکاح اور وراثت وغیرہ کے مقدمات کا فیصلہ ہوتا ہے۔ دوسری نوعیت کے سول مقدمات بھی یہاں فیصل ہوتے ہیں۔ اب تک ۴۰۰۰۰ / ۷ ہزار مقدمات کے فیصلے ہوچکے ہیں، مرکزی دارالقضاء کے علاوہ بہار، جھارکھنڈ اور بنگال کے ۶۹ / مقامات پر ذیلی دارالقضاء قائم ہیں اور قضاۃ مقرر ہیں۔ مرکزی دارالقضاء میں اوسطاً سالانہ پانچ سو مقدمات دائر ہوتے ہیں۔ دارالقضاء میں صرف ڈاک خرچ کے لیے فیس لی جاتی ہے۔

۵-دارالاشاعت:

امارت شرعیہ کے اس شعبہ سے دینی ومذہبی موضوعات پر کتابیں اور رسالے شائع ہوتے ہیں۔ اب تک ایک سو سے زیادہ کتابیں اور رسالے شائع ہوچکے ہیں۔ امارت شرعیہ کا ترجمان "نقیب" ہفتہ وار اسی دارالاشاعت سے شائع ہوتا ہے۔ جو امارت شرعیہ کا تحریری چہرہ ہے، نقیب کی ایک نہایت روشن تاریخ ہے۔ اس نے ہمیشہ دین وملت کی ترجمانی نہایت دلیری اور جرأت کے ساتھ کی ہے اور مسلمانوں کی ہر موقع پر رہنمائی کی ہے۔ ملکی اور ملی مسائل میں حق گوئی اور بے باکی اس کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ امارت شرعیہ کی خدمات سے واقفیت کے لیے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ خوبصورت طباعت اور دیدہ زیب کاغذات پر ۱۶/ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا سالانہ چندہ ۴۰۰/ سو روپئے ہے۔ تجارتی اصولوں پر کتابوں کی فروختگی کے لیے "مکتبہ امارت" قائم ہے جہاں سے امارت شرعیہ کی شائع کردہ کتابوں کے علاوہ دیگر دینی کتابیں بھی فروخت کی جاتی ہیں۔

۶-تحفظ مسلمین:

مسلمانوں کے جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت، ان کے مذہب وشرعی قوانین کو حکومت کے دست بُرد سے بچانا، مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اور اس کے لیے مطالبہ کرنا، ناگہانی آفات اور فرقہ وارانہ فسادات کے موقع پر مصیبت زدوں کی مدد، سرکاری نصابی کتابوں کی اصلاح کے لیے جدوجہد کرنا وغیرہ اس شعبہ کے خاص مقاصد ہیں۔ ایسے تمام موقعوں پر امارت شرعیہ کی خدمات بے مثال رہی ہیں۔ بہار اور ملک کے بعض دوسرے مقامات پر ہونے والے فسادات میں امارت شرعیہ کے کارکنوں کو فوراً پہنچ کر ریلیف پہونچانا اور مسلمانوں میں خوف وہراس دور کرکے اعتماد پیدا کرنا، مسلم پرسنل لا، بابری مسجد، مسلم اوقاف وغیرہ کے تحفظ کے سلسلہ کی تحریکات میں قائدانہ حصہ لینا اس شعبہ کی خاص کارگزاریاں ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کی سیاسی صورت حال اور وقتی حالات کے اتار چڑھاؤ کا مسلمانوں کے ملی وجود پر جو اثر پڑتا ہے اس سلسلے میں مؤثر اقدامات کے لیے امارت شرعیہ کے ذمہ دار حضرات ہمیشہ متوجہ رہتے ہیں اور اس کے لیے برابر جدوجہد کرتے رہتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اس ملک میں ایک باعزت شہری کا مقام حاصل رہے۔

۷-شعبۂ تعلیم:

امارت شرعیہ کے اس شعبہ کے تحت صوبہ کے مختلف مقامات پر دینی مکاتب ومدارس قائم ہیں۔ دینی تعلیم کی ترویج واشاعت امارت کے خاص مقاصد میں ہے۔ تقریباً ڈھائی سو مکاتب امارت شرعیہ کی نگرانی میں چل رہے ہیں، امارت شرعیہ کی کوشش یہ ہے کہ ہر آبادی میں مکتب کا خود کفیل نظام قائم ہوجائے جس کے لئے کوشش جاری ہے، اس سلسلہ میں ۲۰۲۱ء میں بہار جھارکھنڈ کے مختلف مقامات پر تعلیمی بیداری کے موضوع پر میٹنگیں ہوئیں اور ضلع سے بلاک کی سطح تک تعلیمی مشاورتی کمیٹی تشکیل دی گئی جن کے مثبت اثرات ظاہر رہے ہیں، اس کے علاوہ مسلمان طالب علموں میں جدید اعلیٰ تعلیم کی ہمت افزائی کرنا بھی اس کا مقصد ہے۔ چنانچہ میڈیکل اور انجینئرنگ کے غریب طلبہ کو وظائف دینے کے لیے ایک فنڈ بھی "تعلیمی فنڈ" کے نام سے قائم ہے بوقت ضرورت اس سے انجینئرنگ اور میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔ گریڈیہہ اور رانچی میں امارت پبلک اسکول قائم ہے، رانچی کے اربا میں امارت شرعیہ انٹرنیشنل اسکول کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا ہے۔

۸-بیت المال:

بیت المال امارت شرعیہ کا کلیدی شعبہ ہے جو در اصل ایک اسلامی خزانہ بھی ہے جس میں مسلمانوں کی زکوٰۃ وصدقات اور عطیات کی رقوم جمع ہوکر اپنے صحیح مصارف میں اور اہم دینی وملی کاموں میں خرچ ہوتی ہیں۔ مندرجہ بالا شعبوں اور ان کے ذریعہ انجام پانے والی تمام خدمات کے مصارف بیت المال ہی پورا کرتا ہے۔ اس طرح اس کو تمام شعبوں میں بنیادی حیثیت حاصل ہے اور ان کی کارکردگی کا زیادہ تر انحصار بیت المال کے استحکام پر ہے۔ یہاں سے فقراء ومساکین، بیوگان ویتامیٰ اور دوسرے محتاجوں کو مستقل امداد اور ماہانہ وظیفے دیئے جاتے ہیں، دور دراز علاقوں میں قائم مکاتب کے اساتذہ کو بھی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ دینی تعلیم حاصل کرنے والے نادار طالب علموں کو ماہانہ اور وقتی وظائف جاری کئے جاتے ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات، حادثات کے موقعوں پر مصیبت زدوں کی مدد کی جاتی ہے ان کے علاوہ دین وملت کے مختلف کاموں میں بیت المال سے رقمیں صرف کی جاتی ہیں۔ سال رواں کا بجٹ ۹/ کروڑ ۵۲ لاکھ دس ہزار روپئے سے اوپر ہے جو مسلمانوں کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں، اگر آپ بھی بیت المال میں تعاون کرنا چاہتے ہیں تو۔ چک اور ڈرافٹ پر صرف بیت المال امارت شرعیہ پٹنہ لکھیں اور رقم ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ ۸۰۱۵۰۵ کے پتہ پر ارسال کردیں۔

۹-المعہد العالی:

امارت شرعیہ کے شعبۂ افتاء وقضاء کے تحت فقہ اسلامی سے خصوصی مناسبت رکھنے والے فضلاء مدارس کی تربیت کا کام "المعہد العالی" کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اس میں ہر سال شوال کے مہینہ میں صوبہ وبیرون صوبہ کے باصلاحیت علماء کا داخلہ لیا جاتا ہے۔ اس کا نصاب دو سالہ ہے، اس میں درس کے ساتھ افتاء کی عملی تربیت، قضاء کے مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ لکھنے کی عملی مشق کرائی جاتی ہے، اس شعبہ سے ڈیڑھ سو سے زائد ایسے علماء تربیت پاکر نکل چکے ہیں جو ملک کے مختلف حصوں میں افتاء وقضاء اور درس وتدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۱۳/ پر)

Scanned with CamScanner

موجودہ حالات میں عبادت گاہوں سے متعلق بہار کی ملی تنظیموں کے سربراہان کا مشترکہ بیان

بہار کی اہم ملی تنظیموں کے سربراہان نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ موجودہ حالات میں جبکہ کورونا وائرس ایک بار پھر تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے، اور مرض کی صورت حال روز بروز بڑھتی جارہی ہے، جس کی وجہ سے حکومت نے پھر مختلف طرح کی پابندیاں لگادی ہیں ۔ایسے وقت میں مسجدوں میں جمعہ و جماعت اور تراویح سے متعلق مختلف مقامات سے فون آرہے ہیں، اور لوگ سوال کررہے ہیں کہ اس صورت حال میں مسجدوں میں جمعہ و جماعت اور تراویح کیسے قائم کی جائے؟ تو اس سلسلہ میں ہمیں جاننا چاہئے کہ مسجدوں کی تعمیر ہی جماعت کے لیے کی جاتی ہے اور مسجد کو آباد کرنا ایمان والوں کی اہم ذمہ داری ہے، لیکن موجودہ حالات میں نماز گھروں میں بھی پڑھی جاسکتی ہے، گھر میں نماز ادا کرنے سے نماز ہو جائے گی، اور گھر میں نماز پڑھنے والوں کو ثواب ملے گا۔مگر مسجدوں کو بند کردینا یا جماعت کا انتظام نہ کرنا غلط ہوگا۔مسجدوں میں اذان کی پابندی ہونی چاہئے اور امام، مؤذن، مسجد سے وابستہ ذمہ داران، ملازمین، خدام اور حاضر باش افراد کے ساتھ نماز کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے، عام لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کریں۔اس بارے میں حکومت کی طرف سے عبادت گاہوں کے متعلق جو گائڈ لائن جاری ہوئی ہے اس کو اچھی طرح پڑھ لیں، سمجھ لیں اور اس کی رعایت کرتے ہوئے عبادت کا اہتمام کریں ۔انہوں نے مزید کہا کہ کورونا وبا کی اس تازہ لہر کو روکنے کے لیے حکومت نے جو اقدامات کیے ہیں، اس میں تعاون دیں، بلاضرورت بھیڑ بھاڑ کی جگہوں پر جانے سے بچیں، سماجی دوری کا خیال رکھیں، ماسک اور سینیٹائزر کا استعمال کریں، صحت کی حفاظت بھی ایک اہم ایمانی تقاضہ ہے، رمضان کے مبارک مہینہ میں تمام مسلمان مرد و عورت استغفار کا خصوصی اہتمام کریں اور اپنے لیے اور ملک و ملت کے لیے عافیت کی دعاء کریں۔

واضح ہو کہ امارت شرعیہ و دیگر مختلف تنظیموں کا متفقہ طور پر حکومت بہار سے مطالبہ جاری ہے کہ جس طرح شاپنگ مال، سنیما ہال اور دیگر عوامی مقامات/آفسوں اور تفریح گاہوں میں کورونا پروٹوکال کی پابندی کرتے ہوئے تینتیس فیصد سے پچاس فیصد تک کی اجازت دی گئی ہے، آخری رسومات میں پچاس لوگوں اور شادی و شرادھ جیسی تقریبات میں دوسو لوگوں تک کے شریک ہونے کی اجازت ہے، اسی طرح ضروری لوازمات کے ساتھ مساجد اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں میں بھی لوگوں کو عبادت کی اجازت دی جائے۔

مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی
نائب امیر شریعت بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ
موبائل نمبر:9358140858

حسن احمد قادری
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء بہار (الف)
موبائل نمبر:9431009514

مولانا رضوان احمد اصلاحی
امیر جماعت اسلامی حلقہ بہار
موبائل نمبر:8651882777

مولانا سید امانت حسین
مجلس علماء و خطباء امامیہ بہار
موبائل نمبر:9934440199

ڈاکٹر انوار الہدیٰ
جنرل سکریٹری مسلم مجلس مشاورت
موبائل نمبر:9431045214

مولانا ڈاکٹر احمد ولی فیصل رحمانی
سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر
موبائل نمبر:9871077738

مولانا ڈاکٹر شمیم الدین احمد منعمی
سجادہ نشیں خانقاہ منعمیہ میتن گھاٹ، پٹنہ سٹی
موبائل نمبر:9431004713

مولانا خورشید احمد مدنی
صدر جماعت اہل حدیث، پٹنہ
موبائل نمبر:9934671798

مولانا سید مشہود احمد قادری ندوی
پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ
موبائل نمبر:9430828786

مولانا محمد ناظم قاسمی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء بہار (میم)
موبائل نمبر:9431015726

رمضان المبارک کے موقع پر مدارس اسلامیہ کا تعاون کریں اہل خیر حضرات: مولانا محمد شبلی القاسمی

ملک کے غیر معمولی صورت حال میں مدارس اسلامیہ کا تحفظ اور اس کی بقاء پوری ملت اسلامیہ کی ذمہ داری

اس ملک میں دین و شریعت کی بقاء و تحفظ کا جو بھی کام ہو رہا ہے، وہ ملک کے طول و عرض میں قائم مدارس اسلامیہ کی رہین منت ہے ۔مسلمانوں کے عام تعاون سے چلنے والے یہ مدارس ہی ہیں جن کی وجہ سے مساجد آباد ہیں، اذانیں ہو رہی ہیں، نمازیں پڑھی جارہی ہیں، قرآن کی تلاوت ہو رہی ہے، افتاء اور قضا کی مسندیں سجی ہوئی ہیں، قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں، دلوں میں ایمان کی شمعیں روشن ہیں اور جس قدر بھی ہے قوم مسلم کی شوکت و سطوت ان ہی مدارس کی وجہ سے قائم ہے ۔اللہ نہ کرے اگر ان مدارس کا نظام کمزور ہو گیا تو اس ملک میں دین و شریعت کی بنیادیں بھی کمزور ہو جائیں گی ۔اس لیے پوری قوم کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان مدارس کے نظام کو مضبوط اور مستحکم رکھے تاکہ ہماری آنے والی نسل، ان کے بعد آنے والی نسل اور یوں ہی نسل در نسل ایمان و اسلام کی آبیاری ہوتی رہے اور اسلام کا درخت توانا و تناور بنا رہے ۔ یہ باتیں امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم جناب مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب نے اپنے ایک بیان میں کہیں ۔انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کورونا وائرس کی وجہ سے پورے ملک کے حالات دگرگوں ہیں، مدارس کے نظام پر اس کا بہت برا اثر پڑا ہے، گذشتہ سال لاک ڈاؤن کی وجہ سے مدارس کے سفراء کہیں سفر نہ کرسکے، جس کی بنا پر انہیں اہل خیر کا تعاون حاصل نہ ہو سکا، اس سال بھی حالات بہت اچھے نہیں ہیں ۔ایسی صورت حال میں تمام اہل خیر سے گذارش ہے کہ مدارس کے سفراء اگر آپ کے پاس پہونچیں تو ان کا اکرام کیجئے اور حتی الوسع ان کا بھر پور تعاون کیجئے، اس سلسلہ میں انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر ان کا تعاون کردیں، درمیان رمضان یا آخر رمضان میں آنے اور حساب کتاب مکمل نہ ہونے کا عذر نہ پیش کریں۔فوری طور پر حساب کرلینا چاہئے، ہوسکتا ہے رمضان کے درمیان یا آخری ایام سفر کے اعتبار سے مشکل ہو جائیں۔اور اگر مدارس کے علماء و سفراء نہیں پہونچتے ہیں تو بھی گذشتہ سالوں میں جن مدارس کا تعاون کرتے رہے ہیں ان تک رقم پہونچانے کی کوشش کریں۔خاص طور پر اپنے علاقے کے چھوٹے بڑے مدارس کا ضرور خیال رکھیں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کریں ۔اس اہم دینی و فلاحی کام میں اپنی بساط کے موافق خود اور اپنے رفقاء کو متوجہ کرکے رمضان جیسے بابرکت مہینے میں تعاون فرمائیں۔ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

حج 2021: عازمین کے لیے کورونا کا ٹیکہ لینا لازمی

حج کمیٹی آف انڈیا نے ایک نوٹس جاری کر عازمین کو مطلع کیا ہے کہ رواں سال حج کے خواہشمند عازمین، جنہوں نے سال ۲۰۲۱ء میں حج کے لئے درخواست دی ہے، انہیں حج کے لئے سعودی عرب کی روانگی سے قبل کورونا ٹیکے کی دونوں خوراک لینا لازمی ہے ۔حج کمیٹی نے کہا ہے کہ جون سے حاجیوں کی پرواز شروع ہوگی۔ اس لئے تمام عازمین جنہوں نے حج ۲۰۲۱ء کے لئے درخواست دی ہیں، وہ کورونا ویکسین کی پہلی خوراک فوری طور پر خود ہی لے لیں، تاکہ روانگی کے قبل انہیں دوسری خوراک دی جاسکے۔حج کمیٹی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ سعودی عرب کی وزارت صحت نے عازمین کے لئے دونوں خوراک لازمی قرار دیا ہے۔

حج کمیٹی نے واضح کیا ہے کہ سعودی عرب کی جانب سے ابھی تک حج ۲۰۲۱ء کے متعلق کسی طرح بات نہیں ہوئی ہے، حج 2021 کے متعلق سعودی انتظامیہ کی منظوری کے بعد آگے کی کاروائی کی جائے گی۔(ایجنسی)

کل جماعتی میٹنگ کی تجاویز پر عمل کیا جائے گا: وزیر اعلیٰ بہار

بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے کہا کہ کورونا بحران پر تبادلہ خیال کے لئے گورنر کی صدارت میں ہونے والی کل جماعتی میٹنگ سے موصول تجاویز پر عمل کیا جائے گا۔انہوں نے جمعرات کو آئی جی آئی ایم ایس میں کورونا کا دوسرا ٹیکہ لینے کے بعد نامہ نگاروں سے بات چیت میں کہا کہ وزیر اعظم نے کہا تھا کہ گورنر سطح پر بھی جماعتوں کی میٹنگ ہونی چاہئے۔انہوں نے گورنر سے اجلاس کیلئے درخوست کی ہے۔۱۷/اپریل کو گورنر کی قیادت میں ہونے والی کل جماعتی میٹنگ میں سبھی لوگوں کی جو تجاویز آئیں گی، اس کی بنیاد پر قدم اٹھائے جائیں گے ۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دنیا بھر میں کورونا انفیکشن کے معاملے تیزی سے بڑھ رہے ہیں، بہار میں بھی کورونا کے معاملے بڑھ رہے ہیں، اس سے متعلق ایک ایک چیز پر نظر رکھی جارہی ہے، زیادہ سے زیادہ کورونا جانچ کرائے جارہے ہیں، جن علاقوں میں انفیکشن کا پتہ چل رہا ہے ان علاقوں پر خاص نظر رکھی جارہی ہے، کورونا جانچ کی تعداد ریاست میں روزانہ ایک لاکھ سے زیادہ کرائی جارہی ہے، اسے اور بھی بڑھایا جائے گا۔ریاست میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی ٹیکہ کاری بھی کرائی جائے گی تاکہ کورونا انفیکشن کا اثر لوگوں پر کم سے کم ہو سکے ۔انہوں نے کہا کہ کورونا ملک کے سبھی ریاستوں میں پھیل رہا ہے، ایک جگہ سے دوسری جگہ لوگ آجارہے ہیں، بہار میں باہر سے آنے والے لوگوں کی بھی جانچ کی جارہی ہے۔(یواین آئی)

ریلوے کی خدمات بحال رہیں گی: چیئرمین ریلوے بورڈ

کووڈ کی وبا کے تیزی سے پھیلنے کی وجہ سے ملک گیر سطح پر لاک ڈاؤن کے خدشات کے پیش نظر ہندوستانی ریلوے نے واضح کیا ہے کہ کووڈ کے نام پر کسی کو بھی خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ریلوے خدمات میں کوئی کٹوتی نہیں کی جائے گی اور ڈیمانڈ کے مطابق اضافی ٹرینیں چلائی جائیں گی۔

ریلوے بورڈ کے چیئرمین اور چیف ایگزیکیٹو آفیسر (سی ای او) سنیت شرما نے یہاں ایک ورچوئل پریس کانفرنس میں کہا کہ ملک کے کسی بھی حصے میں کسی کو یہ فکر نہیں کرنی چاہئے کہ ریلوے کی خدمات بند ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے ۱۴۹۰/میل ایکسپریس ٹرینیں چلارہی ہے، جو کووڈ سے پہلے کی مدت کے مقابلے میں ۸۴/فیصد ہے۔

اسی طرح ۹۲/فیصد یعنی ۵۳۸۷/مضافاتی خدمات بھی چل رہی ہیں۔صرف مسافر ٹرینوں کی صورت میں ۲۶/فیصد یعنی ۹۴۷/ٹرینیں چلائی جارہی ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ مسافر ٹرینیں غیر محفوظ ہیں اور مسافروں کے کووڈ پروٹوکول کو یقینی بنانا مشکل ہے۔

مسٹر شرما نے کہا کہ ان خدمات کے علاوہ، ممبئی اور دہلی سے اپریل اور مئی کے مہینوں میں ۱۴۰/اضافی ٹرینوں کے ۴۸۳/پھیرے چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ممبئی، پونے، سورت، احمد آباد، بنگلورو، چنئی، دہلی وغیرہ جیسے شہروں میں مختلف اسٹیشنوں پر نظر رکھی جارہی ہے۔مختلف زونوں میں جنرل منیجروں کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں کہ جیسے ہی ان کے دائرہ اختیار میں کسی اسٹیشن سے کسی جگہ تک نئی ریل گاڑی کا مطالبہ کیا گیا ہے، وہ اسے فوری طور پر چلانے کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔اس کے لئے اضافی ریک فراہم کی گئی ہیں۔(یواین آئی)

Scanned with CamScanner

بقیات

(بقیه زکوٰة کا اسلامی تصور)

حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہارا صدقہ قبول کرنے سے منع کر دیا ہے، تم نے اطاعت نہ کی ثعلبہ ناکم واپس گیا، آپ کی وفات کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صدقہ دینے لگا انہوں نے کہا کہ حضورؐ نے قبول نہیں کیا تو میں کیسے کروں؟ پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں صدقہ لے کر آیا سبھوں نے یہی جواب دیا یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے عہد میں ثعلبہ کا انتقال ہو گیا۔

ما سلككم في سقر، قالوا لم نك من المصلين، ولم نك نطعم المسكين (المدثر)

قیامت کے دن صاحب ایمان جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ کس جرم میں دوزخ میں ڈالے گئے، تو وہ جواب دیں گے اور کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے۔

حدیث میں فرمایا گیا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا، پھر اس نے زکوۃ ادا نہ کی، قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل بنادی جائے گی، اس کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے، اس کی گردن میں اس کو لپیٹ دیا جائے گا، پھر وہ اس شخص کے جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، تمہارا خزانہ ہوں، وہ چیخے گا، پکارے گا، مگر وہاں کوئی جائے پناہ نہیں ملے گی، اسی لئے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مانعین زکوۃ سے جہاد کرنے کا اعلان فرمایا "**واللہ لا قاتلن من فرق بين الصلوٰة والزكوٰة**"۔

اب ہمیں اعتراف کرنا چاہئے کہ ہمارے سرمایہ دار طبقہ کو ملت کے لئے جو کرنا چاہئے وہ نہیں کیا، ہم نے دولت اپنی عیش و آرام اور اپنے بال بچوں کے لئے جمع کیا، اکثر یہ دولت ہمارے گھر کی چہار دیواری اور ہمارے محدود گھرانے سے آگے نہیں بڑھی، یاد رکھئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "**يوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم**" جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد، مگر وہاں جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آئے گا۔

آج وہ معاشرہ خوشحال ہے، جہاں مالدار اپنے غریب محتاج اور ضرورت مند رشتہ داروں، پڑوسیوں کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، اس لئے جب تک مالی قربانیوں کا جذبہ نہیں ابھرے گا اس وقت تک مسائل دور نہیں ہو سکتے، اس وقت ضرورت ہے مزاج میں تبدیلی لانے کی، صدقہ وخیرات کر کے اللہ کی رضا حاصل کرنے کی۔

(بقیه امارت شرعیه)

۱۰-دارالعلوم الاسلامیہ:

حالات و ضرورت کے پیش نظر مورخہ ۲۱/شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۸/جنوری ۲۰۰۰ء روز جمعہ کو امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ و جھارکھنڈ کی نگرانی میں ایک دینی و تعلیمی ادارہ "دارالعلوم الاسلامیہ" کے نام سے قائم ہوا جو رضا نگر گون پورہ پھلواری شریف پٹنہ میں واقع ہے۔ اس کے لیے ایک صاحب خیر جناب احمد رضا خان صاحب مرحوم نے پانچ بیگھا سے زائد اراضی خرید کر وقف کر دی۔ چند سالوں تک یہ ادارہ قاضی نگر پھلواری شریف میں کرایہ کے مکان میں چلتا رہا اب الحمدللہ ۱۸/فروری ۲۰۰۶ء سے یہ ادارہ اپنی سرزمین پر چل رہا ہے۔ حفظ و تجوید کے علاوہ فضیلت تک کی تعلیم ہو رہی ہے اور تعلیم و تربیت و طعام و قیام کا بہترین نظم ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ادارہ روز افزوں ترقی پر ہے اور عوام و خواص کو اعتماد حاصل ہے۔ ساڑھے چار سو سے زائد طلبہ کے طعام و قیام کا نظم من جانب ادارہ ہے یہ ادارہ امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ و جھارکھنڈ کی نگرانی میں قائم ہے لیکن چونکہ اس کے اخراجات مستقل ہیں اور مستقبل میں مزید اخراجات کی توقع ہے اس لیے اس کے حساب و کتاب کا نظم بیت المال امارت شرعیہ سے الگ رکھا گیا ہے۔

۱۱-وفاق المدارس الاسلامیہ:

ہندوستان میں دینی مدارس نے شرعی علوم کی حفاظت و ترویج اور نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کا عظیم الشان فریضہ انجام دیا ہے۔ ہمارے صوبہ بہار، اڑیسہ و جھارکھنڈ میں یہ مدارس ہزاروں کی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان مدارس کی ایک بڑی تعداد بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ سے ملحق ہے اور انہیں سرکاری امداد بھی ملتی ہے۔ ان کے علاوہ بڑی تعداد ان آزاد دینی مدارس کی ہے جو ملحق نہیں ہیں۔ ایسے مدارس کے درمیان ربط و ہم آہنگی پیدا کرنے، ان کے معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لیے امارت شرعیہ کے تحت "وفاق المدارس الاسلامیہ" کا قیام ہوا ہے، جس کے ذریعہ یکساں نصاب تعلیم کا اجراء، اساتذہ کی ٹریننگ اور مدارس کے سالانہ امتحان کا نظم ہوتا ہے۔

۱۲-کتب خانہ:

کتب خانہ امارت شرعیہ کی مرکزی بلڈنگ کی دوسری منزل کے ایک وسیع ہال میں واقع ہے جس میں مختلف علوم و فنون کی کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ علمی و تحقیقی کام کرنے والے حضرات صوبہ و بیرون صوبہ سے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس لائبریری کو مزید علمی و تحقیقی مراجع و فتاوی سے آراستہ کیا جا رہا ہے تا کہ علمی و تحقیقی کام کرنے والے پوری طرح استفادہ کر سکیں۔

۱۴-امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ:

امارت شرعیہ نے دینی تعلیم کے فروغ کے ساتھ اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم کو عام کرنے پر توجہ دی ہے۔ اس کے لیے "امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ" قائم ہے۔ اس ٹرسٹ کے ذریعہ آٹھ ٹیکنیکل ادارے پھلواری شریف، دربھنگہ، پورنیہ، راورکیلا اور ساٹھی (مغربی چمپارن) میں چل رہے ہیں۔ رانچی، بہار شریف، گریڈیہ اور کٹیہار میں انسٹی ٹیوٹ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ اسی طرح عام انسانی خدمت کے لیے مولانا سجاد میموریل اسپتال پھلواری شریف میں قائم ہے جس میں آؤٹ ڈور کے ساتھ عورتوں و بچوں کے لیے بیڈ کا نظم ہے۔ غریب مریضوں کو مفت دوائیں بھی دی جاتی ہیں۔ اس کے تحت پیتھالوجی، آنکھ کے علاج، اکسرے، ٹیکہ وغیرہ کا بھی نظم ہے۔ ہر سال آنکھ کے آپریشن کا مفت کیمپ بھی لگتا ہے۔ اس کے تحت تین ایمبولینس گاڑیاں ہیں جو ۲۴ گھنٹے خدمت کے لیے تیار رہتی ہے۔ جہاں سے ہزاروں لوگوں کو فائدہ پہونچ رہا ہے۔ امارت شرعیہ کی ہمہ جہت خدمات کے پیش نظر اصحاب خیر سے مخلصانہ اپیل ہے کہ امارت شرعیہ کی بھرپور مدد کریں اور یقین مانئے کہ کار خیر میں حصہ لینے سے اللہ تعالیٰ کاروبار میں برکت عطا فرماتے ہیں اور زندگی کو ترقی اور خوشحالی سے ہمکنار کرتے ہیں۔

رمضان کے مبارک میں خرچ کرنے سے دہرا اجر و ثواب ملتا ہے اس لئے امارت شرعیہ کی ترقی و استحکام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

بینک ڈرافٹ یا چیک پر صرف "بیت المال امارت شرعیہ"

BAITUL MAL IMARAT SHARIAH لکھا جائے۔

رقم بھیجنے کا پتہ: بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ ۸۰۱۵۰۵

Baitulmal, Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505

فون نمبر 0612-2555668،2555351,2555014,255280

6201750230,6201750233

E-mail:

imaratshariahphulwarisharif@gmail.com

nazimimaratshariah@gmail.com

مندرجہ ذیل اکاؤنٹ پر براہ راست رقم ٹرانسفر کر سکتے ہیں:

A/C Name : Imarat Shariah

A/c No. 918020107701035

IFSC Code : UTIB003615

Bank Name : Axis Bank

Branch : Phulwari Sharif, Patna

پیغام امارت

آنے والی نسلوں کی حفاظت کے لیے ادارے قائم کرنا ضروری

میں جانتا ہوں کہ ادارے قائم کرنا آسان نہیں ہے، اس میں مشکلات ہیں، لیکن بھلا بتایئے، کہ آپ اگر چیلنجوں کو قبول نہیں کریں گے، تو کون کرے گا؟ اگر آپ چیلنجوں کو قبول نہیں کریں گے تو یاد رکھئے، آنے والے دنوں میں آپ کی اولاد اور آپ کی نسلیں سر اٹھا کر اس سرزمین پر نہیں چل سکیں گی، اس لیے چاہے مشکلات ہوں، چاہے آسانیاں، آنے والے دنوں میں اپنی نسلوں کو سر اٹھا کر چلنے کے لیے اپنے ادارے قائم کرنا ضروری ہے۔ ایسا ادارہ جس مین ہر ہندوستانی پڑھ سکے اور یہ سمجھے کہ مسلمان صرف لینے والی ملت نہیں ہے، دینے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے، اور یہ دینے کی پوزیشن میں ہے، آپ اپنی اس پوزیشن کو سمجھئے اور مضبوط کیجئے۔ (مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

حوصلہ کے ساتھ جئیں اور جرأت کے ساتھ مریں

دشواریاں آتی ہیں، اور دشواریاں آئیں گی، مصیبتیں آتی ہیں اور مصیبتیں آئیں گی، مصیبتیں تو پیدا اسی لیے کی گئی ہیں کہ وہ آئیں، لوگوں کو پکڑیں، انہیں آنے سے کوئی روک نہیں سکتا، اس لیے کہ مرضی مولیٰ یہی ہے، اللہ تعالیٰ نے مصیبتیں اس لیے نہیں بنائی ہیں کہ وہ کسی جیل خانہ کے اندر بند رہیں۔ وہ تو اس لیے ہی بنائی گئی ہیں کہ بندوں کے درمیان آئیں، جسے چاہیں پکڑیں۔ شیطان اور ابلیس کا اپنا کام ہے، وہ اپنے کام میں لگا ہوا ہے، مصیبتیں اور آفتیں بھی اپنی روش پر چل رہی ہیں، ان سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے ارادے اور عزائم میں کمزوری نہیں آنی چاہئے۔ اور ہمیں اور آپ کو شکست حوصلہ نہیں ہونا چاہئے، ہم اگر میدان میں شکست کھا بھی جائیں تو کوئی خاص بات نہیں، شکست حوصلہ نہ ہوں، یہ خطرناک بات ہے، اس لیے حوصلے کے ساتھ جئیں اور جرأت کے ساتھ مرنے کا ارادہ بنائیں۔ (مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

بزدلی اور حالات سے گریز زندہ لوگوں کی علامت نہیں

وہ احتیاط جو بزدلی کا تحفہ دے، وہ پرہیز جو حالات سے گریز سکھائے، وہ صبر جو ظلم مسلسل کی حسین تعبیر تلاش کرے اور وہ برداشت جو بے عملی تک پہونچا دے، زندہ افراد اور زندہ اداروں کے لیے نہ تو قابل قبول ہے اور نہ گوارا۔ (مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

اسلام کے نظام عبادت کی روح وحدت واجتماعیت ہے

رمضان المبارک کی مناسبت سے علماء کرام اور ائمہ مساجد سے یہ بات بھی کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے علاقہ اور اپنے حلقہ میں جمعہ وعیدین کے خطبہ میں شریعت اسلامی کی اہمیت اور مسلم پرسنل لا سے متعلق مسائل وضروریات عوام کے سامنے بیان کریں، اصلاح معاشرہ پر خصوصی توجہ دلائیں، معاشرہ میں پھیل رہی برائیوں سے خبردار کریں، تا کہ ہمارا معاشرہ صالح اسلامی معاشرہ بن سکے، دوسری بات یہ ہے کہ کلمہ واحدہ کی بنیاد پر امت کو متحد و منظم رہنے کی مسلسل جدوجہد کرتے رہیں، کیوں کہ اسلام کے نظام عبادت کی روح وحدت واجتماعیت ہے۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت، جمعہ وعیدین، میدان عرفات میں سارے عالم کے مسلمانوں کا اجتماع اور پوری دنیا میں ایک ہی ماہ رمضان میں روزوں کا حکم یہ اتحاد امت کا عظیم پیغام ہے تا کہ مسلمان مختلف حصوں میں تقسیم ہونے کے بجائے ایک امت اور ایک جماعت بن کر "کونوا عباد اللّٰہ اخوانا" کے مصداق بن جائیں۔ (حضرت مولانا محمد ولی رحمانیؒ)

Scanned with CamScanner

اعلان مفقود الخبری

معاملہ نمبر ۱۸/۵۲۲/۱۴۴۲ھ

(متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد)

تمنا خاتون بنت ارمان حسین مقام وڈاکخانہ بڑا آم بونا تھانہ نرسا ضلع دھنباد۔ فریق اول

بنام

توحید ولد ماجد مقام جی اے ٹی ۷ ہارٹس بنگالی کیمپ میرا باغ پچھمی بہار ویسٹ دہلی۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد میں عرصہ ڈیڑھ سال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۱۱/شوال ۴۲ھ مطابق ۲۴/مئی ۲۰۲۱ء روز سوموار بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۷/۴۹۳/۱۴۴۱ھ

(متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد)

سلطانہ پروین بنت قمر الدین۔ فریق اول

بنام

محمد محمود ولد محمد قاسم۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد میں عرصہ چار سال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۵/ذیقعدہ ۴۲ھ مطابق ۱۶/جون ۲۰۲۱ء روز بدھ بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۷/۵۱۳/۱۴۴۲ھ

(متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد)

ریحانہ خاتون بنت نصیر الدین انصاری مقام نیو اسلام پور پانڈر پالا ڈاکخانہ بی پالی ٹیکنک دھنباد۔ فریق اول

بنام

شمشاد احمد انصاری ولد عبد الرزاق احمد مقام حکیم پور ڈاکخانہ ساہس پور ضلع بجنور۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد میں عرصہ ۶/سال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۱۲/ذیقعدہ ۴۲ھ مطابق ۲۳/جون ۲۰۲۱ء روز بدھ بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۳۷/۴۴۷/۱۴۴۰ھ

(متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ بالا ساتھ سیتامڑھی)

شہیدہ پروین بنت محمد لال مقام بلیا ڈاکخانہ راجکھنڈ وایا اورائی مظفرپور حال مقام: کیر آف محمد عالم گیر مقام وڈاکخانہ مہسول، گوڑ سیتامڑھی۔ فریق اول

بنام

محمد سمد ولد محمد سلیمان مقام کٹرا چرتولی ڈاکخانہ کٹرا وایا کٹرا مظفرپور۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ بالا ساتھ سیتامڑھی میں غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۵/ذیقعدہ ۴۲ھ مطابق ۱۶/جون ۲۰۲۱ء روز بدھ بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۲۰/۴۷/۱۴۴۲ھ

(متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ بالا ساتھ سیتامڑھی)

گلناز خاتون بنت محمد ابو اللیث مقام مدھوبن گوٹ ڈاکخانہ مدھوبن بسہا وایا باج پٹی ضلع سیتامڑھی۔ فریق اول

بنام

محمد ساحل ولد محمد عبدل مقام بڑا گاؤں ڈاکخانہ پریم پور تھانہ کان پور نگر ضلع کان پور۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ بالا ساتھ سیتامڑھی میں عرصہ ۳/سال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۵/ذیقعدہ ۴۲ھ مطابق ۱۶/جون ۲۰۲۱ء روز بدھ بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۱۰/۴۷۸/۱۴۴۲ھ

(متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ بالا ساتھ سیتامڑھی)

جاسمین خاتون بنت محمد داؤد انصاری مقام وڈاکخانہ پر اڑھی ضلع سیتامڑھی۔ فریق اول

بنام

محمد حسنین انصاری ولد محمد رشید انصاری۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ بالا ساتھ سیتامڑھی میں عرصہ ڈھائی سال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۵/ذیقعدہ ۴۲ھ مطابق ۱۶/جون ۲۰۲۱ء روز بدھ بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۶/۴۷/۱۴۴۲ھ

(متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ بالا ساتھ سیتامڑھی)

شائستہ پروین بنت محمد لڈو مقام جھنگی وارڈ نمبر ۱۴ ڈاکخانہ بوکھرا ضلع سیتامڑھی۔ فریق اول

بنام

محمد وصی ولد محمد جاوید مقام مالونی ممبئی۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ بالا ساتھ سیتامڑھی میں عرصہ ایک سال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۱۰/ذیقعدہ ۴۲ھ مطابق ۲۱/جون ۲۰۲۱ء روز سموار بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۴۵/۲۰۰۳/۱۴۴۲ھ

(متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ بیگوسرائے)

نیلوفر پروین بنت محمد مظفر مقام سرائے نور نگر ڈاکخانہ نے پور ضلع بیگوسرائے۔ فریق اول

بنام

محمد نوشاد عالم ولد عبد الجبار انصاری مقام تکیہ ڈاکخانہ داد پور ضلع بیگوسرائے۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ مدرسہ بدر الاسلام بیگوسرائے میں عرصہ ڈیڑھ سال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۶/ذیقعدہ ۴۲ھ مطابق ۱۷/جون ۲۰۲۱ء روز جمعرات بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۳۹/۲۳۱۴۲/۱۴۳۹ھ

رخسانہ خاتون عرف گڑیا بیگم بنت غلام رسول مرحوم عرف ٹونا میاں محلہ نبی بازار صاحب گنج چھپرہ۔ فریق اول

بنام

مظہر علی ولد خلیل حسین عرف ظالم میاں مقام بڑی لکڑی ضلع سیوان۔ فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ نہ دینے اور جملہ حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں اور آئندہ تاریخ ساعت ۱۴/شوال ۴۲ھ مطابق ۲۷/مئی ۲۰۲۱ء روز جمعرات بوقت ۹/بجے دن آپ خود مع گواہان وثبوت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

Scanned with CamScanner

طب وصحت

رمضان اور ہماری صحت

روزے کے جہاں روحانی فائدے ہیں وہیں ان گنت جسمانی فائدے بھی ہیں۔جس طرح روزہ ہماری روحانی پاکیزگی کے لئے ضروری ہے اسی طرح جسم کے فاسد مادوں کو دور کرنے کے لئے بھی ضروری ہے۔جسم سے فاسد مادے خارج ہوکر ہمارے جسم وروح کو صاف کردیتے ہیں۔روزے کے معاشرتی فائدوں کے ساتھ ساتھ صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

کیا شوگر کے مریض کو روزہ رکھنا چاھنے؟

شوگر کے مریضوں میں یہ بات بہت عام ہے کہ شوگر کے مریض روزہ نہیں رکھ سکتے ۔میں بہت سے ایسے شوگر کے مریضوں کو جانتا ہوں جو روزہ رکھتے ہیں۔روزہ کی حالت میں Hypoglycemia کے شکار وہ مریض زیادہ ہوتے ہیں جو انسولین لگا رہے ہوتے ہیں۔رمضان شروع ہونے سے ایک ماہ قبل ہی ایسے مریض اپنے ڈاکٹر سے مل کر انسولین یا شوگر کی دوا کو Adjust کروالیں اور ڈائیٹیشن سے خوراک کے متعلق تفصیلات حاصل کرکے اس پر عمل کریں تو وہ آسانی سے روزہ رکھ سکتے ہیں۔شوگر کے مریض اپنی جسمانی سرگرمیوں کو کم کریں تاکہ Hypoglycemia سے بچا جاسکے۔شوگر کے مریض اکثر روزہ کھولتے وقت دوا لینا بھول جاتے ہیں کھانا زیادہ کھا لینے سے بھی ان کے خون میں شوگر کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

پانی کی کمی: گرم موسم میں پانی کا اخراج پسینے کی صورت میں بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ پانی پئیں۔

ذیابیطس کے مریض سحری میں کیا کھائیں؟

شوگر کے مریضوں کے علاوہ رمضان مٹاپے کے شکار لوگوں کے لئے وزن کم کرنے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے ۔ یہ بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کے مریضوں کو بھی مرض کنٹرول کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ روزے کی حالت میں ہمارا معدہ خالی ہوتا ہے۔جسے ہم افطار کے وقت ثقیل کھانوں اور تیزابیت والی خوراک سے بھر دیتے ہیں۔نتیجتاً معدے کی جلن' تیزابیت' بدہضمی' زیادہ تیل اور مصالحوں والے کھانوں کی بدولت پیاس کی زیادتی' قبض' وغیرہ کی شکایت عام ہوجاتی ہے۔جبکہ بعض جگہوں کے لوگ کھجور کو تھوڑے سے پانی میں بھگو کر اس کا گودا نکال کر روٹی پر لیپ کر کھاتے ہیں۔ساتھ ہی تھوڑا سا زیتون کا تیل کھاتے ہیں جو بہترین افطار ہے۔کھجور سے آپ کو بہترین طاقت ملتی ہے۔اس کے علاوہ تازہ پھل اور اس کے رس یا دہی اور لسی افطاری کے بہترین کھانے ہیں۔مدینہ منورہ میں افطار میں ایک بڑا سا تھال آتا جس میں کھجوریں' تازہ سلاد' زیتون اور پنیر ہوتا ہے۔پھل اور ایک سوپ نما کھانا ہوتا ہے۔جس میں جو' Mutton اور کچھ نوڈلز ہوتے اور ان کی Baked کی ہوئی روایتی مٹھائیاں ہوتی۔یقین کریں رمضان میں ہر گھر کا تیل اور چینی کا خرچ تین گنا نہیں تو ڈھائی گنا ضرور بڑھ جاتا ہوگا۔کیونکہ پکوڑے' سموسے' دہی بھلے' رول' کچوری' چنا چاٹ' فروٹ چاٹ کے بغیر تو روزہ کھل ہی نہیں سکتا یہ ایک غلط تصور Concept ہے۔وہ وقت جو رب ذوالجلال سے دعا مانگنے کا ہوتا ہے وہ ہم کھانے کی ترکیبوں اور کھانے بنانے میں صرف کردیتے ہیں۔کیا کبھی ہم نے روزے کے معاشرتی پہلو پر غور کیا ہے۔اللہ کو اس کی پروا نہیں ہے کہ ہم کچھ کھائیں یا بھوکے رہیں۔وہ تو ہم میں تقویٰ دیکھنا چاہتا ہے۔کیا کبھی ہم نے روزے کی بھوک یا کمزوری میں مفلس ونادار لوگوں کی بھوک کو محسوس کیا۔وہ پیسہ جو ہم اپنے دسترخوان سجانے اور افطار پارٹیوں میں خرچ کرتے ہیں' کبھی ان مفلس ونادار لوگوں کو اس خیال سے دیا کہ ہماری بھی کچھ آخرت سنور جائے؟

صحت بخش غذائیں:

افطار میں تین سے چار کھجوریں کھا لینے سے خون میں شوگر کی مقدار جلد بہتر ہوجاتی ہے اور Hypoglycemia کی وجہ سے ہونے والے سر درد میں افاقہ ہوتا ہے۔چنا چاٹ آلو اور رنگ برنگی موسمی سبزیوں کا سلاد' اخروٹ' بادام اور زیتون کے ساتھ بنانا چاہئے۔مختلف پھلوں کی چاٹ بغیر چینی کے بنائیے۔رمضان میں Synthetic جوسز' کولڈ ڈرنکس کے بجائے جو اور شکر کا شربت' لسی' آڑو کا شربت' فالسے کا شربت یا تربوز کا جوس استعمال کریں۔بریانی کے مصالحوں میں Anti Oxidants اور Phenols Poly موجود ہوتے ہیں جو جسم کو کئی بیماریوں کے خلاف مدافعت فراہم کرتے ہیں۔اپنے کھانوں میں یکسانیت کے بجائے تنوع پیدا کریں۔تلے ہوئے کھانوں کے بجائے کم چکنائی اور Bake کئے ہوئے کھانے استعمال کریں۔سحر و افطار میں غذائیت سے بھرپور نارمل کھانا کھائیں۔بہت زیادہ چکنائی نمک اور چینی سے پرہیز کریں۔اپنے کھانوں میں پکی ہوئی اور کچی سبزیاں' پھل' دالیں' گوشت' مچھلی اور انڈے شامل کریں۔رمضان میں سگریٹ نوشی ترک کرنا نہایت آسان ہے۔تھوڑا نفس کو مار کر مضبوط اعصاب کے ساتھ کوشش کیجئے۔جب ہم روزے کی حالت میں ہوتے ہیں تو ہمارے جسم میں موجود چربی توانائی میں تبدیل ہوتی رہتی ہے جس کی بدولت جسم میں موجود فالتو چربی کم ہوجاتی ہے اور وزن میں کمی واقع ہوتی ہے۔ڈاکٹر Mahrof Razeen جو آکسفورڈ میں Anesthetist ہیں' کہتے ہیں کہ غذا اور صحت کا تعلق بہت مضبوط ہے۔گوکہ رمضان وزن کم کرنے والوں کے لئے ایک زبردست Opportunity ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ اس کے روحانی فائدے ہیں۔ بیک وقت ہم جسمانی اور روحانی فائدے حاصل کرسکتے ہیں۔رمضان نفس کے خلاف لڑنے کی اور اللہ کی رضا کے لئے اپنی خواہشوں کے آگے بے بس ہونے کے بجائے اللہ کی رضا کو فوقیت دینے کی ہماری تربیت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی رحمتوں' برکتوں سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔زیادہ سے زیادہ عبادات نوافل تلاوت قرآن پاک اور قضا روزوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ ہماری روح اور جسم کو بیماری سے پاک کردے۔پرانے رشتے استوار کیجئے۔غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی اللہ سے مانگئے اور رب کے بندوں سے بھی کیونکہ اللہ اپنے حقوق معاف فرمادیں گے اپنے بندوں کے نہیں۔

ہفتۂ رفتہ | **راشد العزیری ندوی**

کورونا اور مدارس اسلامیہ پر مذاکرہ

بصیرت آن لائن نے ۹/اپریل ۲۰۲۱ء کو کورونا، لاک ڈاؤن، رمضان المبارک اور مدارس اسلامیہ کے عنوان پر آن لائن ایک مذاکرہ علمی کا انعقاد کیا، ۹/بجے سے ۱۱/بجے شب تک چلنے والے اس مذاکرہ میں حضرت نائب امیر شریعت مولانا محمد شمشاد قاسمی، وفاق المدارس الاسلامیہ کے ناظم مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی مدرسہ اشاعت العلوم اکل کوا مہاراشٹر کے مولانا حذیفہ وستانوی، بھیونڈی سے مفتی حذیفہ قاسمی، مہاراشٹر سے مولانا حافظ محمد اقبال چونا والا، مولانا شفیق احمد قاسمی اور مولانا محمود دریا آبادی نے حصہ لیا، مذاکرہ کے شرکاء کا احساس تھا کہ کورونا اور لاک ڈاؤن کے اس زمانہ میں جہاں رمضان المبارک کی عبادتوں میں خلل پڑے گا وہیں مدارس اسلامیہ سے متعلق لوگوں کے اہل خیر حضرات تک نہیں پہونچنے کی وجہ سے مالی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا، بلکہ بہت سارے چھوٹے مدرسوں کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا، مولانا شفیق احمد صاحب نے اس کا حل یہ بتایا کہ جن مساجد میں چندہ ہوتا تھا، وہاں کی مساجد کے ذمہ دار اہل خیر سے رقم لے کر مدارس تک پہونچانے کا نظم کریں، مدارس کی رسیدات مساجد میں جمع رہتی ہیں، انہوں نے اپنے کامیاب تجربہ کا بھی ذکر کیا، حضرت نائب امیر شریعت مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی کل ہند مدارس کے وفاق کے قیام کو وقت کی ضرورت بتایا اور بڑے مدرسوں کے مشورے کے بعد اس کی عملی شکلوں اور جزئیات کے طے کرنے کی بات کہی ، ناظم وفاق المدارس الاسلامیہ مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے امارت شرعیہ کے وفاق کے ذریعہ کیے گیے تجربات کی روشنی میں نصاب تعلیم نظام تعلیم اور نظام امتحان کی یکسانیت کے ساتھ مدارس کے مالیاتی بحران کے حل کے لیے غور وفکر کی ضرورت واہمیت پر زور دیا، بصیرت آن لائن کے ذمہ دار مولانا غفران ساجد قاسمی نے تمام مشورے اور تجاویز کو مرتب کرنے کے بعد اس کام کو آگے بڑھانے کا وعدہ کیا، مذاکرہ انتہائی کامیاب، مفید اور مؤثر رہا۔

مولانا آزاد یونیورسٹی کا ویبنار

۱۲/اپریل ۲۰۲۱ء مولانا آزاد یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز نے اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی کے اشتراک سے مسلم غیر مسلم مخلوط معاشرہ- بقائے باہم کی مشترکہ بنیادیں کے عنوان سے منعقد کیا، اس کے پہلے سیشن کی صدارت امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے نائب ناظم، وفاق المدارس الاسلامیہ کے ناظم اور ہفت روزہ نقیب کے مدیر اعلیٰ مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے کی، ویبنار کے اس پہلے سیشن میں مفتی عمر عابدین قاسمی، مفتی محمد شاہد علی قاسمی، ڈاکٹر محمد احمد نعیمی، جناب سید عبد الرشید، ڈاکٹر وحید اللہ ملتانی، شاہ اجمل فاروقی ندوی، جناب عزیر عالم، ڈاکٹر محمد ابرار الحق، اور محترمہ فردوسہ اختر نے اپنے اپنے موضوعات پر بہترین اور تحقیقی مقالے پیش کیے، ڈاکٹر فہیم اختر ندوی صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز کی توجہ خاص سے منعقد اس ویبنار میں مجلس کے صدر مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے اپنے کلیدی اور صدارتی خطاب میں فرمایا کہ اسلام سے پہلے دنیا کا نظام "تنازع للبقا" کے اصول پر قائم تھا، حکمرانی کا تصور لڑائی جھگڑے اور جو فاتح ہو اس کی اطاعت پر قائم تھا، تاریخ کے مطالعہ سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ لڑائیاں اپنے وجود کی بقا کے لیے ہوا کرتی تھیں، ہر طاقت ور دوسرے کو دبا کر، ذلیل کرکے اپنی فتح کے جھنڈے گاڑ دیتا تھا، اسلام نے آنے کے بعد "بقاء باہم" کے اصول پر زندگی گذارنے کی تاکید کی اور خود آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں اور مدینہ طیبہ کی دوسری اقوام کے ساتھ میثاق مدینہ کے ذریعہ اس اصول کو عملی شکل بخشی، قرآن کریم میں اکرام واحترام آدمیت کا سبق دیا گیا، دوسرے کے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا، اور ناحق قتل کو انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا، آج پھر دنیا کو اسی اصول پر کاربند ہونے کی ضرورت ہے، دنیا بڑی تیزی سے تنازع للبقا کی طرف بڑھ رہی ہے، اسے بقائے باہم کے اصول پر کام کرنا چاہیے، مفتی صاحب نے اس اہم موضوع پر ویبنار کے انعقاد پر اسلامک فقہ اکیڈمی اور مولانا آزاد یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز کی ستائش کی کہ اس نے وقت کی ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے اس ویبنار کا انعقاد کیا۔

کنبھ میلے میں اڑگئی گائیڈ لائن کی دھجیاں

یوپی کی یوگی حکومت کورونا گائیڈ لائن کے سلسلے میں انتہائی سخت ہے، لیکن یہ سختی صرف مسلمانوں پر دیکھنے میں آرہی ہے، یوگی کی ہندتوا کو فروغ دینے کی پالیسی کی وجہ سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے معاملات میں تفریق برتی جارہی ہے، اس کا عملی مظاہرہ گذشتہ دنوں ہری دوار کے کنبھ میلے میں دیکھنے کو آیا، ایک دن میں اکیس لاکھ لوگوں نے شاہی اسنان کیا، جن کے منہ پر نہ ماسک تھے اور نہ دو گز کی دوری، اس کے باوجود حکومت نے خاموش اجازت دے رکھی تھی کہ عقیدت مند اور شردھالو کورونا گائیڈ لائن کی دھجیاں اڑائیں، بعض اکھاڑوں کے ذمہ دار کو کورونا پوزیٹیو تھا اس کے باوجود اکھاڑے کو نہیں روکا گیا اور میڈیا نے سارے مناظر کو عقیدت واحترام کے ساتھ دکھائے اور جس نے بنگلہ والی مسجد سے کورونا پھیلنے کو ہوا دے کر ہندو مسلم میں نفرت کا زہر گھولا تھا اسے اس بھیڑ میں کورونا کہیں نظر نہیں آیا، یہی حال آسام، مغربی بنگال میں سیاسی انتخابی جلسوں کا ہے، امیت شاہ بغیر ماسک کے گھوم رہے ہیں اور ہزاروں کی بھیڑ بغیر فاصلے اور ماسک کے کھڑی رہتی ہے تو وزیر داخلہ کو کورونا گائیڈ لائنس کا خیال نہیں آتا، کیوں کہ پبلک برباد ہوجائے لیکن انہیں تو اپنے ووٹ سے کام ہے۔

Volume:61/71,Issue:16 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

Scanned with CamScanner

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT SHARIAH
BIHAR ODISHA & JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA-801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-21-23
R.N.I.N.Delhi,Regd No-BIHURD/4136/61

ذرہ ذرہ مضمحل ہے ساکن ہے نبض کائنات
رفتہ رفتہ کتنا پھیکا ہو گیا رنگ ثبات
(گمان انصاری)

اہل خیر حضرات کے نام

حضرت نائب امیر شریعت مدظلہ کا مکتوب گرامی

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ امارت شرعیہ، بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ مسلمانوں کی ایک باوقار دینی وشرعی تنظیم ہے جس کے ذریعہ ملت کی وحدت واجتماعیت، مسلم معاشرہ کی اصلاح، مذہبی وآئینی حقوق کی حفاظت، تعلیم کی اشاعت، دینی وملی شعائر کی بقا اور خدمت خلق جیسے امور انجام پا رہے ہیں خصوصا ہندستان میں مسلم پرسنل لا کے تحفظ، مساجد ومقابر کی حفاظت وصیانت اور اس جمہوری ملک میں مسلمانوں کو ایک بیدار ملت اور باوقار قوم کی حیثیت سے زندہ رکھنے جیسے میدانوں میں جس جرأت وہمت کے ساتھ کامیاب رہنمائی کرتی رہی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

امارت شرعیہ کے شعبوں میں ایک شعبہ بیت المال ہے جو پورے نظام امارت کے لئے دل کی حیثیت رکھتا ہے، اس کے ذریعہ تمام شعبوں کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ اسی سے یتیموں، بیواؤں، معلمین، غریب طلبہ اور نادار لڑکیوں کی شادی میں امداد اور دوسرے ضرورت مندوں کی حاجت روائی ہوتی ہے، فرقہ وارانہ فسادات، قدرتی حادثات وآفات اور سیلاب وآتشزدگی کے موقع پر مصیبت زدہ لوگوں کی امداد بھی اسی سے کی جاتی ہے اور دین وملت کے مختلف کاموں میں بیت المال ہی سے رقمیں خرچ کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ خدمت خلق کے لئے مولانا سجاد میموریل اسپتال کے نام سے ایک بڑا شفا خانہ قائم ہے جس میں آؤٹ ڈور، میٹرنیٹی ہوم، جانچ گھر، الٹراساؤنڈ اور اکسرے کی سہولت کے ساتھ ساتھ دانت، ناک، آنکھ، کان اور ہڈی کے شعبے الگ الگ قائم ہیں۔ ٹی بی کے مریضوں کا مکمل علاج مفت کیا جاتا ہے۔ مختلف مقامات پر آنکھوں کی جانچ اور مفت آپریشن کے کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کینسر اور دوسرے مہلک مرض سے متعلق لوگوں میں بیداری پیدا کرنا اس اسپتال کا خاص کام ہے۔ پھلواری شریف کے علاوہ کریسنٹ ہیلتھ سنٹر برلا مندر روڈ پٹنہ اور امارت ہیلتھ سنٹر راورکیلا میں قائم ہیں جس سے ہزاروں غریب وبے سہارا مریضوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

اس سال جاڑے کے موسم میں ہزاروں افراد کے درمیان گرم کپڑے اور کمبل تقسیم کئے گئے جس سے لوگوں نے راحت محسوس کی، بہار کے کئی اضلاع کے متعدد مواضعات میں آتشزدگی سے عظیم تباہی ہوئی، متاثرہ مقامات پر راحت رسانی کا کام کیا گیا، جس میں بہت بڑی رقم بیت المال سے خرچ کی گئی۔ پھلواری شریف کے علاوہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مختلف اضلاع میں قائم ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ ہر سال سینکڑوں نوجوانوں کو باروزگار بنایا جاتا ہے، مولانا منت اللہ رحمانی پارامیڈیکل انسٹی ٹیوٹ میں ڈگری اور ڈپلوما سطح پر فیزیوتھراپی اور پیتھولوجی کا کورس کرایا جاتا ہے، اس کے علاوہ امارت انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ الیکٹرونکس کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ قائم ہے، جو مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی سے ملحق ہے، یہاں بی بی اے، بی سی اے، لائبریری سائنس جیسے مفید اور جاب اورینٹیڈ کورس کرائے جاتے ہیں، ڈاکٹر عثمان غنی گرلس کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کے نام سے خالص لڑکیوں کا ادارہ قائم ہے، جہاں لڑکیوں کی پروفیشنل تعلیم کا نظم ہے۔ سینکڑوں دینی مکاتب قائم ہیں جن کے اخراجات امارت شرعیہ پورا کرتی ہے، یہ مکاتب بنیادی دینی تعلیم کی خدمات انجام دے رہے ہیں، ابھی باضابطہ سے تحریک کی شکل دی گئی ہے اور ریاست بہار و جھارکھنڈ میں خود کفیل مکاتب دینیہ کے قیام کی کوشش جاری ہے۔ المعہد العالی جیسا ادارہ قائم ہے جس میں ہر سال علماء قضا وافتاء کی تربیت پاتے ہیں۔ یہ پورے ملک کی سطح پر اپنی نوعیت کا مثالی ادارہ ہے، اس سے تربیت پانے والے علماء ملک کے مختلف مقامات پر اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ عربی دینی تعلیم کے لئے دار العلوم الاسلامیہ قائم ہے جس میں دورہ حدیث (فضیلت) تک تعلیم دی جاتی ہے۔ مدارس اسلامیہ میں معیاری تعلیم اور نصاب و نظام تعلیم نیز امتحان میں یکسانیت لانے کے لئے وفاق المدارس الاسلامیہ قائم ہے نیز مرکزی اور ذیلی دفاتر کی تعمیر وتوسیع کا کام بھی مسلسل جاری ہے، اس سال بحمد اللہ لاک ڈاؤن کے باوجود چار نئے دار القضاء قائم ہوئے، گریڈیہہ اور رانچی میں امارت پبلک اسکول کی شاندار عمارت بنوائی گئی، اور اس میں باضابطہ تعلیم کا آغاز ۲۰۱۸ کے تعلیمی سال سے ہوگیا۔

۱۵/مارچ ۲۰۲۱ء کو اربا رانچی (جھارکھنڈ) میں پانچ ایکڑ کے وسیع خطۂ اراضی میں امارت انٹرنیشنل اسکول کا سنگ بنیاد بدست حضرت امیر شریعت مفکر اسلام مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب رکھا گیا جس کی تعمیر پر ایک خطیر رقم کا صرفہ ہے۔

یہ سارے کام محض اللہ کی مدد اور اس کے نیک بندوں کے تعاون سے انجام پاتا ہے۔ شعبہ جات کی وسعت وترقی اور کاموں کے پھیلاؤ سے اخراجات بھی کافی بڑھ گئے ہیں اس وقت امارت شرعیہ کا سالانہ بجٹ تقریباً دس کروڑ روپے کا ہے، جب کہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، المعہد العالی، دار العلوم الاسلامیہ، وفاق المدارس الاسلامیہ، اور اسکولوں کا بجٹ اس کے علاوہ ہے۔

ضرورت ہے کہ رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہمدردان وفقہا امارت شرعیہ اور ملک میں پھیلے ہوئے اہل خیر حضرات اس ادارہ کی طرف بھرپور توجہ فرمائیں۔ گرانقدر مالی تعاون کے ذریعہ اس کی ترقی اور استحکام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے عطیات، زکوۃ وصدقات اور فطرہ وعشر کی رقوم بیت المال امارت شرعیہ کے پتہ پر ارسال فرما کر اجر عظیم کے مستحق بنیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والسلام

محمد شمشاد رحمانی قاسمی
نائب امیر شریعت امارت شرعیہ، بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

صدقۂ فطر فی کس اکتالیس (۴۱) روپئے ادا کریں

مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ کا اعلان

حضرت مولانا محمد انظار عالم قاسمی صاحب قاضی شریعت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ پھلواری شریف، پٹنہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ صدقۂ فطر کی مقدار فی کس نصف صاع گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو یا ایک صاع جو ہے۔ نصف صاع موجودہ رائج وزن کے اعتبار سے ایک کیلو چھ سو بانوے گرام (1.692 Kg) کے برابر ہوتا ہے۔ جو مسلمان صاحب نصاب ہوں اور صدقۂ فطر میں گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو یا جو نکالنا چاہیں، وہ اسی وزن کا لحاظ رکھ کر صدقۂ فطر ادا کریں۔ اور جو حضرات نقد رقم کی شکل میں قیمت نکال کر دینا چاہیں تو وہ رقم کی شکل میں کی اس کی قیمت بھی متعین کر کے دے سکتے ہیں۔

اپنے شہر اور علاقہ کے بازار میں فروخت ہونے والے گیہوں اور اس کے آٹا کا حساب کرلیں، اور اسی حساب سے صدقۂ فطر نکالیں۔

ان دنوں پٹنہ اور پھلواری شریف کے بازار میں اوسط درجہ کا گیہوں جس قیمت پر فروخت ہو رہا ہے، اس کے حساب سے ایک کیلو چھ سو بانوے گرام (1.692 Kg) گیہوں کی قیمت اکتالیس (۴۱) روپئے ہوتی ہے۔ ہر مسلمان مالک نصاب پر واجب ہے کہ وہ اپنی اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر فی کس اکتالیس (۴۱) روپئے ادا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط

مفتی وصی احمد قاسمی
نائب قاضی شریعت مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ
پھلواری شریف، پٹنہ

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فورا آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زر تعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798 رابطہ اور واٹس اپ نمبر

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔
Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah
اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشیل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کرکے نقیب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مزید مفید دینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ @imaratshariah کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)

Print & Design by : Azimabad Printers, Patna-06 # 9473371988

Scanned with CamScanner